

صاحب کتاب

CHECKED

وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ
ترجمہ مجملات فقہ حنفی مرتبہ دوا



امست

10/11/19

شریعت محبوبہ



۱۳۱۳ ہجری

لاسلہ لعا سم و البحر الوسم مولوی محمد ہاشم دہلوی نور اللہ قدس ترجمہ کیا

در بلد اشید باد و کن مطبع و نظامی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم مقدمہ اسمین و مقالہ میں

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان میں۔

مادہ ۱ علم مسائل شرعیہ کو جو عملی میں فقہ کہتے ہیں اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہے (یعنی دنیا کی آخرت میں ہونے والا ہے) اور انکو عبادات کہتے ہیں اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا میں ہے (یعنی دنیا کا اثر اور نتیجہ دنیا ہی میں ثابت ہوتا ہے) وہ یا تو مناسکات ہیں (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مهر و نفقہ و نفقہ غیرہ) اور یا معاملات ہیں جنہیں میں حقوق پیدا ہوتے ہیں اور یا حقوقات ہیں (یعنی وہ مقدمہ کہ جب کا نتیجہ سزا بدنی ہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رہنما ہے کہ عالم کا انتظام اور سوق قائم رہے کہ اس نے اپنے علم میں ٹھہرایا ہے اور ہر جہت تک منظور ہے کہ لو انسان قائم ہے انسان اپنے لئے اور امتیاسل میں ازواج کا (یعنی مناسکات) کا محتاج ہے تاکہ افراد انسانی معدوم نہ ہو جائیں اور اسے امور ضعیف کسب میں غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہے اور بھی امور پیشہ و حرفہ آپس کی مدد دہی اور شرکت پر موقوف ہیں اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے (یعنی اپنے اہل و عیال و اقارب کے ساتھ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہے) تو یہ ممکن نہیں کہ تنہا اور حیوانات کے تنہا گھر کر سکے بلکہ آبادی اور آبادی پسندانہ کے لئے بالضرور مدد دہی اور شرکت کا محتاج ہوگا اور حال یہ ہے

کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہے اور مخالف پر غضب کرتا ہے تو واسطے اس بات کے کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قائم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہیں تو قوانین شرعیہ کے حاجت مند ہوئے جو ازواج مرد و زن کے لئے موند ہوں اور انکو علم فقہ میں قسم نکاحات کہتے ہیں اور جو آبادی کے لئے مدد بخشیں مثل مدد دہی اور شراکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ ان سے آبادی قرار پذیر اور قائم ہو سکے اور ان سے نتیجہ سزا و بدنی لازم آئے اور انکو قسم عقوبات کہتے ہیں اور ہر کتاب مجلہ جوائے کی گئی ہے ہمیں صرف معاملات کے وہ مسائل ہیں جو کثیر الوقوع ہیں اور جنکو کتب مشہورہ سے استنباط کیا اور اس مجلہ کو کتا ب سزا و کتا ب لوگوں بالوں پر اور بالوں کو فسخوں پر تقسیم کیا گیا اور ابواب اور فصول میں وہ مسائل فرعیہ ذکر ہو گئے جن پر حکموں میں عمل ہو رہا ہے۔ فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کہہ کر ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جس پر بہت مسائل مبنی ہیں کہ وہ قواعد مسائل کے لئے دلائل مقرر ہیں کہ ایک سمجھ لینے سے مسائل کے ساتھ مناسبت اور وراثت ہو جاتی ہے اور دوسرے مسائل میں پس منظر قرار پذیر ہوتے ہیں ننانوے قاعدہ کلیہ جو کہ مقالہ ثانیہ میں بیان کئے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہیں کہ آدھن کچھ مسائل مستثنیٰ بھی ہو سکتے ہیں لیکن انکا کلیہ و عام ہونا خلل پذیر نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مختص اور مفید ہوتے ہیں۔

مقالہ دوم

(مادہ ۱۱) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہیں یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ اس کے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو ۵۰)۔

(مادہ ۱۲) حقوق میں اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارت کا جیسا کہ بیع بالوفاء میں حکم رہن جاری ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۳) شک سے امر یقینی زائل نہیں ہوتا ہے۔ شاہد محبہوں کے ڈھیر پر کچھ نجاست پڑے اور پھر تقسیم کئے گئے تو تمام کو سب کچھ جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۴) اصل یہ ہے کہ ہر شے جس حال پر تھی اسی حال پر رہے۔ شاہد مشتری مدعی ہے کہ بیع برضا ہوئے اور بائع مدعی ہے کہ بیع بجر ہوئی تو حکم رضا کا ہوگا کیونکہ رضا اصل ہے۔

(مادہ ۱۵) قدیم اپنی قدامت پر رہے (دیکھو مادہ ۱۲ ۱۳)۔

(مادہ ۵۷) ضرر قدیم سے نہیں ہو سکتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳ ۱۲)
 (مادہ ۸۵) ذمہ کا بری رہنا اصل ہے یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلفہ کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لا سکتا ہے۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ میں اصل عدم ہے مثلاً مضارب اور رب مال نے وجود منفعت میں اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہے اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لا سکتا ہے۔

(مادہ ۱۰۵) ایک امر جو کسی زمانے میں ثابت ہو جاوے جب تک کہ اس کا خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہے گا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیرکا مالک ہے تو یہ حکم ہوگا کہ اس کی ملک باقی ہے جب تک کہ اس کا زائل کر دیا لایا یا نجاوے۔

(مادہ ۱۱) اصل یہ ہے کہ امر حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہے مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے میں تو وقت قریب سے اس کو متعلق کرینگے جب تک کہ اس کا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہ ہے کہ ہر کلام میں معنی حقیقی لئے جاتے ہیں مثلاً کہا کہ یہ گھڑ زید کا ہے تو یہاں قرار ملک ہے نہ اخبار سکونت کا۔

(مادہ ۱۳) دلالت انص کا صراحت انص کے مقابل میں اعتبار نہیں ہے (دیکھو مادہ ۲۷)
 (مادہ ۱۴) جس مقدمہ میں نص وارد ہوا وہیں اجتہاد کو گنجائش نہیں ہے۔
 (مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اس کے قیاس پر نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقص نہیں ہو سکتا ہے۔
 (مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے اور سختی موجب سہولت ہے اور سختی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور تحفیر سب احکام فقہ اس اصول پر چلتے ہیں اور فقہانہ رخصتیں اور تخفیفات احکام شرعیہ میں فقہانے نکالے ہیں اسی قاعدہ سے مستنبط ہیں۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہو جاوے اور میں وسعت کی جاتی ہے یعنی جب کسی امر میں مشقت واقع ہوے تو اس میں رخصت اور وسعت دی جاتی ہے (دیکھو مادہ ۱۷ ۱۶)

(مادہ ۱۹۵) شریعت میں نہ ضرر ہے نہ ضرر دینا ہے۔ اسے لے سجدی شفعہ شفعہ جو بی خرید سکتا ہے۔

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بیع تجارعت واپس ہوتی ہے
(مادہ ۲۱) ضرورت مخطور اور ممنوع کرتی ہے۔ مفروض اگر قرض ندلوے تو ایسا مال اپنے قرض میں لینا جائز ہے۔

(مادہ ۲۲) ضرورت پر بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)
(مادہ ۲۳) اگر کہ عذر سے جائز ہوئے بزوال عذر زائل ہو جاتا ہے۔ شاید فرج کی شہادت جب اصل شاید موجود ہو جاوے جائز نہیں

(مادہ ۲۴) مانع اگر زائل ہو جاوے تو امر ممنوع پر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۵۹۹)
(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زائل نہیں ہوتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۱)
(۱۲۸۸) ۲ (۱۳۱۲)۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کر سکتے ہیں اور اسی لئے مطیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زائل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۹۰۲)
(مادہ ۲۸) جب وہ فساد اکٹھے ہو دین تو خفیف اختیار کرتے ہیں اور شدید کو ترک کرتے ہیں (دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۲۹) جو شرک آسان ہے قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شرک بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک عالم کسی کی دولت مستنوع سے مانگتا ہے اور اسکو جائز کہ ندلوے سے انکار کر دے)

(مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۱۰۰۰ میں گزر گئی)
(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بہتر ضرورت کے ہے اور اسی لئے اصل بخاری چپ قرض بہت ہو گیا تو بیع الوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اسکو جائز کیا گیا۔

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر بھوک شدت میں تو دوسرے کا کھانا کھا لیا تو اسکی قیمت بالفرد دینی آویگی۔

مادہ ۳۳) جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا لینا بھی حرام ہے (مسئلہ ص ۱۰۱ اور پھر
پہنا حرام ہے اس کا مرد بچہ کو پہنا حرام ہے۔
مادہ ۳۴) جس فعل کا کرنا حرام ہے اس کی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کرنا اور
خواہش مثل فعل حرام ہے۔

مادہ ۳۵) عادیہ ایک حاکم ہے یعنی عادیہ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے
لئے حاکم یعنی دلیل ہوگی ہے (دیکھو مادہ ۱۵۰۹)۔

مادہ ۳۶) جب سب لوگ ایک عمل کر لیں تو وہ حجت واجب العمل ہو جاتی ہے مثلاً بیع و شرا
میں جو مدت بیان نہیں ہوئی تو وہ مدت کہ بازار میں معروف ہے لیا جائیگی۔

مادہ ۳۸) جو امر کہ مانع یا ممتنع ہو وہ حقیقت میں ممتنع سمجھا جائیگا۔

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کام بھی تغیر ہو سکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت
نہ تھا اب مقرر ہو گیا تو اس پر عمل ہو سکتا ہے)

مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادت ترک ہو سکتی ہیں۔ (دیکھو مادہ ۴۰۵)
مادہ ۴۱) عادت کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے۔

مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اس کا اعتبار سے متاثر ہوگا۔

مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف میں معروف ہو گیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہے۔

مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجروں میں معروف ہو ہو وہ او میں جائے مشروطہ شرط کے ہے۔

مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھہر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہو گیا ہے۔

مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہے اور دوسرا دوسرے کے لئے مقتضی

ہے تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راسن بجی ملک تصرف کا مقتضی ہے اور حق مرتب اور اس کا

مانع ہے تو جب تک مرہون مرہون کے قبضہ میں ہے راسن نہیں سج سکتا ہے۔

مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اس کے حکم میں ہی تابع ہے مثلاً حمل واسلہ مادہ

اگر بیچے جاوے تو حمل ہی اس کے ساتھ بیچا جائیگا۔

مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہیں ہو سکتا ہے یعنی حمل بے اس کے نہیں

مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہو تو جو چیزیں اس کے لئے ضرور ہیں سب کا

مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہو تو رشتہ وغیرہ کا یہی مالک ہوگا۔

Checked
1987

۵۰ مادہ (۵۰) جب اصل جانی رہتی ہے تو فرقی جانی رہتی ہے مثلاً اگر ملک بین سرہا لواد سکے
حقوق راہ وغیرہ کا مالک نہ رہا (دیکھو مادہ ۸۸۰)

۵۱ مادہ (۵۱) جو حق کہ ساقط ہو گیا مثل معدوم پھر نہیں پیدا ہو سکتا ہے (دیکھو مادہ ۸۷۳
۱۵۶۹ و ۱۵۷۴)

۵۲ مادہ (۵۲) جب اصل شے زائل ہو گئی تو جو چیز کہ اس کے ضمن میں ہے وہ بھی زائل ہو گئی (دیکھو
۱۵۶۹ و ۱۵۷۶)

۵۳ مادہ (۵۳) جب اصل زائل ہو جاتی ہے تو باوجود اس کے بدل پر رجوع ہوتی ہے۔

۵۴ مادہ (۵۴) نوابی میں ایسی چیزوں کی حاجت پڑتی ہے کہ اس کے غیر میں ادائیگی حاجت نہیں ہے
مثلاً منٹری نے اپنی بیایع کو وکیل کیا میع پر قبضہ کر لے تو جائز نہ ہو گا اور اگر منٹری بیایع کو
تصلاً دیا کہ غلام یا کپے اوسمیں بھروے اور بیایع نے غلام یا کپے اوسمیں بھردیا تو یہ منٹری
کا قبضہ مقصور ہو گا۔

۵۵ مادہ (۵۵) ابتداء میں جو چیز جائز نہ ہوے وہ انہما میں جائز ہو سکتی ہے مثلاً یہ حصہ شریک
کا جائز نہیں ہے مگر جبکہ ایک قطو زمین نہ ہو پھر اوسمیں کوئی اور بھی حصہ از نکلا تو حصہ کا
بہ باطل نہ ہو گا اگرچہ یہ حصہ باقی بھی شریک ہے

۵۶ مادہ (۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے۔
۵۷ مادہ (۵۷) تبرع بدون قبضہ کے کامل نہیں ہوتا ہے مثلاً یہ بغیر قبضہ کے پورا نہیں ہو گا
۵۸ مادہ (۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے۔

۵۹ مادہ (۵۹) ولایت خاض بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے یعنی متولی وقف بہ نسبت قاضی کے
اولیٰ ہے۔

۶۰ مادہ (۶۰) کلام جنگ کہ مہل نہ ہو مہل کیا جاوے بلکہ اسکی معنی لئے عادیں۔

۶۱ مادہ (۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکیں تب مجاہد لئے جائیگی۔

۶۲ مادہ (۶۲) کلام کے یہ معنی حقیقی درست ہو سکیں اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہل کی جاوے گا

۶۳ مادہ (۶۳) جس چیز کے اجزاء نہ ہوں اگر اوسمیں سے بعض کا ذکر کریں تو بجائے ذکر
کل کے ہو گا۔

۶۴ مادہ (۶۴) مطلق جنگ۔ نس۔ بدانت مقید۔ مطلق۔ نس۔

۶۵۵ مادہ جو چیز کہ حاضر و موجود ہے اور سکا و صاف کہتا لغوی ہے بلکہ عجب کا وصف کرنا مقصود
مثلاً بایع نے اپنے گھوڑی شہب کو جو رو بروی مود ہے اور سم کہہ کر اشارہ کیا کہ وہ
سہ گھوڑا ہے تو بیع صحیح ہوگی شہب گھوڑا ایک جائیگا۔ اور اگر گھوڑا موجود نہ ہو
کہا کہ شہب گھوڑا میں نے بچا اور اوہم حاضر کیا تو بیع نہ ہوگی۔

(۶۶۵ مادہ) سوال اگرچہ جواب میں مذکور نہ ہو تو یہی جواب میں لیا جاوے گا کہ یہ وہی سوال
کا جواب ہی لینے کوئی امر جو سوال میں تصدیق کے لئے مذکور ہوا اور اس کے تصدیق کرے تو گویا
اوس سوال کا اقرار کیا۔

۶۷۵ مادہ ساکت لینے خاموشی پر کوئی قول نہ لگایا جائیگا بخلاف حالت و عند الضرورت لینے
جب ضرورت واقع ہو تو کھین گے کہ اسی نے یہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔
۶۸۵ مادہ جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اسکی دلیل ہی اس کے قائم مقام ہوگی کہ
اس کے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا (دیکھو مادہ ۱۶۸۲)۔

۶۹۵ مادہ خطا میں خطاب ہے (دیکھو مادہ ۶۰۶)۔
۷۰۵ مادہ گوئی کے جو اشارہ مقررین و مثل بیان زبانی کے ہیں۔
۷۱۵ مادہ مترجم کا قول بکلف مقبول ہے۔

۷۲۵ مادہ جو گمان کہ وہ میں خطا ہو ہوا اسکا اعتبار نہیں ہے۔
۷۳۵ مادہ جو احتمال کہ دیں سے پیدا ہوئے اس کے ساتھ کوئی امر چھ نہیں ہو سکتا۔ یہ مثلاً
ایک مریض نے حالت مرض موت میں ایک اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہ اقرار
بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اور دیکھے حراماں کے لئے کیا ہوگا اور یہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوا ہے قبول نہ ہوگا جب تک کہ سب وارث اس کے تصدیق نہ کریں اور اگر حالت
صحیح میں ایک وارث کے قرض کا اقرار کر لیا ہے کیونکہ بہ احتمال کہ اور وارث تو دیکھے حراماں کے
لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

۷۴۵ مادہ توہم کا اعتبار نہیں ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۵)
۷۵۵ مادہ جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعانیہ ثابت ہے

۷۶۵ مادہ گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہنا متکبر پر لازم ہے

۷۷۵ مادہ گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے

اسل دعوے مافی رہتلی ہے۔

مادہ ۷۸ (۷۸) گواہ تھے متعدد یہ ہے کہ سواۃ علیہ کے اور سپر ہی حکم جاری ہو سکتا ہے مثلاً گواہوں سے ثابت ہو کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید او اسکے باپ وغیرہ کا ہی اثبات ہو سکتا ہے اور اقرار حجۃ قاصدہ ہے۔ مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بیٹا ہے تو قطعاً عمرو کے حصہ میں شریک ہوگا اور او اسکے بہائی وغیرہ کا وارث اور شریک ہوگا

دیکھو مادہ ۱۶۴۲

مادہ ۷۹ (۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

مادہ ۸۰ (۸۰) اگر حجۃ میں تناقض ہو تو وہ حجۃ تنہوگی یعنی شاخو اپنی شہادت سے بھڑکے تو وہ شہادت حجۃ تنہوگی لیکن اس تناقض سے فیصلہ میں خلل نہ ہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہو گیا ہو یعنی فیصلہ بدستور جاری ہوگا اور شاہد و نگو ضرر محکوم یہ دینا پڑے گا۔

مادہ ۸۱ (۸۱) کسی فسخ پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہیں ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں زید کے قرض کا جو بکر پر ہے خاص و کفیل ہوں اور بکر و بکا منکر ہے پس اس شخص پر زید دعوے زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷۸)

مادہ ۸۲ (۸۲) جو امر شرط متعلق جو شرط متعلق ثابت ہے۔

مادہ ۸۳ (۸۳) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کریں گے۔

مادہ ۸۴ (۸۴) وعدہ کہ بشکل شرط متعلق ہے لازم ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہ چیر بکر کے ہاتھ بیچ دے اگر وہ قیمت مذکور تو میں دو تگا پس اگر مشتری نہ دے تو شخص مقرر سبب او سکے وعدہ و شرط متعلق کی قیمت لازم ہوگی۔

مادہ ۸۵ (۸۵) خرچ (اجرت) ضمان سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ایک شخص ایک چیر اپنے ہاتھ میں لایا اور وہ چیر تلف ہو گئی اور کسی وجہ سے اس ضمان سے لازم آتا ہے تو صورت میں حصر یعنی اجرت استعمال او سبب لازم نہ آوگا۔ مثلاً ایک شخص نے نجار عیب گھوڑا خریدا اور چند دن سواریا اور نجار عیب و اس گیا اس صورت میں قیمت جو پہلی دی تھی اس لیے ٹیکا اور نہ دی تھی تو اب کچھ مذکور اور اگر اتفاقاً او کے سواری ہونے سے گھوڑا مر جاتا تو قیمت خریدا پر لازم آئیے تو اس صورت میں حصر لازم نہیں آتا ہے۔

مادہ ۸۶ (۸۶) اجرت اور ضمان دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنی جو شخص نفع کا مستحق ہو گا وہ ضرر کی جیسی متحمل ہو گا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نعمت اور نعمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۵۰۶-۱۲۲۵-۱۲۲۶) (۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اور فعل پر لگایا جاتا ہے نہ اسپر کہ اسے حکم کیا ہو جب تک کہ فاعل پر جبر نہ ہو۔

(مادہ ۹۰) فعل اسپر لگایا جاتا ہے جو اس کا مرتکب ہو نہ اسپر جو سب ہو اگر ایک شخص نے راہ عام میں کنوا کہو دیا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنو پے میں ڈال دیا تو شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کہو دینے والا۔ (دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جائز ہو اس کے سبب سے ضمان لازم نہیں آتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک میں کنوا کہو دیا اور وہیں کسی کا جانور گر گیا تو کنو سے واپس لے کر کچھ تاواں نہیں ہے۔

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگر عیہ نہ ہو ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۷۱۹)

(مادہ ۹۳) جو شخص کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۷۱۰-۷۱۱)

(مادہ ۹۴) جو بای جانور کی ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر میں تصرف کرے مطلق اور لغو ہے۔

(مادہ ۹۶) کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ ملک غیر میں بدون اس کے حکم کے تصرف کرے۔

(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہیں کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی سے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اس سے کسی ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اس کے مار ڈالا پھر بیوے کو سبب قتل کے

محرم سے محروم رہیگا

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اس کے خلاف پورا ہو سکی کوشش

باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۳)

کتاب پہلی بیع گریبان میں و سمیں یک مقدمہ اور سات باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہ میں جو بیع سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اس سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنی کلام اول کے جواب میں صادر ہوا ہو۔

(مادہ ۱۰۳) ساقین کا آپس میں ایک مرہم الزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپس میں ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے کے جو اثر ہوتا ہے اعتقاد کہتے ہیں (یعنی ایک شخص مالکیت جس اور دوسرا مالکیت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال بدلے مال کے برضائے باہمی لینا بیع ہے اور بیع کی ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسرا وہ قسم ہے کہ منعقد نہیں ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ جار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہ ہے جو منعقد نہیں ہوتی ہے وہ باطل ہے۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جائز اور مشروع ہو ذات میں ہی اور وصف میں ہی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصل تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اس میں فساد ہو اس کو بیع فاسد کہتے ہیں اس کا ذکر ساتویں باب میں ہو گا۔

(مادہ ۱۱۰) اور بیع اصلاً ہی مشروع نہ ہو وہ بیع باطل ہے اس کا ذکر بھی ساتویں باب میں ہو گا۔

(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہے جس میں حق غیر ہو اور وہ بیع فضولی ہے۔

(مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص کہ غیر کے حق میں بے اجازت تصرف کرے۔

(مادہ ۱۱۳) جس بیع میں حق غیر نہ ہو وہ بیع نافذ ہے اور اس کے دو قسم ہیں لازم اور غیر لازم۔

(مادہ ۱۱) جس میں خیارات وغیرہ نہ ہوں وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جس میں خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۶) دو نوعاقدوں میں کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھیں یا فسخ کریں اس کو خیار کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع میں یہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کر دے تو مشتری

جنس واپس کر دے اس کو بیع بائوفا کہتے ہیں اور اس میں تین صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ بیع بائوفا کے بالاستقلال مجاز میں۔ اور یہ بیع بائوفا

کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہیں۔ اور یہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ

مشتری کی یہ قدرت نفع ہے کہ جس کو کسی اور کے ہاتھ سے بیچ سکے۔

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستقلال (بیع نفع لینے کی) بیع بائوفا ہے کہ جس میں بائع

شرط کرے کہ میں یہ مال باجرت بکرا رہ لوں گا۔ رہہ قسم اور کتابوں میں نہیں ہاں

اور یہ صورت جو بیان کئے گئے ہیں ان کے قواعد فقہ کے بیع فاسد سے سر

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہیں ایک بیع مال بمقابلہ قیمت ہے

قسم جو بہت مشہور ہے اس کو بیع کہتے ہیں دو قسم بیع صرف سوام بیع نفعیہ چار

قسم کے ہیں۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جس میں نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہیں۔

(مادہ ۱۲۲) بیع مقابلہ جس میں جس کو جس کے بدلے بیچتے ہیں اور چار

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جس میں بیع سلم

دینا کے ہیں۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کارگر و نئے کے

جاتی ہے سو کارگر کو مصالح اور مشتری مصنوع اور شی مصنوع ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہوئے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے۔

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسانی طبیعت مایل ہو اور اس کو اپنی حاجت کے

لئے ذخیرہ کر سکے اس کو مال کہتے ہیں منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۱) جس میں خیارات وغیرہ نہ ہوں وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جس میں خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۶) دو نوعاقدوں میں کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھیں یا فسخ کریں اس کو خیار کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع میں یہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کر دے تو مشتری

جس کا واپس کر دے اس کو بیع بائوفا کہتے ہیں اور اس میں تین صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ بیع بائوفا کے بغیر نفع لینے کے بالاستقلال مجاز میں۔ اور یہ بیع بائوفا

کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہیں۔ اور یہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ

مشتری کی یہ قدرت نہیں ہے کہ جس کو کسی اور کے ہاتھ بیچ سکے۔

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستقلال (بیع نفع لینے کی) بیع بائوفا ہے کہ جس میں بائع یہ

شرط کرے کہ میں یہ مال باجرت بکرا یہ لوں گا۔ رہے قسم اور کتابوں میں نہیں ہاں

اور یہ صورت جو بیان کئے گئے ہیں ان سے قواعد فقہ کے بیع فاسد سے سر

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہیں ایک بیع مال بمقابلہ قیمت

قسم جو بہت مشہور ہے اس کو بیع کہتے ہیں دو قسم بیع صرف سوام بیع معاقلینہ چارم

بیع سلم۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جس میں نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہیں۔

(مادہ ۱۲۲) بیع معاقلینہ جس میں جس کو جس کے بدلے بیچتے ہیں اور چارم بیع

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جس میں بیع سلم

بدلت کے لینا۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کارگر و صنعتی

جانتے ہیں سو کارگر کو مصالح اور مشتری مستصنع اور شئی مصنوعہ ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ ان مالک ہوئے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے۔

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ ان کی طبیعت مایل ہو اور اس کو اپنی حاجت کے

لئے ذخیرہ کر سکے اس کو مال کہتے ہیں منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر میں ہو۔
 (مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہس میں سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔
 (مادہ ۱۴۴) حق السیل پانی اور درو اور پر مالہ کے جاری ہو سکا حق جو
 گہرین سے ماہر کو ملے۔ اور اولتی کا پانی باہر کے طرف گرسے
 (مادہ ۱۴۵) متلی وہ تھے ہے کہ اوسکا مثل اور ہم شکل ملا تفاوت
 معتدہ کے مارار میں ملتا ہو۔
 (مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہے کہ جسکا مثل نہوا اور اگر ہو تو قیمت میں
 بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عدیات وہ چیز ہیں کہ شمار ہو کر لکیں اور اوسکی قیمت میں
 فرق نہوا اور کموتلیات بھی کہتے ہیں (مثلاً ادھے مستقارہ)
 (مادہ ۱۴۸) عدیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت میں فرق ہے اور کموتلی
 کہتے ہیں (مثلاً بکریاں)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلہ المال بالمال ہے اور ایجاب و قبول کو بھی کہتے
 ہیں کیونکہ یہ مبادلہ مذکور بدولالت کرتے ہیں۔
 (مادہ ۱۵۰) بیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) بیع جو چیز بیتی ہے یعنی جو اصل مال بیع میں بیچن ہوتا ہے
 اور وہ ہے معاملہ بیع میں مقصود ہے کیونکہ استعاع اور سود میں مال
 سے ہوتا ہے اور زر میں تو مبادلہ کا وسیلہ ہے۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ بیع کے بدلے دیا جاتا ہے اور وہ بھی
 لازم ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین آپس میں وقت بیع کے برعاصدی قیمت
 متعین کر لیں خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زیادہ

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہے (قیمت وہ ہے جو بازار میں چاہے
 والے اور آگے والے قبول کریں)

(مادہ ۱۵۵) ثمن جو چیز کہ بعض ثمن کے بجائے بیع ہے

(رمادہ ۱۵۶) تا حیل ادا می دین کے لئے کوئی وقت معین نہ کرنا۔
 (رمادہ ۱۵۷) نسیط ادا دین متعاریق اور باوقات یعنی قطعاً ادا کرنا
 (رمادہ ۱۵۸) دین خود میرات ہووے مثلاً درام جو عقد موجود نہوں
 یا مثلاً درامسم اور گھون کا ڈھیر موجود تو ہے برحالت کہ کن کر یا تول کر خدا اور
 ادا کرین سب دین سے (دین جو معاملہ سچ وغیرہ سے دھیر لارم اویے۔
 (رمادہ ۱۵۹) جس جو شے سچ وغیرہ میں معین اور مستحق کرین مثلاً گہ اور
 گہوڑے اور کرسی اور ڈھیر گھون کا اور ڈھیر وراہسم کا۔
 (رمادہ ۱۶۰) مانع جو تیجے۔

(رمادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔
 (رمادہ ۱۶۲) متابعان مانع اور مشتری عاقبیں (اور متعاقبین) بھی کہتے ہیں
 (رمادہ ۱۶۳) عقد سچ جو ہو علی ہوا و سکارا بل کرنا قابل ہے۔
 (رمادہ ۱۶۴) التعریر سچ کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت میں اوس میں
 نہ ہو۔ (دھوکا دینا)

(رمادہ ۱۶۵) میوان حصہ عرفی کی قیمت میں اور دسواں حصہ حیوانات کے
 قیمت میں اور باہواں حصہ زمین کی قیمت میں یا زیادہ اس فاحش ہے۔
 (رمادہ ۱۶۶) خویشہ کوئی اویکی آثار کا جائے والا موجود ہو قدیم تصور کیا گئی
 پہلا باب ادن مسائل کا ذکر جو عقد سچ سے متعلق ہیں اور
 اوس میں پانچ فصل ہیں۔

فصل اول جو امور سچ کے رک سے متعلق ہیں۔
 (رمادہ ۱۶۷) سچ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے۔
 (رمادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح میں خود و لفظ سچ کے لئے مستقل
 ہونے میں ایجاب و قبول سے۔
 (رمادہ ۱۶۹) ایجاب و قبول دونوں ماضی کے مبعہ ہوتے ہیں مثلاً میں نے
 سچا او میں نے خریدا جو لفظ اول کہا جائے وہ ایجاب ہے اور جو بعد
 کہا جائے وہ قبول ہے مثلاً مانع کہے میں نے نیچا اور مشتری کہے میں

لے مول لیا تو قول مایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے
اور اگر مشتری اول کہے کہ میں نے خرید اور ایسے ہی حوالہ عطا کہ مالک کرے
اور مالک جو نے یہ دلالت کرتے ہیں مثلاً مایع کہے کہ میں نے عطا کیا یا مالک
کیا اور مشتری کہے میں نے لیا یا مالک ہو یا راہی ہو اذن سے بھی بیع منعقد ہو جاتی
(مادہ ۱۶۰۵) مینہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہو جاتی
ہے مثلاً اب بیچتا ہوں یا اب مول لیتا ہوں اور اگر صرف استقلال ہر دہے
تو بیع منعقد نہیں ہو سکتی ہے۔

(مادہ ۱۶۱۵) مینہ استقلال فقط وعدہ ہے مثلاً بیچوں گا یا خریدوں گا اس سے
العقد نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۲۵) مینہ امر سے بیع منعقد نہیں ہوتی ہے مثلاً بیچو یا خریدو
مگر جب کہ باقتضائے کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری مایع سے کہا کہ یہ
مال اتنے درم کو میرے ہاتھ بیچ دے مایع نے کہا کہ میں نے بیچا بیع ہو گیا۔
اور اگر مایع نے مشتری کو کہا کہ یہ مال اتنے کو لے لیں مشتری نے کہا کہ میں نے لیا
یہ بیع نے کہا کہ لے لیں یا اللہ رکعت دے تو بیع ہو گیا کیونکہ یہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہیں
(مادہ ۱۶۳۵) جیسا ایجاب و قبول رد و رد ہوتا ہے ویسا ہی مد و مد و کلمات ہو سکتے ہیں
(مادہ ۱۶۴۵) جو اشارہ گوئی کے لئے مقرر ہیں ایسے گوئی کا ایجاب قبول ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۶۵۵) چونکہ یہ بات ہے کہ ایجاب و قبول رصاصہ مدی طرف میں ہوتا ہے اگر
کوئی فعل ایسا ہو کہ تراوی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہو جائیگی اسکو بیع بالتعاظمی کہتے
ہیں اگرچہ لفظ ایجاب و قبول نہ ہو مثلاً مشتری نے مان مانی کو گیمہ بیٹہ سی اور اسے گیمہ وئی
اوسکو دے تو یہ بیع منعقد ہو گیا یا مشتری نے کہا کہ یہ بیہ مایع کو دے دے اور ایک جملہ سب
اوپٹالیا مایع چپ رہا یا مشتری نے بیچ و سار گھوں والے کو دیکر کہا کہ ایک مد گیمہ بیٹہ
کو دیتا ہے مایع لولا ایک دیار کو مشتری چپ ہو گیا اور گھوں طلب گئے مایع نے کہا کل دو رنگا
بیع منعقد ہو گیا اگرچہ ایجاب و قبول نہ ہوا۔ اور مایع کل کے رد و اسی بہاؤ گیمہ بیٹہ دینا اگرچہ
کل ڈیڑھ دینار کو ایک مد ہو گیا۔ اور ایسے ہی اوسکے برعکس بھی ہو گا یعنی جس سے جو چاہے
تیب بھی مشتری اسی بہاؤ سے لے گا۔ اور ایسا ہی کہ اگر قصائی کو بیچ و مرس دیکر کہا کہ اس کا

سے بکریا گوشت کاٹ دے اوسے اسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولد یا مشتری
لے لیگا اور اوسکو یہ احبار منوگا کہ رے سکے۔ (۱) ایک رطل اور تھل رطل ہے یا حقد
کہ آدمی ایسے دو لوہا تھیلے کر لے سکے اسی لئے اوسکو بد کہتے ہیں
(۲) (۱۶۵۷) اگر بیچ میں تبدل شے کے لئے تکرار ہو مثلاً بائع نے کہا کہ شے زیادہ کر دیا
بتسری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کر دو تو قول کہ آخر ہوگا اوسیر بیچ منہد ہوگی

فصل دوم میں بیان میں کہ قول واجب ایسے موافق ہو دیں۔
رمادہ ۱۷۸۱ (۱) ایک ایجاب کرے تو قول اوسکے مطابق ہو یا جیسی نہ شے میں زیادہ
و کم نہ بیچ میں زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلاً بائع نے کہا کہ یہ تھیلہ ایک تو قرض کو بیچنے
بیجا مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہے۔ نہ یہ کہ کل تھیلان یا نصف تھیلان یا اس
قرض کو۔ اور اگر بائع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے ہیں ہزار قرض کو میں بیچے جائے
کہ مشتری تین ہزار کر دو تو گھوڑے یو سے یہ کہ ایک گھوڑہ دیر ہزار قرض کو یو سے
(۲) (۱۷۸۲) اگر مقدار ایجاب و قول میں غلطی ہوگی تو بہرہ مواقت صبی کافی
ہوگی مثلاً بائع نے کہا کہ یہ مال ایک ہزار قرض کو میں بیچا مشتری لولا کہ میں نے دیر ہزار
کو خرید تو ایک ہزار رد و نہ کا انکار ہوگا اور بیچ منہد ہوگی۔ اگر اس صورت میں
بائع اسی مجلس میں پانچ سو بھی قبول کرے تو دیر ہزار پر بیچ ہو کر پانچ سو قرض مشتری
نہ زیادہ دیگا۔ اور ایسی ہی اگر مشتری نے کہا کہ میں نے ایک ہزار قرض کو یہ مال مول لیا تو
بائع لولا کہ اتر سو قرض کو میں نے بیجا تو اتر سو قرض پر بیچ منہد ہوگی اور دیر ہزار
قرض مشتری کم دیگا۔

(۱۷۹۰) (۱) حیرو سکے نے جو ایک ہے صفحہ میں ایجاب کیا گیا خواہ ہر ایک کی
قیمت جدا جدا ہوں یا نہ ہو تو یہی مشتری کل اسباب پر بعض کل قیمت
کے قول کرے گا نہ یہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے جو بیان ہوئی ہے لے
سکے کیونکہ قرض حقد لازم آتا ہے مثلاً بائع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے ہیں ہزار کو
میں نے بیچے یہ گھوڑا دو ہزار تھیلے کا ہے اور دیر ہزار کا ماہر
دو گھوڑے ہزار کے ہیں تو دونوں گھوڑے تین ہزار قرض کو لیگا نہ یہ ایک گھوڑا
ہزار کو اور دیر ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تھا جدا جدا قبول ہو سکتا

ہو سکتا ہے اور ایسی ہی اگر بائع نے کہا کہ میں نے یہ تین تہاں بیچ کر ہر ایک کی قیمت ایک ایک سو قشر ہے مشتری نے کہا کہ ایک تہاں سو قشر کو میں نے کیا یا دہ تہاں دو سو قشر میں نے تو بیع نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۸۰) اگر حیدشتیار کی قیمت جدا جدا بیان ہو اور ہر شے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا ہو ہر ایک شے کے لئے قول بھی جدا جدا ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی بیع جدا جدا ہو سکے گی مثلاً کہا کہ یہ تین سے ایک ہزار کو میں نے بیچی اور یہ دو سو قشر سے دو ہزار کو میں نے بیچی اس سے ہر شے کو جاسے اور اس کی قیمت سے لے سکتا ہے (صفقہ ہاتھ پر ہاتھ مار بیٹھنے میں اور عرض میں سو قشر تہاں کہ جب کوئی معاملہ کرتے تھے تو انہیں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے کہ یہ معاملہ طے ہو گیا اور اس سے کوئی نہ یہ لے گا اس لئے اب کتابے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کس تک ہے (مادہ ۱۸۱) اور اس حاکم کو جان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہونے کی مجلس سے کہیں (مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جب تک کہ اسی مجلس میں قبول صادر نہ ہوے اور مجلس نہ ہوے ایجاب کیے والے کو اختیار ہے کہ اپنے ایجاب پر قائم رہے یا اسے مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیچا یا کہ میں نے بول لیا اور غوراً دوسرے نے یہ نہ کہا کہ میں نے لیا یا بیچا یا ملکیت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہوئے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ علینت و بکنت (مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع میں ایک نے ایجاب کے بعد بول سے پہلے ایسا فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اسکے بعد جو قبول واقع ہوا اسکا اعتبار نہیں مثلاً ایک نے کہا کہ بیچ نے بیچا یا کہا کہ میں نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کلام سے ساتھ مشغول ہوا کہ بیچ سے اسکو علقہ نہیں تو ایجاب باطل ہو گیا اور اسکے بعد قبول کا اعتبار نہیں اگرچہ مجلس تمام نہ ہو۔

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بائع نے قبل قبولی اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اسی مجلس میں دوسرے نے قول کیا تو بیع نہ ہوگی مثلاً بائع نے کہا کہ میں نے یہ بیع متنازع بیچا اور اس سے پہر گیا اب مشتری کہے کہ میں نے یہ بیع حریہ بیچ تو بیع نہ ہوگی۔ (مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع میں لکھا یا ایجاب ہوا اور بائع نے نہ ہوا تو اس نے دوسرا بار ایجاب کیا تو ایجاب اول بعد موجائیگا مثلاً بائع نے کہا کہ یہ بیعتے ایک سو قشر بیچ کر تو

میں نے بھی اور ابھی قبول نہیں کیا کہ مایع نے کہا کہ میں نے ایک سو پچیس قرش کو بھی
تو ایجاب اول لغو تصور ہو گا اور قبول ایجاب ثانی پر ہو سکے گا۔

فصل چہارم جو یہ کہ بہ شرط واقع مواد کا بیان
(ماوہ ۱۸۶) جو شرط کہ مایع نے مایع کے موافق اور مقتضای عقد کے ہے تو یہ بھی
صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً مایع نے یہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لگائی
نہ دو لگا تو یہ صحیح ہے کیونکہ قصہ منحل مقتضی عقد کے ہے۔

(ماوہ ۱۸۷) جو شرط کہ مایع کی تائید کرے یہ صحیح ہے اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً مایع نے
یہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلاں چیز دو سکے پاس گروی کرے مگر کسی اور کو قیمت کا فیضان نہ
تو یہ صحیح ہے اور یہ شرط تائید قیمت کے لئے مویب ہے جو مقتضای عقد ہے۔

(ماوہ ۱۸۸) جو امر کہ ملکہ میں متعارف اور مشہور مواد کا شرط کرنا صحیح ہے مثلاً مشتری نے
کہا کہ میں یہ بیہ پوتیں اس شرط پر خرید کر اسکو اشتراک دے یا فعل خرید کر کہو اس میں لگاؤ یا پھر
لیا لیا اسکو جو بد لگاؤ ہے تو یہ صحیح ہو گی اور مایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہو گا۔

(ماوہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جس میں طرفین کا کچھ عائدہ نہیں ہے تو یہ صحیح اور شرط لغو
مثلاً یہ کہ یہ گھوڑا اس شرط پر بیچا جائے کہ کسی اور کے ہاتھ نہ چھو یا اسکو چرائی میں چھو دیا
تو یہ صحیح ہے اور شرط لغو ہے۔

فصل پنجم اقالہ یعنی بیع کے بیان میں۔

(ماوہ ۱۹۰) اقالہ عاقدین کو اختیار ہے کہ رضامندی سے بیع کر دیں۔

(ماوہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ میں
بیع اقالہ کیا یا مایع کیا وعدہ دے کر نے کہا کہ میں سے مول کیا یا مایع نے یہ کہا کہ بیع محلاً
اقالہ کر دے اور دوسرا بولا کہ میں نے کر دیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع صحیح ہو گئی۔

(ماوہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قائم مقام ایجاب و قبول کے ہے صحیح ہوتا ہے۔

(ماوہ ۱۹۳) جیسا بیع میں مجلس یک جزا لازم ہے ویسا ہی اقالہ میں لازم ہے یعنی لازم ہے
کہ قبلی اقالہ مجلس ایجاب میں کیا جائے اگر اسی مجلس میں بعد ایجاب کے قبلی سے پہلے کسی نے
ایسے ایسا کام یا کلام کیا کہ غرضاً ولالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے
مجلس رجاست ہوئی تو اس اقالہ ہو گا اور قبول لغو ہو گا۔

(مادہ ۱۹۴) اگر شرط یہ ہے کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع تلف ہوگئی تو اقالہ صحیح ہوگا
(مادہ ۱۹۵) اگر بیع کچھ تلف ہوگئی تو باقی میں اقالہ بمقدار اس کے قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً
ایک قطعہ زمین معہ رباغت خریدی اور کچھ رباغت مشتری کاٹ لی تو زمین اور باقی رباغت
میں بقدر قیمت اقالہ ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہو جائے اقالہ کو منع نہیں کر سکتا ہے (کیونکہ قیمت متعین نہیں
ہوتی ہے جو وہ بیع کہ مشتری نے دیا تھا اگر نہ تو اور وہ بیع اس کے عوض دے سکتا ہے۔
باب دوم جو مسائل کہ بیع کے ساتھ متعلق ہیں اور اس میں چار فصلیں ہیں۔
پہلی فصل اس کے شرائط اور اوصاف کے بیان میں۔

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ بیع موجود ہو دے۔

(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ بیع ایسی ہو کہ بائع اس کے رہیضے پر قدرت رکھتا ہو۔

(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ بیع مال مشقوم یعنی قیمتی ہو۔

(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ بیع مشترک ہو معلوم ہو۔

(مادہ ۲۰۱) بیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہوں کہ اوچھدوں سے
اس کو تمیز ہو جائے تب بیع معلوم ہو جاتی ہے مثلاً آٹنے سے کہیوں حورائے (بھنے)
یعنی یا کوئی زمین اس کے حدود بیان کر کے یہی تو بیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔
(مادہ ۲۰۲) مجلس بیع میں بیع موجود ہو تو صرف اشارہ اس کے طرف کافی ہے
مثلاً بائع نے کہا یہ جانور میں نے بچا اور مشتری اس کو دیکھ رہا ہے اور دیکھ لاکر بیع
یہ جانور چلنے لیا بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۰۳) یہ بھی کافی ہے کہ بیع مشترک ہو معلوم ہو دے تو کچھ ضرورت نہیں ہے
کہ بیع کا بیان اور اس کی تشریف کسی اور وجہ سے کیا دے۔

(مادہ ۲۰۴) جب بیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یہی بائع نے سامان موعود
مجلس کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے یہ سامان بچا اور مشتری نے قبول کر لیا تو بائع پر
لازم ہے کہ وہ یہی سامان بیعہ مشتری کو دیدے اور نہ اس کو اختیار نہیں ہے کہ اور سامان
اسی کے جنس کا دے۔

فصل دوم بیان اس چیز کا کہ اس کی بیع جائز ہے اور اس چیز کا کہ اس کی بیع حرام ہے

(مادہ ۲۰۵) معدوم کی بیع مطلق ہے اور جو بیل کہ اعلیٰ ظاہر نہیں ہو اسکی بھی بیع مطلق ہے۔
(مادہ ۲۰۶) اگر دخت یر تمام بیل ایک ہی مار نمودار ہو گئے جو وہ قابل کہاٹے کے ہوں
یا بیوں اور کی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۰۷) جو بیل کہ ایک ہی مار نمودار نہیں ہوتے ہیں بلکہ تھوڑے تھوڑے نمودار ہوتے ہیں
مثلاً میوہ اور بھول اور پٹا اور نر کا بیان اوجب تھوڑے نمودار ہوئے اور کی بیع صحیح اور کی
جو نمودار ہوتے جائیں گے ایک ہی صفیقہ میں صحیح ہوگی۔

(مادہ ۲۰۸) جب کوئی چیز بیجی اور اسکی حس بیان کر دی اور پھر ظاہر ہوا کہ بیج اور
جنس کے ہی توج مطلق ہے مثلاً شقیفہ ہبہ لکھو بجا کہ وہ الحاص ہے بیع مطلق ہے۔

(مادہ ۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بائع اور کئے دیدنے پر قدرت رکھتا ہو اسکی بیع مطلق
مثلاً کتبی دریا میں ڈوب گئی اور اسکو نکال نہیں سکتے ہیں ماکوئی حالت پر ہماگ کیا گیا اور کی
کرفے اور دیئے پر قدرت نہیں ہے۔

(مادہ ۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اسکو مال نہیں مانتے ہیں اسکا خرید و فروخت
مطلق ہے مثلاً مردار خانوار اور بازا اور آدمی۔

(مادہ ۲۱۱) جو مال کہ قیمتی ہوا اسکی بیع مطلق ہے۔

(مادہ ۲۱۲) ایسی چیز کے بدلہ خریدنا کہ قیمتی ہووے فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۳) جھول کی بیع فاسد ہے مثلاً بائع نے کہ جسے چیزیں میری ملک ہیں
سب ہیں یہیں اور مشتری نے کہا کہ میں خریدیں پر وہ ان چیز کو بچا تا بھی نہیں ہے
تو یہ بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بجا مدون حد اگر نیکے صحیح ہے بلکہ اگر میں میں
تہائی یا آدھا۔۔۔ یا دسواں حصہ کو تقسیم ہو کر جدا ہوا ہو گنا سکتا ہے

(مادہ ۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک معلوم بجا صحیح ہے

(مادہ ۲۱۶) حق مردار اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتھ بیع صحیح
ہیں اور پانی تلے کے ساتھ بیع سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسائل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۲۱۷) ایسا بیع موزونات اور کیلکات اور عدویات اور مردروحات

تولے اور اپنے اور گرنے سے لپٹنے سے صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور انکھل پر
کمی اونکا بیجا حایز ہے مثلاً گھون - یا انکھور کا ڈھیر اندازہ اور انکھل سے بچایا
کوئی سامان اندازہ اور انکھل سے گرایہ لیا یا دوسری جاتی اور ہٹا کر لے لیا یہ سب
(ماوہ ۲۱۸) اگر اس شرط پر بچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک ٹ معین سے اپنے
یا تولد سے بچ صحیح ہے اگر مقدار پیمانہ کی اور وزن ٹ کا معلوم نہ ہو
(ماوہ ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا ٹ کے اوکا استثنائاً حایز ہے مثلاً خوشہ انکھور
جو تہلیجے مانتے ہیں یہ بھی حایز ہے کہ ایک درخت کے سب انکھور اس شرط پر بھی
کہ وہ جار میرا معین سے نکال لیں گے۔

(ماوہ ۲۲۰) معدودات کی سچ ایک ہی صفیقہ میں باوجود بیان قیمت ہر فرد
ہر قسم کی حایز ہے مثلاً ایک ڈھیر گھون کا یا ۱۰۱ صاع لکڑی کی ایک کشتی یا ایک ربوڑ
بکرہ یا ایک طاقتہ یا بات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گھون کی یا ایک سور مل لکڑی کی یا
ایک ٹکری کی یا ایک گر بات کی یہ قیمت (صاع قریب یا چمیر کے ہزار مل قریب) ہے
(ماوہ ۲۲۱) حسا زین گر اور چرب سے ماپ کر ٹک سنگھی ہے ایسی ہی فقط عدد
بیان ہو کر بھی ٹک سنگھی ہے۔

(ماوہ ۲۲۲) جس مقدار پر بچ ہوگی اسی کا اعتبار ہے نہ اس کے سوا۔
(ماوہ ۲۲۳) کمالات اور عددیات متعارف اور وہ موزونات کہ حکے تہوڑے
تہوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہے حملہ کے مقدار بیان کر کے بچیں تو بچ صحیح
ہوئی خواہ کل کی قیمت بیان کر میں یا ہر ہر کیل اور عدد اور مل کی قیمت بیان ہو
وقت تسلیم کے اگر صبح پوری ہے تو بچ لازم ہوگی اور اگر نقصان پہنچے تو متسری جائے
بچا منع کر دے یا جعفر موجود ہے اس کی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو رابہ حق باقی
ہے بلیک مثلاً باپ سے کہا کہ یہ گھون بچاس کیل میں یا چم سو فرش کو یا بچاس کیل میں
اور ہر کیل دس فرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی بچاس کیل نکلے سچ لازم ہوئی اور اگر
پتا لیس کیل ہوں تو متسری جائے سطح کرے اور چار سو بچاس فرش کو حایز
اور اگر تھیں کیل ہوں تو بچ زیادہ یا بچ کے میں اور ایسی ہی اگر ایک سو اٹھ اس بیان
سے بیچے کہ یہ سب بچاس فرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بچ لازم

اور اگر کسی میں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا جاری کرے اور اسے ایڈسپس بتا لیں تو اس سے
 بیوہ اور لکھنؤ سے ہیں تو دس مالک کے ہیں اور اپنے ہی ایک شکر قرض کی چھ کر
 اس میں سورطل بھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا
 (مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی تھے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان
 ضرر ہو یا سے اور کل موزوں کے مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل بیع ہوگی
 اگر وقت تسلیم کامل ہے تو قہما اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ فسخ کرے
 یا کل قیمت پر ناقص ہی تسلیم کرے اور ایسی ہی اگر زائد سے تو یہی اسی قیمت پر بیع ہوگی
 یا بیع کو ٹکڑے کچھ حق نہیں ہے مثلاً الماس کا ٹکڑہ یا بیج قیراط میں ہزار قرش کو بیچے
 اگر ساڑھے چار قیراط ہوں تو یہی اسی قیمت پر بیع ہوگا اور مالک کو نہ اختیار ہے جو کا
 اور نہ آدھ قیراط والی لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے
 قیراط ہر حکم مختلف ہو کہ میں دینار کا چوبیسواں حصہ ہے اور علق میں بیسواں حصہ ہے
 (مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی تھے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہو یا سے
 اور اسکی مقدار اور سبکی اجزاء اور قسم کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت
 تسلیم کم یا زیادہ رکھے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا ہر ب ماقص ہو
 یا زائد اس حساب سے لیوے کہ اس کے اجزاء اور قسم کی قیمت کی تفصیل بیان کی
 گئی مثلاً ایک چادر تانے کی اس بیان پر کہ بیچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش شکوہ
 سے اور وقت تسلیم کے ساڑھے چار رطل شکوے ڈالیں اسکی قیمت کہے کر لیگا یا ساڑھے
 بیچ رطل شکوے نو دو سو بیس قرش دے کر لیگا اور یا دو نو سو تو بیس مشتری بیع فسخ کر دے یا
 (مادہ ۲۲۶) گرسے یا پنی کے جین سے جین جیسی رہیں اور لباس اور
 استیاء ساریہ (مثلاً جو بندہ وغیرہ) اور ہر مجموع یا ہر گئی قیمت اور تفصیل بیان کی
 ہی تو ان دو نو سو تو بیس حکم ان موزونات کا جاری ہوگا کہ جس کے ٹکڑے کرنے میں
 ضرر ہے اور جو متاع اور اور استیاء کہ اس کے ٹکڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا
 مثلاً انات اور کپڑے مثل کیلات کے ہے مثلاً ایک میدان اس یا لکھ سو گرسے
 ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ بیچا نہ لے کر نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل بیع
 کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری

اور نوے میں تو مشتری چاہے مع فسخ کرے یا جاری نوے اٹھ سو پتالیس قریب ہو
 کیونکہ اس کی نسبت سے ہر دو دن یا پانچ کے ہیں اور اتنے ہی ایک ششگاہ کی ہے
 اس میں سورج اور مریخ اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(حدود ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی تھے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان
 ضرر ہو یا ہے اور کل موزوں کے مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل پر جمع ہوگی
 اگر وقت تسلیم کامل ہے تو فہما اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ قسح کرے
 یا کل قیمت پر ناقص ہی لے لے اور ایسی ہی اگر زائد سے تو ہی اسی قیمت پر جمع ہوگی
 یا پانچ کو چھوٹے حصے میں ہے مثلاً الماس کا ٹکڑا یا پانچ قیراط میں ہر قریب کو بیچے
 اگر سارے چار قیراط ہوں تو ہی اسی قیمت پر بیچا اور یا پانچ کو نہ اختیار جمع ہوگا
 اور نہ آدھ قیراط والے سنگ کا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے

قیراط ہر حصہ مختلف ہوگی میں دینار کا چوبیسواں حصہ ہے اور علق میں بیسواں حصہ ہے
 (حدود ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی تھے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہو یا ہے
 اور اس کی مقدار اور سبکی اجزاء اور قسم کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت
 تسلیم کم یا زیادہ ہو سکے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا ریب ماقص ہو
 یا زائد اس حساب سے لیوے کہ اسکے اجزاء اور قسم کی قیمت کی تفصیل بیان کی
 گئی مثلاً ایک چار دینار ہے مگر اس بیان پر کہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قریب ہوگی
 یہ اور وقت تسلیم کے سارے چار رطل ہو گئے تو ایک سو اسی قریب ہو گئے کر لیا یا سارے
 پانچ رطل ہو گئے تو دو سو بیس قریب ہو گئے اور یا دو سو موزوں تو بیس مشتری بیع فسخ کر دے یا

(حدود ۲۲۶) گرسے یا پانی کے چرن سے جہن جیسی ریس اور لباس اور
 ہتھیار ساریہ (مثلاً ہونہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر قسم کی قیمت اور تفصیل بیان کی
 گئی تو ان دو موزوں تو بیس حکم ان موزوں کا جاری ہوگا کہ جس کے ٹکڑے کرنے سے
 ضرر ہے اور جو متاع اور ہتھیار کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر نہیں ہوتا
 مثلاً انات اور کپڑے مثل کیلات کے ہے مثلاً ایک میدان اس یا پانچ سو گز ہے
 ایک ہزار قریب کو بچا لیا اور وہ بچاؤ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل بیع
 کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری

۲۴
فصل چہارم - جو چیزیں کہ بے ذکر صریح میں داخل ہوتے ہیں اور جو
 کہ داخل نہیں ہوتے ہیں -

۱۔ مادہ - مادہ ماعتبا عرف تہر کے حویلیہ کہ بیچ میں شامل ہوتے ہیں وہ جو بیچ
 داخل بیچ ہو گئے مثلاً حویلی بیچے جانے والے اور یا خانہ بیچنے والے داخل بیچ
 بیچ ہو گا اور باغی زمینوں کا بیجا حادے تو درخت ریتوں کے بھی بے ذکر
 داخل ہونگے کیونکہ مادہ درخت یا خانہ اور یا خانہ حویلی کے متعلقات ہیں
 اور باغی زمینوں اور زمینوں کو کہتے ہیں زمین ریت ریتوں کے ہوں اور جس زمین
 درخت نہیں ہوں اسکو ناچہ زمینوں نہیں کہتے ہیں -

۲۔ (۱-۲۳۳) جو غیر حریج کا لگ جاتا ہے کہ اس سے جان نہیں ہو سکتا ہے بیچ بے
 اس کے بے کار ہے مادہ و بیچ میں بے داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھ اسکی کچی کا در
 حود والی گائی کے ساتھ جو لغرض دودھ کے نی کی سے اس کے بچہ کا کہ دودھ
 پینے والا بیچ میں داخل ہوتا ہو رہے کہ ذکر نہ ہو کہ کیونکہ قفل بے کچی کے کام
 کا نہیں ہے اور گائی بے بچہ کے دودھ نہ دے گی -

۳۔ (۲۳۲) بیچ میں جو چیزیں بے ہونے اور حریج ہونے ہوتے ہیں وہ
 بے ذکر اور بے تصریح بیچ میں داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھ قفل جو گائیوں
 میں حرا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور چھان فرس و غیرہ کے رستے کا اور وہ
 جہن جو حویلی کے حدود میں داخل ہے اور جو درخت کہ واسطہ سایہ وغیرہ کے میدانین
 لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوہ رانے جانے کے لئے ہو بیچ
 بیچ سے جدا نہیں ہیں بے ذکر اور بے تصریح داخل بیچ ہونگے -

۴۔ (۲۳۳) جو چیزیں کہ نہ بیچ کے ساتھ شامل ہیں اور نہ اس کے ساتھ
 متصل جڑی ہونے میں اور نہ اس کا خر گئے جائے میں اور نہ شہر کی عادت
 اور عرف میں شامل بیچ میں وہ بے ذکر داخل بیچ نہ ہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب
 منقولہ استعمال کے لئے ہیں کہ جہاں جائیں گے تا وہیں مثلاً صندوق اور کرسی اور
 تخت حویلی کے بیچ میں بے ذکر داخل نہ ہونگی - اور اس کے ہی لیون اور پلوں
 کے پودہ اور وہ درخت جو بیجا پلوں کے لئے جہاں چاہیں بے حامل ہیں -

فصل چہارم - جو چیزیں کہ بے ذکر صریح میں داخل ہوتے ہیں اور جو کہ داخل نہیں ہوتے ہیں -

(ماوہ - ۱۰۳۳) باعتبار عرف تہر کے جو کچھ کہ بیچ میں شامل ہوتے ہیں وہ بیچ کے داخل بیچ ہونگے مثلاً جو بیلی بچی جائے تو ماویہ جمانہ اور پاخانہ بھی لے کر داخل بیچ ہوگا اور باغی زمینوں کا بیجا حادے تو درخت ریتوں کے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ ماویہ جمانہ اور پاخانہ جو بیلی کے متعلقات ہیں اور باغی زمینوں اور زمینوں کو کہتے ہیں زمین ریت ریتوں کے ہوں اور جس زمین ریت ریتوں کے ہوں اسکو باغی زمینوں نہیں کہتے ہیں -

(ماوہ - ۱۰۳۴) جو چیز صریح کا لگ جاتی ہے کہ اس سے جان نہیں ہو سکتا ہے بیچ بے اوسکے بے کار ہے مگر بیچ میں بے داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھ اوسکی کچی کا اور دودھ والی گائی کے ساتھ جو لغرض دودھ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا کہ دودھ پینے والا بیچ میں داخل ہوتا مگر بے ذکر نہ ہوگا کیونکہ قفل بے کچی کے کام کا نہیں ہے اور گائی بے بچہ کے دودھ نہ پیتی -

(ماوہ - ۱۰۳۵) بیچ میں جو چیزیں لے ہوئے اور خرچ ہوئے ہوتے ہیں وہ بے ذکر اور بے تصریح بیچ میں داخل ہونگے مثلاً جو بیلی کے ساتھ قفل جو گائیوں میں خرچ ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور چمان فرس و غیرہ کے رستے کا اور وہ جین جو بیلی کے حدود میں داخل ہے اور جو درخت کہ واسطہ سایہ وغیرہ کے میدانین لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوہ رانے جانے کے لئے ہو بیچ سے جدا نہیں ہیں بے ذکر اور بے تصریح داخل بیچ ہونگے -

(ماوہ - ۱۰۳۶) جو چیزیں کہ نہ بیچ کے ساتھ شامل ہیں اور نہ اوسکے ساتھ متصل جڑی ہوئے ہیں اور نہ اوسکا خرچنے کا سہ ہیں اور نہ شہر کی عادت اور عرف میں شامل بیچ میں وہ بے ذکر داخل بیچ نہ ہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہیں کہ جہان جائین لے جاویں مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت جو بیلی کے بیچ میں بے ذکر داخل نہ ہوگی - اور اوسکے ہی لیون اور پلوں کے پودہ اور وہ درخت جو پلوں کے لئے جہان چار میں بے حامل ہیں -

(۲۴۲-۵۰) وقت بیع کے حسب قیمت خاص قسم کی مبالغہ ہووے تو وہی دیا
لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سو ماہ مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی
یا عودی دیکے تو جو معرر کر لیا ہے وہی دیا ہوگا۔

(۲۴۳-۵۰) عقد کے وقت اگرچہ من متعین کر لیا تو بھی متعین نہیں ہوتا ہے
مثلاً مستری نے سو ماہ مجیدی مایع کو دیکھلایا اور پیراؤ کو دوسرے کام میں لیکر اور
سو ماہ مجیدی اوسے قسم کا ادا کر دیا تو مایع لیلیکا اور جو دکھلایا تھا اوسے کے ادا
کر لے کر جبر ہوگا۔

(۲۴۴-۵۰) اگر کسی شخص کے احوال بھی جاری ہیں مثلاً اٹھسی جونی دوانی،
تو مستری حسب عادت اور عرف ملہ کے دیکھتا ہے۔ مثلاً ملہ اسلام نول میں یا
کے احوال نہیں ہیں مگر آدم اور جو تہا ریال نہ دے سکیگا۔

فصل دوم بیع کے وہ مسائل جو باعتبار تصر اور ناجیر کے ہیں۔

(۲۴۵-۵۰) قیمت کا ناجیر کرنا اور اسکی قیط بندی کر مایع میں صحیح ہے۔
(۲۴۶-۵۰) اور ناجیر اور قیط بندی میں مدت کا معلوم اور معین ہونا
ضروری ہے۔

(۲۴۷-۵۰) حسب تاجر جس پر بیع منعقد ہوئی کہ فلاں دن یا فلاں جیسے یا
ملاں سال یا فلاں وقت پر دیں گے جو عاقدین کو معلوم ہے مثلاً درو قاسم یا درو
نور و نوس صحیح ہے۔

(۲۴۸-۵۰) اور اگر مدت متعین نہ ہو مثلاً بارس پر قیمت دیں گے تو بیع فاسد ہوگی
(۲۴۹-۵۰) اگر قرض میں بیع ہو تو ایک جیسے سے رماہ مدت نہ لین گے۔
(۲۵۰-۵۰) مروع مدت اور مروع قیط حسب کئے شمار ہوگی کہ بیع مستری کو
دینگے مثلاً مایع لے عقد کے ایک سال کے بعد بیع مستری کو دی اور بیع نہ تاخیر مدت
ایک سال منعقد ہوئی تھی مایع اب بعد ایک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے
روز عقد سے من طلب کرنے کا

(۲۵۱-۵۰) بیع مطلق بے مدت میں قیمت فوراً ادا ہوتی ہے مگر جب عادت
اور عرف معرر ہو کہ بیع مطلق میں اس قدر مدت اور اس قدر قیط بندی ہوتی ہے تو اتنی

مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بار بار میں کچھ خرید اور قیمت ہو یہ
اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہے تو اس کے موافق ایک ہفتہ یا ایک مہینے پر دیا جائے گا
باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور بیع میں تصرف کر کے گامیاں۔

اس میں دو فصل ہیں **فصل اول** عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے مایع کا قیمت میں اور
مستری کا مایع میں تصرف کر کے گامیاں۔

(مادہ ۲۵۴) مایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے محمول
کو مستری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مستری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مایع دوسرے کے ہاتھ
سکتا ہے مگر شرطیکہ مایع میں ہے ورنہ مفعولات میں ایسا نہیں کر سکتا ہے۔
فصل دوم عقد کے بعد مایع اور قیمت میں کم یا زیادہ کر کے گامیاں۔

(مادہ ۲۵۲) مایع کو بہت اختیار ہے کہ مایع میں کچھ زیادہ کر دیوے اگر مستری
اوس مجلس میں کہ جس میں زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کر لے لیو تو اس کا حق دوسرے
متعلق ہو گیا اور اس کو وہ طلب کر سکیگا اور مایع کو اس زیادتی پر اگر مدامت
ہو دیے تو کچھ غائدہ ہو گا۔ اور اگر مجلس زیادتی میں زیادتی کو قبول نہ کیا اور وعدہ
اس کے قبول کیا تو اس کا راعتبار نہیں ہے مثلاً مایع نے منیٰ تروریج کر مستری
کہا کہ میں نے مایع تروریج اور بھی اس میں زیادہ کر دئے یہ بھی نہیں تروریج فرمتں کو
لیگا اور اگر اس مجلس میں قبول کیا تو کچھ اختیار قبول کا ہو گا اور مایع سے حراً
دے دینگے۔

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مستری نے قیمت میں کچھ زیادہ کیا تو
مایع نے اس مجلس زیادہ میں قبول کر لیا تو مایع وہ زیادہ مستری سے لیگا اور مستری کو
مدامت سے کچھ غائدہ ہو گا مثلاً مستری نے ایک ہزار فرمتں کو ایک گھوڑا لیا اور
عقد کے بعد دو سو فرمتں زیادہ کئے مایع نے اگر اس مجلس میں دو سو فرمتں کی
زیادہ قبول کی ہے تو مایع مستری سے بارہ سو فرمتں لیگا اور اگر مجلس زیادت میں
قبول کیا تو مایع صرف ہزار فرمتں مستری سے لیگا اور دو سو فرمتں زیادہ نہ لیگا۔
(مادہ ۲۵۶) اور ایسے ہی بعد عقد کے مایع قیمت میں کم کر سکتا ہے اور

دستدرستی سے لیگا مثلاً سو فرش کو یکہ مال بیجا اور بعد اسکے سے ۲۵۸
 کم کردے تو بائع مستری سے اتنی فرش لے گا۔ زیادہ۔
 (۲۵۶-۵۸) اور یہ زیادت کرنا بائع اور مستری کا اور یا کم یا بائع کا
 قیمت میں سے گو بعد عقد کے ہے مگر اصل عقد سے لاحق ہو گا گو یا عقد سے پہلے
 اور کمی کے واقع ہوئی ہے۔

(۲۵۸-۵۹) حور یا داتی کہ بائع بے معین میں کی ہے اسکے اصل عدد سے
 میں قیمت لگائی جائیگی مثلاً آٹھ ترور دس فرش کو بیکہ ترور اور بھی زیادہ
 گو یا دس ترور دس فرش کو بیکہ اور اسی قصہ ہوا تھا کہ دو ترور تلف ہوئے تو اب
 مستری آٹھ ترور آٹھ فرش کو لے گا اور بائع اس سے زیادہ قیمت نہ لے سکیگا۔
 اور ایسے ہی اگر بائع نے ایک ہزار گریں ہزار فرش کو بیکہ ایک سو گریں زیادہ دی
 اور مستری نے اس مجلس میں زیادہ کو قبول کر لیا۔ اب شفع مدعوئے شفعہ
 سب اصل اور باید یعنی گیارہ سو گریں دس ہزار فرش کو لیگا۔

(۲۵۹-۶۰) اور ایسے ہی مستری اگر قیمت میں زیادہ کر لیگا تو کل یعنی اصل
 اور زیادہ مع قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر میں دس ہزار فرش کو لیکر بائع سو
 فرش زیادہ کرے اور ہر وہ زمین اسکے اصل مقدار کو دلائی گئی تو بائع ساڑھے
 دس ہزار فرش و اس دیکھا اور یہ زیادتی قیمت کی عاقبت کے حق میں ہے
 شفع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بائع شفع سے بیکہ سو فرش زیادہ نہ لیگا۔

(۲۶۰-۶۱) بائع جو قیمت کم کر دے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس
 ہزار فرش کو زمین بیکہ ایک ہزار فرش کم کر دیں شفع تو ہزار فرش کو زمین لیگا۔

(۲۶۱-۶۲) بائع اگر کل قیمت مستر کو معاف کر دے تو اس کے حق میں ہے
 بر شفع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار فرش کو زمین بیجا اور معاف کر دی تو شفع
 دس ہزار کو بہ زمین لیگا نہ معفت۔

لذا یا داتی قیمت میں مستری جب کر سکتا ہے کہ اصل معقیم قائم ہے ورنہ بہین اور ای
 قیاس پر اگر عورت زدہ ہے تو مرد ہر زیادہ کر سکتا ہے اور اگر مرگئی تو ہر
 میں زیادتی نہیں ہو سکتی ہے۔

باب پنجم تسلیم اور تسلیم کے بیاں میں۔ اور میں جہہ فصل میں۔
فصل اول تسلیم اور تسلیم کی حقیقت اور کیفیت کے سلسلے میں
 تسلیم بائع کے حاکم کے اور تسلیم مشتری کے حاکم سے ہوتا ہے۔

(مادہ ۲۴۲) اگرچہ بیع میں قصہ شرط نہیں یہ بیع پوری معتقد ہو حاد سے لازم کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بائع بیع مشتری کو دیوے

(مادہ ۲۴۳) جب بائع بیع حاکم کو دیوے تو یہ بیع تسلیم ہے اور حاکم کی کر دینے کی سہ صورت ہے کہ بائع مشتری کو احکامات دیدے کہ بیع پرقہ نہ کر لیوے۔ اور کوئی اور تسلیم کا نام ہو سکے۔

(مادہ ۲۴۴) جب بیع مشتری کو تسلیم ہو گئی تو اس کا قصہ ثابت ہو گیا۔

(مادہ ۲۴۵) چونکہ بیع مختلف ہوتی ہے اسلئے ہر ایک بیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہے۔

(مادہ ۲۴۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بائع نے مشتری کو ادا دینا ویدیا کہ قصہ کر لیا تو یہ بیع تسلیم ہے۔

(مادہ ۲۴۷) ح میں میں کہتی مٹھی ہے بائع سے میں جھڑا حاکم کرانے کے کہ کہتی پاکٹ کرنا چا کر اٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے۔

(مادہ ۲۴۸) جب پھل دار درخت سے بیجے حادیں تو بائع کو کہنے کے کہ پھل ادا تار لوار دیت حاکم کے مشتری کو دیدو۔

(مادہ ۲۴۹) اور اگر پھل ہی ہے حادیں تو بائع کا مشتری کو یہ کہنا کہ پھل ادا تار لوار تسلیم ہے۔

(مادہ ۲۵۰) ایسی زمین کہ جگہ دروازہ و قفل ہو مثلا جو بیلی اگر مشتری اور اسکے اندر موجود ہے تو بائع کا یہ کہدینا کہ میں نے تجھ کو تسلیم کر دیا کافی ہے اور اگر مشتری اور اسکے اندر نہیں ہے مگر اسکے پاس سے کہ فوراً دروازہ بند کر سکے ہے اور قفل لگا سکے ہے تو بائع کا اتنا کہدینا کہ میں نے تجھ کو ویدیا کافی ہے اور اگر اسکے پاس نہیں ہے تو اسارمانہ اگر گذر حاد سے کہ مشتری دبا ٹنگ حاکم داخل کر لیا تھا کافی ہے (مادہ ۲۵۱) بائع نے اگر مشتری کو کچی گہر کی ویدیا تو مشتری کا قصہ ہو گیا۔

(مادہ ۲۵۲) جو ان کا سہرہ باکان یا رسی جو اسکے گلے میں ہے پکڑ لیا کافی ہے اور اگر جواں ایسی جگہ ہے کہ مشتری بے وقت اور پہر قائلض ہو سکتا ہے اور بائع نے

اوسکو دیکھا دیا اور قصہ کا ادب دیدیا تو یہ بھی قصہ ہوگا۔
 (ما ۵-۳۷) کیلکات کو مایکراور مورومات کو تول کر مشتری کا اس طرف میں دیکھا
 اس کے لئے مشتری نے تیار رکھا ہے قصہ ہے۔

(ما ۵-۳۸) ساماں مشتری کے ہاتھ میں دیدیا یا اس کے پاس رکھ دیا یا اسکو
 دیکھا کر قصہ کی احارت دیدیا قصہ کے لئے کافی ہے۔

(ما ۵-۳۹) اگر بہت چیریں صندوق میں ہیں یا ایسی جائے میں ہیں کہ وصول لگ سکتا
 ہے تو کبھی دیکر احارت قصہ کی دیا کافی ہے مثلاً گہیوں کا انسا اور کتوں کے صندوق
 جملہ جگہ کے ہیں کبھی دیا اور احارت دیدیا قصہ ہے

(ما ۵-۴۰) مالچ مشتری کا قصہ دیکر جمع کرے تو یہ ہے قصہ کی احارت ہے۔

(ما ۵-۴۱) مالچ کے احارت مالچ کے مشتری قصہ میں لگ سکتا ہے جنک کہ قیمت
 ادا کرے۔ اور اگر لے احارت قصہ کر ہی لیا اور اس کے قصہ کچھ تلف ہوگئی یا اس میں
 کچھ عیب پیدا ہو گیا تو یہ بھی قصہ تصور ہوگا۔

قصہ ثانی اس میں وہ مادہ ہیں کہ جس میں بیج کے روکنے کا سامان ہے۔

(ما ۵-۴۲) جس بیج میں قیمت کے لئے کوئی مدت نہ ٹھہری ہو اور فی الحال دینا نہ ہو
 تو یا یہ جب تک کہ کل قیمت نہ لے لوے بیج روک سکتا ہے۔

(ما ۵-۴۳) اگر سب استباہ بیج ہیں اور ہر ایک کی قیمت یاں ہوے یا نہ ہوے
 جنک کل قیمت نہ لے لیوے نہ تک کل بیج مالچ روک سکتا ہے۔

(ما ۵-۴۴) اگر مشتری قیمت کے عوض کوئی چیر مالچ کے پاس گرو کر دے
 یا کبھو فاس دیوے تب بھی مالچ بیج کو روک سکتا ہے۔

(ما ۵-۴۵) اگر مالچ نے قیمت لینے سے پہلے بیج مشتری کو دیدی تو اپنا حق
 ساقط کر دیا یا یہ اسکو اختیار نہیں ہے کہ بیج مشتری کے پاس لے لیا اور قیمت لے لیا اسکو روک سکتا ہے

(ما ۵-۴۶) اگر مالچ نے مشتری کو یہ کہہ دیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے
 اور مشتری نے قبول کر لیا تو اب مالچ کا حق زائل ہو گیا اور بیج مشتری کو فروکھ دینا ہوگا

(ما ۵-۴۷) اگر کوئی نے مالچ نے قرض یرجی تو مالچ کو یہ حق نہیں ہے کہ
 بیج کو روک سکے بلکہ مدت قرض چو کہ ٹھہری ہے قیمت لے سکے گا۔

رہا وہ (۲۸۴) اور ایسی ہی اولاد سے دیت ہوئی تھی اور ہر مدت طہرائی گئی کسی بھی مدت پر قیمت لیگا نہ بہہ کہ بیع روک سکے۔

فصل سوم۔ تسلیم کی جائے کے بیان میں (کہ مانع مشترک کو بیع کہاں دیوے)

(رہا وہ - ۲۸۵) عقد مطلق اس مانع مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس حکم میں موجود

دواں دیوے مثلاً مذہب اسلام بول میں مکتعوطا غی کے گہوں خریدے جو دواں ہی موجود ہے

اس مشتری مکتعوطا غی میں حاکم گہوں لیگا نہ بہہ کہ بائع اسلام بول میں بیجا دیوے۔

(رہا وہ - ۲۸۶) اگر مشترک کو وقت بیع کے معلوم نہیں کہ بیع کہاں ہے مگر عقد بیع کے

معلوم ہوا کہ فلاں جائے ہے پس مشتری کو احتیاط ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور

جس جائے کے بیع اب موجود ہے وہاں حاکم لیتوے۔

(رہا وہ - ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہو دے کہ مانع بیع فلاں جائے بیجا دے نہ مانع پر

لارم ہو گا کہ دین بیجا دیوے۔

فصل چہارم۔ بیع کے دو بیجا بیکی مشقت اور اسکے لوازم کے بیان میں

(رہا وہ - ۲۸۸) زرین کا تولنا اولیٰ تھا اور رہا مشتری کے ذمہ رہے اس کی اجرت

مشتری دیگا۔ مانع۔

(رہا وہ - ۲۸۹) بیع کیلٹ کا کیل کرنا اور مور و مات کا تولنا مانع برہے اس کی

اجرت مانع دیگا۔ مشتری۔

(رہا وہ - ۲۹۰) جو چیز کہ محاذقہ بیع ہوئی اس کے ادھر جو چیز ہو گا وہ مشتری برہے

مثلاً انگور کا درخت سے ادا مارا۔

اور ایسی ہی گہوں جو محاذقہ ہو کہلیاں میں نکالنا اور لا کر لیجا یا مشتری برہے

(رہا وہ - ۲۹۱) اور کلہی و عیسہ خاؤروں پر لا کر لاسے ہیں اس کا مشتری کے

گہر تک بیجا مادی عادت اور عرف ہر نلکہ کی ہے۔

(رہا وہ - ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قتلوں کا لکھنا مشتری کے ذمہ ہے مگر بیع بڑوت

اور گواہی مجملہ میں مانع لایگا۔

فصل پنجم۔ جو وہ بین اوں میں بیع کے ہلاک اور تلف ہو بیجا دکر ہے

(رہا وہ - ۲۹۳) اگر مشتری کا قعدہ ہوا تھا کہ بائع کے ہاتھ میں بیع تلف ہو گئی تو بائع

کا مال تلف ہو گا نہ منسریگا۔
 (مادہ ۲۹۴) منسری کے قعہ کے بعد اگر تلف ہوئی تو منسری کا مال تلف ہو گا یا بچ کا
 (مادہ ۲۹۵) منسری نے بیج برقعہ تو کر لیا مگر قیمت ادا نہ کی تھی کہ مرگیا یا بچ کو نہ
 حق نہیں ہے کہ ایسے بیج والے لیلے ملک مثل حملہ مرض خواہوں کے دام مسادہ
 (منسری کا حق دار ہے گا۔

(مادہ ۲۹۶) منسری پہلے اس سے کہ قعہ کرے اور قیمت دو سے معلوم ہو کر
 مرگیا تو مانع بیج ایسے قعہ میں رکھ کر اس کے ترکہ میں سے تمام قیمت لیگا اور حاکم بیج
 بچ کا تمام قیمت مانع کی اور اگر وہ بچا۔ اور اگر بیج اوستہ کو نہ سکے کہ منسری نے خریدی
 تھی مگر کم کو سکے تو یہ قیمت مانع لیکر یا قیقا دعویٰ اس کے ترکہ میں مثل اور قمر
 خواہوں کے دام مسادہ (منسری کر لیا۔ اور اگر زیادہ کو سکے تو ابی قیمت مانع لیگا
 اور باقی اس کے اور قمر خواہوں کا حق ہے۔

(مادہ ۲۹۷) مانع نے قیمت لے لی اور بیج دے اور مرگیا منسری ایسے
 بیج لے لیگا کہ بیج مانع نہ میں امانت تھی اور قمر خواہوں کا اس میں کچھ حق ہو گا۔
فصل ششم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے۔

(مادہ ۲۹۸) منسری نے خریدنے کے ارادہ سے ایک جبر قعہ کر لیا اور
 قیمت کا بھی ذکر آگیا اور منسری کے قعہ میں حاکر تلف ہو گئی اگر قیمت سے نو اسکی
 قیمت اور مثل ہے تو اسکی مثل منسری پر لارم ہو گئی اور اگر لے کر قیمت منسری
 کچھ مال لے آیا تو وہ مال منسری کے ہاتھ میں امانت ہے اگر تلف ہو تو منسری کچھ
 نہ دیگا مثلاً مانع لکھا کہ یہ گھوڑا ہزار قمرش کو ہے تم لیجا کر اگر بعد اسے تو کتنا وہ
 لے آیا اور مرگیا تو گھوڑا کی قیمت منسری دیگا۔ اور اگر مانع نے لکھا کہ یہ گھوڑا
 لیجاؤ تم کو پسند ہو گا تو لے لکنا اور وہ لے آیا اور مرگیا اب منسری کچھ نہ دیگا کہ یہ
 گھوڑا اس کے ہاتھ میں امانت آیا تھا۔

(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی جبر صرف دیکھنے کے لئے لے لے کہ آپ اسکو دیکھیں گے
 یا دوسرے کو دیکھائیں گے تو پختہ دی اگر وہ جبر تلف ہو گئی تو کچھ دینا نہ پڑیگا
 کیونکہ وہ جبر اس کے پاس امانت تھی۔

باب ششم خیارات کے بیاں میں۔ اوسمیں سات فصل ہیں

فصل اول حیار شرط کے بیاں میں۔

(مادہ ۳۰۰)۔ مرتخص کو بائع ہوا مشتری یہم حیار ہے کہ اپنے اپنے یہم شرط کر لیں کہ ہلکوا اتنی مدت کا احتیاء ہے۔ کہ ہم بیع قائم رکھیں یا فسخ کر دیں اور سکو حیار شرط کہتے ہیں۔ (لیکن مدہب حنفی مفتی یہ پیشہ کہ میں دن زیادہ کا احتیاء نہیں ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا حیار مقرر کیا جاوے اسی مدت میں احتیاء ہے کہ بیع فسخ کر دیں۔

(مادہ ۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا ادا کا قائم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۳۰۳) اجازت قولی یہم ہے کہ ایسے لفظ رتیں جو رضامندی اور بیع کے لازم ہوئے پر دلالت کریں مثلاً کہے کہ میں راضی ہوا ہوں میں نے بیع حایز کی۔ اور فسخ قولی یہم ہے کہ وہ لفظ کہی جو رضامندی پر دلالت کریں مثلاً میں نے بیع مسح کی یا بیع ترک کی۔

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے اور فسخ فعلی وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو فسخ و عدم رضایہ دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہے وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک میں کرتے ہیں کہ بیع کے لئے پیش کرے یا اگر دکرے یا اگر اب و پورے تو اس سے بیع حایز اور لازم ہوگی اور اگر بائع صاحب خیار بیع میں مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہوگی رضامندی صاحب خیار بیع واپس دیکر اپنا ر قیمت واپس مانگ لے تو یہ بیع رد دلالت کرتا ہے اور یا بائع صاحب خیار رتیں کا ایسے قرض خواہ کو مشتری روحالہ کر دے تو یہ فعل جو از بیع ہے۔

(مادہ ۳۰۵) باوجود کر رہا لے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ حواز بیع تو بیع حایز اور لازم ہوگی۔

(مادہ ۳۰۶) یہم حیار شرط میراث نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بائع صاحب خیار

دست حار میں مرگیا تو مشتری مالک ہو جائے گا بیچ کے دارنوں کو کچھ حق ہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو بیچ اس کی ملک ہوگی اور اس کے وارثوں کو کچھ حق ہوگا

(مادہ ۵-۳۰) اگر دو کو اختیار ہے اور کسی ایک نے بیچ کر دیا تو بیچ ہوگی اور اگر ایک نے بیچ حار کر لی تو اسی کا اختیار عام رہا اور دوسرے کا اختیار مدت جیسا تک مافی رہے گا۔

(مادہ ۵-۳۸) اگر ایک نے اپنے لئے بیچ کر دیا ہے تو بیچ بیچ کی ملک سے خارج ہوگی اور اسی کی ملک ہے۔ اب اگر مشتری نے قبضہ کر لیا اور اس کے پاس تلف ہو گئی تو جو من کہ اس میں ٹھہرا ہوا ہوگا ملک وہ قیمت دیگا جو اس کی قیمت اس دن بازار میں اچھی کہ حدن مشتری نے اس پر قبضہ کیا تھا۔

(مادہ ۵-۳۰۹) مشتری اگر اپنے لئے بیچ کر دیا ہے تو بیچ بیچ کی ملک سے نکلی اب اگر مشتری قائل ہو گیا اور تلف ہو گئی تو مشتری نہیں دیگا خواہ بیچ نہ کیا تھا۔

فصل دوم بیار وصف کے بیان میں۔

(مادہ ۵-۱۰) اگر ایک مال میں ایسا وصف مرقوب بیان کیا گیا کہ باعث محبت اور حریذاری کا ہوا۔ اب اگر بیچ میں وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیچ فسخ کرے یا کل نہیں کرے جو ٹھہرا ہے لیلیوے اور اس کو بیار وصف کہتے ہیں۔ مثلاً گائے اس شرط پر لی کہ وہ دودھ دیتی ہے اور یہ بیار معلوم ہوا کہ وہ دودھ والی نہیں ہے مارات کے وقت لیکنہ بیجا کہ یہ سبب زلک کے اور وہ زرد نکلا تو ان دونوں صورت میں مشتری کو اختیار ہے۔

(مادہ ۵-۱۱) بیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب بیار وصف مرگیا تو اس کے وارث کو بھی بیار ہے۔

(مادہ ۵-۱۲) مشتری صاحب بیار وصف اگر بیچ میں مالکانہ تصرف کرے تو اس کا بیار باطل ہو گیا۔

فصل سوم بیار نقد کے بیان میں

(مادہ ۳۱۳) اگر بیہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زرخش دینگے تو صحیح ہے اور اسکو جابر بعد کہتے ہیں۔

(مادہ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زرخش ادا ہوگا تو بیع فاسد ہوگی۔

(مادہ ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت میں مدت کو ادا نہ کر گیا۔ تو بیع

باطل ہوگی۔
فصل چہارم جابر تعین کے سبب میں۔

(مادہ ۳۱۶) جب بہت چیزوں کی قیمت حد یاں ہوئی اور بیہ شرط ہوئی کہ مشتری ان میں سے جو چیر جائے لیوے یا مانج جو چیر جائے دوے تو صحیح ہے اور اسکو جابر تعین کہتے ہیں۔

(مادہ ۳۱۷) جابر تعین میں تعین لازم ہے۔
(مادہ ۳۱۸) جابر تعین والے کو لازم ہے کہ جو ضرورت متعین کے انقضاء پر لینا ہے متعین کر لے۔

(مادہ ۳۱۹) جابر تعین بھی میراث ہوتا ہے یعنی جسے مشتری متعین والے پر انقضاء مدت کے بعد چر کیا جاتا ہے کہ ان اشیاء میں سے ایک شے متعین کر کے اسکی قیمت ادا کرے جو اس کے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اس مدت میں مشتری مر گیا تو اسکو وارث چر ہوگا کہ اسی مدت میں ایک چیر متعین کر کے اسکی قیمت ادا کر دے۔
فصل پنجم جابر الروتہ کے بیان میں۔

(مادہ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خریدے تو اسکو اختیار ہے کہ جب دیکھے ماسے بیع منسوخ کرے یا قبول کرے اور اسکو جابر رویتہ کہتے ہیں۔
(مادہ ۳۲۱) جابر رویتہ میراث نہیں ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مر گیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اس اختیار نہیں رہا۔

(مادہ ۳۲۲) بائع کو جابر رویتہ نہیں ہے اگر ایسا مال مورد وثقے دیکھے یا تو اسکو اختیار نہیں ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع منسوخ کر سکے۔
(مادہ ۳۲۳) اس بحث میں اثنائی دیکھ لینا اور واقع ہونا کافی،

کہ مقصود اصلی معلوم ہو جاوے مثل صرف نقش اور نگار کا جو کسی کیڑہ وغیرہ پر لگائے سو ہے بین دیکھ لیا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہ صرف دل ہی کا دیکھنا کافی ہوتا ہے مثلاً جارم وغیرہ پر نقش اور اداسکا دلدار جو نادیکھا جاتا ہے اور جو بکری بچہ خستہ کے لئے لیجانی سے اداسکی نہیں دیکھی جانتے ہیں اور جو بکری کو گوت کہاٹے کے لئے لیجانی ہے اداسکی کر اور جو ٹرٹشول لیتے ہیں اور کہاٹے اور بیسے کے تیز بن جگہ لیتے ہیں۔ یہہر مانتیں اگر منتری نے کر لیں تو ریت تمام ہو گئی اور بیس مسعد کامل ہو گئی اب منتریکو کچھ اختیار نہیں رہا۔

(مادہ ۲۴۵) جس چیزوں میں لمبہ کے دیکھنے کا دستور ہے اور میں نمونہ دیکھنا کافی ہے۔

(مادہ ۲۴۵) اگر نمونہ کے خلاف سکے تو منتریکو اختیار ہے کہ چاہی لیوے جاے پھر دیوے جسے گیسون اور گپی اور تیل اور وہ جس کے ایک ہی وضع برساتے جاتے ہیں مثلاً شطربھی اور بات وغیرہ اگر نمونہ سے کم سکے تو منتریکو اختیار ہے کہ جاے لیوے یا نہ لیوے۔

(مادہ ۲۴۶-۵) حویلی اور گہر وغیرہ زمین کے لیے میں ہر ہر کو ٹھہریگا دیکھا فرد ہے یہ جہاں ایک ہی طور پر گہر ناسے جاتے ہوں تو فقط ایک ہی کو ٹھہری گا دیکھنا کافی ہوگا۔

(مادہ ۲۴۷) بہت مختلف جیس جو ایک ہی صفحہ میں بیچنے کی ہیں ہر ایک کا دیکھا فرد ہے

(مادہ ۲۴۸-۵) مختلف اور متفاوت استبار حوصل لیں اور کچھ دیکھیں اور کچھ نہ دیکھیں ہر انکو بھی دیکھا تو اب منتریکو اختیار ہے کہ سب لیوے یا سب واس کر دے یہہر نہیں ہو سکتا ہے کہ چنگو دیکھا تھا وہ تو لیوے اور چنگو بیٹے نہ دیکھا اب پھر دے۔

(مادہ ۲۴۹-۵) آندے کے بھی خرید و فروخت صحیح ہے مگر جب کوئی چیز اس طرح خریدے کہ اسکا نصف معلوم نہ ہو کہ مثلاً ایک حویلی

خریدے اور اسکا حال اوسکے روبرو بیان نہوا پھر جب بیان ہوا تو
اوسکو اختیار ہے کہ لیوے یا نہ لیوے۔
(مادہ ۳۰۵-۳۰۴) اندے کے روبرو کسی چیز کا سبب حال بیان نہوا
اوسکے خرید لی اوسکو اختیار نہیں رہا۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۳) اندے نے کھٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سو گھنے
کی چیز سو گھلی اور چکنے کی چیز چکھ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہے۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکھی اور نہ خریدی ہر حدت
کے خریدی تو صحیح خریدی کہ پہلے سو کچھ متعیر ہو گئی ہے تو اوسکو اختیار ہے۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۱) کہ گئیں بالتر اور گئیں بالقض کا دیکھ لینا ہو کل کا دیکھ لینا ہے۔
(مادہ ۳۰۵-۳۰۰) جس شخص کو مشتری نے بھیجا کہ باج سے بیع مانگ لاوے
اوسکو رسول کہتے ہیں اوسکا دیکھ لینا کافی نہوگا۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۵) مشتری نے جو شے دیکھے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف
کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہیں رہا۔

فصل ششم خیاری عیب کے بیان میں۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۶) آج مطلق کا کہ اوسمین یہ ذکر نہوا ہو کہ بیع عیب سے پاک ہے
یا عیب دار ہے اور بافحج و سالم ہے یہ حکم ہے کہ بیع سالم اور بے عیب ہو۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۷) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری
کو اختیار ہے کہ بھردے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہ نہوگا کہ اس عیب کے عوض
کچھ قیمت کم کر دے اوسکو خیاری عیب کہتے ہیں۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۸) جس چیز سے ماحروین اور پر رکنے اور جانچنے والوں کے نزدیک
قیمت گھٹ جاتی ہے اوسکو عیب کہتے ہیں۔

(مادہ ۳۰۵-۳۰۹) جو عیب بیع میں کہ باج کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے۔

(مادہ ۳۰۵-۳۱۰) جو عیب کہ بیع میں قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا
وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۰۵-۳۱۱) باج سے ذکر کر دیا کہ بیع میں اسلئے عیب نہیں اور مشتری

- دو داسکی خرید لیا تو مشر کو اس اختیار نہیں رہا۔
(مادہ ۳۲-۳۳) اگر بائع نے بہرہ لیکر بیجا کہتے عیب سے معین طاهر ہون میں
اوس سے سری ہون تو اس مشتر کو اختیار نہیں رہا۔

(مادہ ۳۳-۳۴) اگر مشتری نے بچھ عیب قبول کر لیا تو بہرہ دہ کا دعویٰ حیار
عیب کا مافیہ نہ ہوگا مثلاً اوسنے کہوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پھلی توئی ہوئی ہے اور لنگڑا
بھی ہے اور اور بھی عیب ہیں تو اس کو صلاحیت ناس کی نہیں رہی۔
(مادہ ۳۴-۳۵) مشتر کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوئی اور اسے مع
میں تعریف مالکا کیا مثلاً بیج کے لئے بیش آیا تو بہرہ دہا بالعیب ہے اس
کو اختیار عیب رہا۔

(مادہ ۳۵-۳۶) اگر مشتری کے پاس معین عیب پیدا ہوا اور اس معین میں
عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد نہ کر سکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب جو نقصان
قیمت میں آتا ہے اسے ادا کرنا پڑے گا۔ مثلاً مشتری نے تھان لیکر چادر دیر
ان اس جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بائع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(۳۶-۳۷) نقصان قیمت حاجے اور اس کے والوں کے کہنے سے معلوم
ہوتا ہے جو بے صلح اور بے غرض ہوں پہلے اوس سے اگوا ما عا دے کہ یہ تھان
اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تھا اور اب جو بہ عیب قدیم سے تو کیا قیمت کا ہے
اس دونوں کے تفاوت میں جو نسبت ہو اس جانتے اصل میں مشتر کو بائع
و اس دلو ایٹیکے مثلاً ایک تھان مشری نے ساتھ قرش کو لیا اور کڑوا یا اور یہ معلوم ہوا
کہ اوس میں عیب قدیم بھی تھا اب آگنے والوں نے کہا کہ اصل تھان ساتھ قرش تھا اور اس عیب
قدیم کے سبب بیٹا لیس قرش کا ہے تو مشتری ہندہ قرش بائع سے لے لیگا اور اگر اونیوں نے
اصل تھان اسی قرش کا اور عیب قدیم سے ساتھ کا تھا یا ان دونوں میں قرش کا فرق
ہے حواسی قرش کا ہے تو اس ساتھ قرش زر میں ہے ایک معین یعنی ہندہ قرش مشتری
بائع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تھان کی قیمت بچا اس قرش اور عیب دار کی قیمت
پالیس قرش بلاے اور فرق دونوں میں دس قرش ہے جو بچا اس قرش کا مانچوان ہے
پس مشتری مانچوان حصہ بارہ قرش بائع سے لیگا۔

(مادہ ۳۴۵) بیچ میں ایک عیب مشتری کے یہاں پیدا ہوا تو مایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کے یہاں ہوا تھا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہے کہ بائع کو عیب قدیم واپس دیوے مثلاً گھوڑہ جو بیمار ہوا تھا اچھا ہو گیا۔
(مادہ ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کے یہاں عیب پیدا ہوا مایع راضی ہو گیا کہ مجھ کو عیب قدیم اور عیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار دیدیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تھا اور اس کے یہاں بھی عیب پیدا ہوا عرف مالکانہ کیا مثلاً بیچنے والا ڈاب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ ایسے ایس عرف سے بائع کو واپس لینے سے روک دیا کہ مایع یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اپنا کپڑا کترا ہوا لے سکتا تھا مجھے کیون عیب یا اب نقصان میں کیون و دن۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ کوئی اور امر مانع نہ ہو کہ بائع نہ لے سکے۔

(مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی ضرر مادہ کر دی مثلاً کپڑہ سلوا لیا یا تلو لیا یا رہن میں درخت لگوائے تو عیب قدیم واپس نہ کر سکیگا۔

(مادہ ۳۵۰) ایس اس بنا رہا اگر بائع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہو گیا اور چاہا کہ قیص جو مشتری نے سلوا یا ہے یا تلو لیا ہے مشتری سے لے لیں تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا۔ پس اگر مشتری بے سجدہ الا تو لیا یا مادہ ۳۴۹ بائع واپس تو نہ لے سکیگا بلکہ لاچار نقصان قیمت مشتری کو دے گا۔

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صنف میں خریدے اور ابھی قبضہ نہ کیا کہ بعض میں عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل عوض کل متن ہوئے یا کل واپس کرے یہ ہوگا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب جو عوض اس کی قیمت کے ہونے اور اگر قبضہ کر چکا تھا کہ بعض میں عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اس کی قیمت کے لے سکیگا یہ یہ جب جائز ہے کہ عیب دار کو جہاں کہنے میں ضرر نہ ہو۔ اور لے رہا مندی بائع کے حسب بیچ واپس نہ کر سکیگا۔ مثلاً دو ٹوئیاں چالیس قرشیں کو لین قبضہ سے پہلے ایک میں عیب نکلا تو دو تو واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اس کی قیمت پر لے گا اور دو تو بے مرضی بائع کے واپس نہ لے گا اور اگر جہاں جہاں

کرلے میں ضرر ہوتا ہے مثلاً حوڑا حوڑے کا تو اب حوڑا داپس کر کے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ ۵۳-۵۴) ایک جنس میں سے کچھ خرید اور قبضہ کیا مثلاً ٹیکسٹ میں سے یا موزونات میں سے اور ادھیں سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور کچھ بے عیب تو اجبار ہے کہ سب لیوے یا سب واپس کرے۔

(مادہ ۵۳-۵۴) اگر کیہوں اور جو وغیرہ غلہ میں سی ٹی ہوئی یا اگر ٹیٹری حادث کے موافق سے توجیح ہو جے اور اتنی بہت سے کہ لوگوں کے نزدیک عیب گنا مانا ہے تو مشتری کو اختیار ہے لیوے یا واپس کرے۔

(مادہ ۵۴-۵۵) انڈے اور آخر و شراد جوائے ماسہ میں اگر ادھیں کچھ خراب نکلے مگر اتنی حادث میں بہت سے کہ جائیں مثلاً ایک سو میں دو تین انڈے خراب ہیں تو معاف ہونگے۔ اور اگر بہت ہوں مثلاً ایک سو میں دس تو مشتری سب واپس دیکر ایسی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ ۵۵-۵۶) اگر بیج سب ایسی نکلی کہ ادھیں سے کچھ انفعاع نہیں ہو سکتا ہے تو بیج مائل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اگر وہ اور ادھیں سب خراب نکلی کہ اون سے نفع کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

فصل بیفتم غبن اور دھوکا دیسے کا بیان۔
(مادہ ۵۶-۵۷) اگر غبن فاحش ہو ورنہ دھوکا نہ دے تو مشتری جبکہ حسن ہوا ہے بیج فسخ کرے گا مگر جب کہ مال یتیم ہو دے تو بیج فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے۔

(مادہ ۵۷-۵۸) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دھوکا دیا تو جن پر کہ غبن پڑا بیج فسخ کر سکتا ہے۔

(مادہ ۵۸-۵۹) اگر مشتری غبن اور دھوکے میں آیا اور مر گیا تو ادھیں داریت دعوے غبن نہ کر لیگا کہ یہہ دعوے دھوکا دہی میراث نہیں ہوتا ہے۔

(مادہ ۵۹-۶۰) مشتری کو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دھوکا ہوا پرا دھیں تعریف مالکا نہ کیا تو اسکا اختیار اور حق دعویٰ ساقط ہو گیا۔

رہا وہ - (۳۵۹) مشتری کو علم ہوا کہ جس فاحش اور دھوکا ہوا راہ سے نقص مال کا نہ کیا تو اس کا اختیار اور حق دعویٰ ساقط ہو گیا۔

رہا وہ - (۳۶۰) اگر بیع جس میں جس اور دھوکا ہوا ہلاک ہو گئی ماز میں بر مشتری نے گہر بنالیا تو اب بیع فسخ نہیں کر سکتا ہے۔

باب سالتوان بیع کے اقسام اور اس کے احکام کا بیان - اور بیع چھ فصل

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان -
رہا وہ - (۳۶۱) بیع کے منعقد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ رکس بیع اس سے صاف ہو جائے اور بیع عقل مند اور تیردار ہو یا اس کے طرف سے کرے جو قائل اس کے علم کے ہو۔

رہا وہ - (۳۶۲) جس بیع کے رکس میں حلال ہو مطلق ہے جیسا بیع مجنون کی۔
رہا وہ - (۳۶۳) جو بیع کے حکم بیع اور سیر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ باع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بھی ہو۔ پس جو بیع کے معدوم ہو یا اس کے دیسے بر قدرت ہو۔ یا وہ مال قیمتی نہ ہو تو بیع باطل ہوگی۔

رہا وہ - (۳۶۴) باعتبار انعقاد و معدوم بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہیں کہ بیع مسترد نہیں ہو سکتی ہے مثلاً بیع معلوم نہیں کہ مچھول ہے یا بیع کے کہا کہ میں نے ایک گھوڑا بے نقیب بچا۔ یا قبضہ میں حلال ہو مثلاً بدمیاں ہو کہ روپیہ حالی ہے یا جلنی مطلق روپیہ کا نام لیا اس صورت میں بیع حاسد ہوگی۔

رہا وہ - (۳۶۵) بیع کے جاری ہونے کی یہ شرط ہے کہ باع بیع کا مالک ہو یا مالک کا دیکھ ہو۔ یا اس کا ولی ہو یا دھبی ہو۔ اور بیع میں حق غیر بھی نہ ہو۔
رہا وہ - (۳۶۶) اگر مشتری کا بیع حاسد میں قبضہ ہو جائے تو بیع جائز ہوگی اور مشتری بیع میں اس وقت تصرف کر سکتا ہے۔

رہا وہ - (۳۶۷) جب بیع میں کوئی اختیار یا باج دے تو بیع لازم ہوگی۔
رہا وہ - (۳۶۸) جس بیع میں کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی احازت پر موقوف رہتی ہے۔

فصل دوم بیچ کے قسموں کے احکام کے بیان میں۔
 (مادہ ۳۶۹) بیچ منعقد کا یہ حکم ہے کہ مشتری بیچ کا مالک و مایع شمس کا مالک ہو جائے۔

(مادہ ۳۷۰) بیچ مطلق سے کسی حکم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے اگر مشتری نے مایع کی اجازت سے قبضہ کیا بیچ مشتری کے قبضہ میں امانت رہیگی اگر سلفہ نقدی ہلاک ہو گئی تو مشتری قصاں ندیگا۔
 (مادہ ۳۷۱) بیچ فاسد میں بعد قبضہ کے اگر مایع نے اجازت دی مشتری مالک ہو جائیگا۔ اگر بیچ مشتری کے پاس ہلاک ہو گئی تو دوسری قصاں ایڈیگا۔ بیچے اگر بیچ مطلق سے نوادس بر مثل کا دیا ملازم ہو گیا۔ اگر قبضہ ہے نوادس ونگی قیمت دیگا کہ حدن قبضہ کیا تھا۔

(مادہ ۳۷۲) بیچ فاسد کا فسخ کرنا و نود کو حایر ہے۔ مگر جب مشتری قبضہ میں ہلاک ہو گئی یا مشتری نے دوسرے کے یا تہجدی یا کسی کو بیچہ مشتری کے ایسا کچھ مال بڑا دیا۔ مثلاً جو بی کی تعمیر کی یا زمین میں درخت لگای یا ایسا قریب کیا کہ بیچ کا نام بدل گیا۔ مثلاً گھون کو بیکر آٹا کر دیا تو اب حق بیچ مطلق ہو گیا۔
 (مادہ ۳۷۳) یہ بیچ فاسد جب فسخ ہو جائے۔ اور مایع شمس لیچا تھا تو مشتری جب تک کہ ایسا شمس واپس لے کر بیچ روک رکھیگا۔
 (مادہ ۳۷۴) بیچ نافذ فوراً حکم کی مفید ہے۔

(مادہ ۳۷۵) جب بیچ لازم نافذ منعقد ہووے تو کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس سے بھر جائے۔

(مادہ ۳۷۶) جب بیچ غیر لازم واقع ہوئی تو جب کو جاری و سب کو حق فسخ ہے (مادہ ۳۷۷) بیچ موقوفہ میں جب اجازت ہو جائے تو حکم بیچ کی مفید ہوگی (مادہ ۳۷۸) بیچ فضولی میں جب مالک نے یا اؤسکے وکیل یا اؤسکے دھمی نے یا دلی نے اجازت دی تو بیچ منعقد ورنہ بیچ فسخ ہوگی۔ اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ مایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور بیچ سب موجود و قائم ہوں۔ اگر ایک بھی ان میں سے ہلاک ہو گیا تو اجازت

صحیح ہوگی۔

(ماوہ ۹۷۳) بیع معا فیض میں دو چیزیں بیع تصور کی جاتی ہیں کہ اول میں بیع کی شرائط کا اعتبار ہوگا۔ اگر تسلیم میں سراح واقع ہو تو باج مشتری کو دوسری باج کو معامال ادا کریں۔

فصل سوم بیع مسلم کا بیان۔

(ماوہ ۸۰۳) اس بیع کے بیع مسلم بھی ايجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے بیسے مشتری باج کو کئے کہ میں نے ایک ہزار قرش تحکیم سلم (پیشگی دئے کہ ایک سو تین گھون دیکھا۔ اور اوسے قبول کر لیا۔ بیع مسلم منعقد ہوگی۔

(ماوہ ۸۱۳) بیع مسلم ان اشیاء میں منعقد ہوتی ہے جو مقدار اور وقت سے متعین ہو سکیں مثلاً حید (گہرا) ہوا اور جنس پے (کھوٹا) ہوا۔

(ماوہ ۸۲۳) کیلاٹ اور موزونات اور گنسے مایہ کی جردن کیے کیل اور درں اور گنسے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(ماوہ ۸۳۳) عدویات مثلاً رہہ کی مقدار چیمہ گنسے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور درں سے بھی۔

(ماوہ ۸۴۳) اور عدد بات مثل کچی ایٹ کے اور پکی ایٹ کے اور سکی معیار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہئے۔

(ماوہ ۸۵۳) شطری اور جادم اور ہر سب گنسے مایہ کے چیز میں اس کے واسطے طول اور عرض اور دلی اور پید کہ کن چیز سے پہنچے جاویں اور کہاں پہنچے بیان ہونا ضروری ہے۔

(ماوہ ۸۶۳) بیع مسلم کی محنت کے لیے جس کا بیان ہونا شرط ہے مثلاً گھوں یا حادل یا کھورہ اور اس کی نوعیت کی شرط مثلاً بارسنس کا پانی دیا گیا ہو کہ حکم ہمارے عرف میں معلوم ہے یا ہیر اور جنسہ وغیرہ کا پانی دیا گیا ہو کہ مسکو سے گئے ہیں اور بیاں وقت بھی شرط ہے مثلاً حید ہوں یا جنس یا اور مقدار محبت کی اور مع کی معلوم ہو۔ اور یہ کہ کب اور کس جگہ پہنچا دئے بیان ہونا ضروری ہے۔

رہا وہ ۸۷۳۸ درسم کے بانی رستنہ کی بہ سطرہ کی مجلس بعد میں قیمت ادا کر دی جاوے۔ اگر لے ادا سے قیمت دونوں نے رعاست کی تو یہ تسلیم ہوگی۔

فصل چہارم استصناع کے بیان میں
(مادہ ۸۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حردہ دے لے کو کہا کہ فلان چیز اتنے فرس کے عوض بنادی اور اسے قبول کر لیا تو یہ بیع استصناع معتقد ہوگی۔ مثلاً مشری نے ایسا مالون مونی کو دیکھا یا اور کہا کہ جوڑا جو بیجا سختی اسے فرس کو ندادے۔ اور مونی نے قبول کر لیا یا بڑھی سے یہ کہا کہ جھکو ایک ڈونگا باکستی سادے اور ادا کیا طول اور عرض اور سب وصف بیاں کر دیا اور طائی نے بھی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع معتقد ہوگی۔ یا کار خانہ دے کر کہا کہ اتنی مدد قس سادہ کہ ہر یک کی قیمت اسی فرس ہوگی۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف ساں کر دے کار خانہ والے نے قبول کر لیا بیع استصناع ہوگی۔

(مادہ ۸۹۵) جن چیزوں میں کہ استصناع جاری ہے اور میں استصناع صحیح ہوگا جس میں کہ استصناع جاری نہیں ہے اور مدت بھی بیاں ہوئی تو یہ بیع تسلیم ہوگی اور سب شرطوں کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت بھی ساں نہ ہو تو یہ بیع استصناع تصور ہوگی۔

(مادہ ۹۰۵) بیع استصناع میں اسی نوعیت کی مواہی مصوع کا وصف اور تعریف کر دیا۔
(مادہ ۹۱۵) استصناع میں وقت تحقذ کے فوراً قیمت دیا ضرور نہیں ہے۔

(مادہ ۹۲۲) بیع استصناع معتقد ہوگی تو ہر کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اوس سے ہر حالے۔ یہ مصلحت اگر موافق اور لائق صاف کے ہو جو بیاں ہوئے سے مصنع کو اختیار ہے کہ جیسے کے یا نہ لے۔

فصل ختم بیع میں کے احکام
(مادہ ۹۳۲) ایک شخص نے اپنے مہم میں کچھ مال ایک دانت کے ہاتھ دیا تو یہ بیع دانت کی اجازت برقوق ہوئی گی۔ اس کے رے کے بعد بیع اگر تجارت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں۔

دما دہ ۳۹۴) مریض نے اپنے مرض موت میں کسی اجنبی کے ہاتھ کوئی چیز منسلک سے
 عرصہ بھی تو یہ بیع صحیح ہے۔ (تین منسلک یعنی اسیر جیسی چیز کے قیمت استیفاء ہو سکتی ہے)
 اور اگر منسلک سے کم پر بیع اور بیع مشتری کو دیدی تو یہ مجاہبات ہے اس میں قلت مال کا
 اعتبار ہوگا اگر قلت مال سے ادنیٰ قیمت بردی ہو جائے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم
 ہوگا کہ قصداً قص ہے پورا کر دے اور دانقوں کو دے اگر اس نے پورا کر دیا تو بیع لازم ہوگی
 مدت وار بیع صحیح کر دیں گے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک جویں کا مالک ہے جو ڈیڑھ سیرا قریش کی ہے
 اس نے اپنے مرض موت میں ایک اجنبی کے ہاتھ جو دارت میں سہ ایک ہزار کو بیچ دی اور
 اس کو فضی بھی دیدیا اور مر گیا۔ اور اس جویں کی اصل مالیت کا ثلث یعنی باسو قریش مانے
 ہے تو یہ بیع صحیح ہے دارت صحیح ہیں کہ سکتے۔ اور اگر مریض نے باسو قریش کر بیچے کہ یہ مجاہبات
 نصف سے تو دارتوں کو یہ اختیار ہے کہ مشتری سے باسو قریش جو اس کے مورت لے مجاہبات
 دے طلب کر لیں اگر اس نے دے دیے قیمت کا ترک ہے دارت کو اس بیع میں جو مجاہبات دارت
 اس نے دی تو دارت بیع صحیح کر بیچے اور جویں واپس لینے رحامات قیمت سے کم کو بیچا ہے
 دما دہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں اسی مال منسلک سے کم کو بیچا۔ اور قصداً
 مر گیا کہ اس کا سب ترک قریش میں گہرا ہوا ہے ذب فرض جواہ مشتری سے منسلک پورا کرانے اور
 ترک داخل کر بیچے اگر مشتری نے منسلک پورا نہ کیا تو بیع صحیح کر بیچے۔

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان میں

دما دہ ۳۹۶) جیسا کہ بائع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی بیع واپس لے لیتے ہی مشتری
 بھی بیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔
 دما دہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بائع مشتری کو جائز نہیں ہے کہ بیع دوسرے کے ہاتھ بیع
 دما دہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بائع مشتری اگر یہ شرط کر لیں کہ بیع کے بیع میں سے کسی قدر
 بائع بھی لیتا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دھون اسیر راضی ہو گئے کہ انکو دکان بیع دووں کو قصداً نصف
 سے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کر لازم ہوگا۔
 دما دہ ۳۹۹) بیع بالوفا میں قیمت مال کی ادنیٰ ہی ہے کہ قصداً مشتری کا فرض بائع پر ہے

اور ستری کے پاس جمع ہو گیا تو ستری کا فرض بھی ساقط ہو گیا۔
 (مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم چنے اور شدہ میں ستری کا زیادہ اور جمع ستری کے پاس جمع
 ہو گیا تو مقدار قیمت کے فرض مابین کے دہ سے ساقط ہو گیا ستری ایسا مافی فرض مابین سے لے لیا
 (مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زیادہ ہے اور ستری کا فرض کم اور ستری کے پاس جمع مابین سے تلف
 ہو گیا تو ختم فرض ہے قیمت میں سے ساقط ہو گیا مافی قیمت ستری مابین کو دے گا اگر ستری
 نقدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھ نہ دے گا۔

(مادہ ۴۰۲) اگر مابین یا ستری مہاجروں تو اسکے وارث بھی کر سکتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۳) حائلک سے مالوہ یا ستری اس فرض پرانہ لے لیسے اور فرض حواہ
 مابین اپنے شدہ میں بھی نہیں روک سکتے ہیں۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان میں اور اس میں ایک مقدمہ اور اثبات

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہ میں جو اجارہ سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی میں سمجھتے ہیں کہ بدلے جو حاصل ہو سکتا ہو
 کے گھر میں جو رہے گا فائدہ حاصل کیا اور اس کے بدلے جو دیا ہو گا اجارہ کوئی چیز کرانہ
 دینے کو کہتے ہیں اور سبب کار کوئی چیز کرانے کو کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت میں اجرت کہتے ہیں اور کسی اجارہ کے معنی میں استعمال
 کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ کسی چیز کی سمجھت کو موصوفین۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ جیاد شرط اور خیار عیسا و خیار رویت سے خالی ہو لازم
 ہو جانا ہے اسکے فتح کرنے کا بدلہ عذر کیسے اختیار نہیں ہے۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ معجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مصادیق میں وقت عقد سے اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ وقت
 آئندہ ہے کہ ایسے معجزہ کیا گیا مثلاً یہ جو علی اسے روپیہ کو اتنی مدت کے واسطے کرایہ کی تو
 عروج باہ آئندہ سے اس میں کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجروہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اور اس کو موجود بھی کہتے

میں (حیسم پر کسر در) (مادہ ۱۰۵) نسبتاً حودہ تخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لے کر استعمال کرے۔
 (مادہ ۱۱۵) جو چیز کرایہ سے دیکھا دے اس کو ماحود کہتے ہیں۔ اور ماحود اور مستاجر
 تخص حیسم ہی کہتے ہیں۔
 (مادہ ۱۲۵) مستاجر وہ جو کسی کو اپنے دین کو اپنی ابا کا کام کو یہ متلا کثیر
 صدی کو دینے کے لئے دیا اور اس سبب بے والیکو کہیں لکھنے کے لئے دیا۔
 (مادہ ۱۳۵) اجیر وہ شخص ہے جو عبادت پر کام کرے۔
 (مادہ ۱۴۵) اجرت یا اجرت اس لئے کہ آگے والے اور چاہئے والے بے طبع اور بے
 کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کر دیں۔
 (مادہ ۱۵۵) اجرت یا اجرت جو وقت عقد آئیں میں مستاجر کر لیا ہو۔
 (مادہ ۱۶۵) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ تیلی ہے یا اس کی قیمت دیکھا دے
 اگر وقت ہی ہے اور گھٹان کہتے ہیں۔
 (مادہ ۱۷۵) مصلحتاً مستعلا یا فائدہ لینے کے لئے جو چیز سائی گئی ہو، جو چیز کرایہ دے
 کے لئے مقرر کی گئی ہے مثلاً سرائی اور جوبلی اور حمام اور دکان کرایہ کے لئے خریدی گئے
 ہوں یا سائے گئے ہوں اور چیزیں مثلاً کرسیاں اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس
 کرایہ پر ملا نا اس بات کی دلیل ہے کہ جو چیزیں کرایہ کی ہیں اور اب بے واسطے کوئی سستے
 سائی اور غیر لوگوں کو اسلی دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے سائی گئی ہے تو وہ مصلحتاً
 ہوگی۔
 (مادہ ۱۸۵) جو شخص آٹا کو نوکر رکھے اور ایکو مستر مع کہتے ہیں۔
 (مادہ ۱۹۵) آپس میں منہجت تقیم کر لینے کو عیال بات کہتے ہیں مثلاً ایک جوبلی میں ہر
 ستر ایک ایک سال رہا کرے

چھلا باب ضوابط عامہ کے بیان میں

(مادہ ۲۰۵) احارہ میں معقودہ علیہ منفعیت ہے و معقودہ علیہ جبر عقد ہو

(۴۲۱۵۶) باعتبار عقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول کہ جس میں فقط غیر دون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور بہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیوں کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا۔

قسم دوم وہ اجارہ کہ جس میں کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہیں وہ ماجر اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگاروں کا اور کام کرنے والوں کا اور حرفہ اور پیشہ والوں کا نوکر کہنا جیسا در فوی سے کپڑا سلوانا استعناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے۔

(۴۲۲۵۶) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم ماجر اور دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کر سکتا ہے۔ مثلاً بلا اوٹھانے والے یا درزی یا دلال اور زنگیز اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ کی کشتی والے یہ سب اجیر مشترک ہیں کہ ایک شخص کے بہانہ مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر شخص کا کام کر سکتے ہیں اگر یہ اجیر مشترک عقد کو لے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کار کیا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص تصور ہوگا اور ایسا ہی محل اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جاتے ہیں جب یہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھائے اور کسی کو کرسیاں نہ دے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی میں نہ بٹھائے۔

(۴۲۳۵۶) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھ سکتا ہے بہت آدمی بھی اسکو نوکر رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً ایک گاؤں کے سب لوگوں نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارا جانور چرا کرے تو وہ دن سب کا اجیر خاص ہے اور اگر انہوں نے یہ اجازت دی کہ اور لوگوں کے بھی جانور چرا کرے تو اس صورت میں اجیر مشترک ہو جائیگا۔ (۴۲۴۵۶) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نہ کر دے مستحق اجرت نہ ہوگا۔

(۴۲۵۵۶) اجیر خاص اپنی اجرت کا ادھوقت مستحق ہوتا ہے کہ اس وقت تک کہ مقرر ہوا ہے یا کہ جو کہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہیں ہے مگر اسکو وہ سب سے کہ اس مدت میں جو کام کہ پیش آوے گا اسے بالاسے اگوا اس مدت میں کام نہ کر لیا تو مستحق اجرت کا ہوگا۔

(۴۲۶۵۶) جو شخص کہ بعد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی خدمت کرے تو وہ وہی

کام کر گیا وہ کار کیا جو مفرت اور تکلیف میں اوس کے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہ کہ اوس سے مشقت میں زاید ہو مثلاً لو ہمارے ایک دوکان لی تو وہ ہی کام کر گیا جو اوس کے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لو ہمارے کام اوس میں نہ کر سکیگا کہ اوس سے زیادہ مفرت ہوگی۔

(مادہ ۳۷-۳۸) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھہر لینا اور مقرر کر لینا ضروری ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا کیا وہ دوسرے کو سوار نہیں کر دے سکیگا (مادہ ۳۸-۳۹) اگر استعمال ہر شخص کے کوئی چیز خراب نہ ہوے تو اوس میں ضرور کرنا لغوی مثلاً گھوڑے خواہ مستاجر خودری یا غیر کو رکھے۔

(مادہ ۴۰-۴۱) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دے سکتا ہے خواہ وہ حصہ قابل قیمت ہو یا نہ ہو مگر اجنبی کو نہیں دے سکتا ہے اور رہایات کی صورت میں اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۴۲-۴۳) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہو تو اجارہ میں خلل نہ آوے گا مثلاً ایک شخص نے اپنی جوہلی کرایہ سے دی اور نصف کا متفق کوئی اور پیدا ہو تو نصف ثانی میں اجارہ باقی رہے گا۔

(مادہ ۴۴-۴۵) دو شخص جو ایک چیز میں شریک ہوں کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہیں (مادہ ۴۶-۴۷) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دے سکتا ہے ان میں سے اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کر دے تو اوس سے دوسرے کرایہ نہ لیا جائیگا جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو سائل کہ اجرت سے خلق ہیں۔ اس میں جہاں فضل ہیں اول رکن اجارہ کے سائل (مادہ ۴۸-۴۹) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے (مادہ ۵۰-۵۱) جو الفاظ کہ اجارہ میں استعمال کئے جاتے ہیں وہ ایجاب و قبول ہیں مثلاً میں نے اجارہ دے دیا۔ اور میں نے اجارہ لیا۔ اور میں نے قبول کیا۔

(مادہ ۵۲-۵۳) جیسی بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہے ویسی ہی اجارہ بھی اور

صیغہ مستقبل سی اجارہ منعقد نہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ میں اجارہ دوں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اس نے کہا کہ میں نے دیا ان صورتوں میں منعقد نہوگا۔

(مادہ ۳۶-۳۷) جیسار و برو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہی ویسا ہی خط و کتابت سے ہی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اس اشارہ سے ہوتا ہے جو معروف ہے۔ (مادہ ۳۸-۳۹) اجارہ قطعاً ہی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافروں کے فرد گاہ میں گھوڑوں پر سوار ہونا اور لنگر گاہ میں کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گھوڑوں پر سوار ہونا بے گفتگو ہی جائز ہے اگر اجرت معلوم اور متعین ہے فہما در نہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۰-۴۱) اجارہ میں خاموش رہنا قبول اور رضامندی مقصود ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھ قرش پر راضی ہو تو رہو نہیں تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ میں راضی نہیں ہوں پر مالک جب ہو کر چلا گیا تو اس مہینے کے بھی پچاس قرش دیکھا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بھی نہ نکلا تو اسکو ساٹھ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہی اور مستاجر نے کہا اسی مالک نے اس کو نہ نکالا اور چپ رہا تو اسی قرش واجب لاوا ہونگے اور اگر دونوں اپنے اپنے کلام کرنے رہے اور مستاجر اس میں رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۲-۴۳) اگر عقد کے بعد آپس میں گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا زیادہ کر دیا ایک نے کہا کچھ کم کر دو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا۔ (مادہ ۴۴-۴۵) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے دوسری کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔

(مادہ ۴۶-۴۷) جب اجارہ صحیح منعقد ہو چکا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کرایہ پر کچھ اور بڑا کر فسخ کرے اگر وہی یا متولی نے یشیم اور وقف کی زمین اجرت مثل

سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور آجر مثل لازم آتا ہے۔
 (مادہ ۴۴۲) متاجر بوراشت یا یہ سبہ باجور کا مالک ہو گیا تو اجارہ زایل ہو گیا۔

(مادہ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہو کہ عقد اجارہ جائز نہیں ہو سکتا ہے تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے پخت کی واسطے باورچی ٹہرایا گیا اور دولہ مر گیا یا دم نہیں اور شادی موقوف رہی تو باورچی کو اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت میں درد تھا طبیب نے کہا کہ پچاس فرسش پر میرا دانت نکال دے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہو گیا۔ اور ایسا ہی بچہ مر گیا یا آٹا مر گئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مستر فسخ مر گیا تو اجارہ فسخ نہ ہوگا۔

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جائز ہونے کی شرطوں میں

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہ شرط ہے کہ دونوں صاحب عقل و تمیز ہوں
 (مادہ ۴۴۵) ایجاب و قبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیچ کے شرط ہے۔

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود بھی اس چیز میں تصرف کرے یا اس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو۔

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہے اگر اصل مالک بچہ ہے یا دیوانہ تو ولی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتی ہیں اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور یہی ہیں کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال منعقد علیہ کا موجود رہنا اور عین اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر انہیں کوئی ہی باقی نہ رہا تو اجارہ قائم نہ رہیگا۔

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطوں کا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہے۔

رہا وہ۔ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہے دو دو کا نہیں ہے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا۔

رہا وہ۔ ۴۵۰) ازراجرت کا معلوم ہونا شرط ہے۔

رہا وہ۔ ۴۵۱) منفعت یعنی معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو۔

رہا وہ۔ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہو جاتی ہے کہ حویلی اور دوکان اور ان کے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے۔

رہا وہ۔ ۴۵۳) اور گھوڑے کے کرایہ لینے میں اتنی باتیں لازم ہیں کہ آپ سوار ہوئے یا جس کو چاہیں سوار کرینگے یا اسباب لاد کر لیجائینگے اور منفعت کی مدت کا ذکر کرنا بھی ضرور ہے۔

رہا وہ۔ ۴۵۴) زمین کے کرایہ دینے میں یہ بیان ضرور ہے کہ کس کام کے لئے اور کتنی مدت کے لئے لیتے ہیں اگر زراعت کے لئے لیتے ہیں تو یہ بیان ضرور ہے کہ کیا بوئیگے یا اختیار ہے کہ جو چاہیں بوئیں۔

رہا وہ۔ ۴۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اسکی مقدار اور اسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کڑا دکھانا اور رنگ بنانا اور گہرا ہونا یا ہلکا ہو یہ بھی کہنا۔

رہا وہ۔ ۴۵۶) اور بوجہ اوٹھانے کے لئے بوجہ دکھلانا اور سفت کا بیان ضرور ہے کہ یہ بوجہ اتنی دور لیجانا ہے۔

رہا وہ۔ ۴۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور فیض میں ہی ہو ورنہ جو گھوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہیں دیا جاسکتا ہے۔

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکار

رہا وہ۔ ۴۵۸) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا بزدل کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا مجنون ہو گیا تو اجارہ فسخ نہوگا۔

رہا وہ۔ ۴۵۹) اجارہ باطل میں زراعت لازم نہیں ہوتا ہے مگر قیام اور وقف کے

مال پر اجرت شل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا یہی حکم ہے۔
 (مادہ ۴۰) انعقاد اجارہ کی شرطیں تو موجود ہوں مگر صحت کی کوئی شرط نہ تو اجارہ
 (مادہ ۴۱) اجارہ فاسد یہی جاری ہوتا ہے مگر اجرت شل لازم ہونے کی وہ اشخاص تشریح کی گئی۔
 (مادہ ۴۲) کسی اجارہ فاسد اس سے ہوتا ہے کہ اجرت بھول ہو تو اس صورت میں
 اجرت شل بقدر ہود لائی جاوے اور کسی اس سے ہوتا ہے کہ شرائط صحت موجود نہیں
 اس صورت میں اجرت شل اجرت مقرره سے زائد نہ دلائیں گے۔
 باب سوم اجرت بیان میں تین فصل ہیں فصل اول اجارہ سیار
 (مادہ ۴۳) جو چیزیں کیسے میں بدلہ ہو سکتی ہیں وہ اجارہ میں بھی ہو سکتی ہیں اور اجارہ میں
 وہ چیزیں بدلہ ہو سکتی تھیں جو مثلاً باغ جو کر لیا اور اسے کر لیا میں کہہ رہے ہو تو
 یا گھوڑا سواری کے لئے دیا
 (مادہ ۴۴) اگر کر لیا نقد ہے تو معلوم اور تعین ہونا شل بیع کے ضرور ہے۔
 (مادہ ۴۵) اور اگر کر لیا سب سے تو اس کا وصف و کیسی مقدار یا ہونا ضروری
 یہ حکم ہے کیلکات اور موزونات اور عدویات متعارفہ کا اور ایسی چیزوں کے اٹھا
 لیجانی سے محنت ہوتی ہے اور خرچ بھی لگتا ہے تو ان کو میں پوچھا دینا لازم ہے
 کہ جس جگہ شرط کی گئی ہو اور اگر کوئی جگہ بیان نہیں ہوئی اور یا جو زمین کو چنان زمین ہے
 وہیں حاضر کردی اور اگر کوئی کام ماحور ہو تو کام کی جائز ہو یا دوسرا اور اگر ماحور کوئی
 اور نہ اس کے لیجانی کی چیز ہو تو بجا عقد حاضر کردی اور اگر تین چیزیں ہیں کہ ان کا ادھار یا
 میں محنت ہو اور نہ خرچ ہے تو وہ ان پوچھا یا جاوے کہ جہاں موجود تندرست ہے۔
 فصل دوم اجرت شل سب سے لازم ہوتی ہے اور اجرت کا کیونکر صحیح ہوگا
 (مادہ ۴۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہیں ہے۔
 (مادہ ۴۷) اگر استاجر اجرت جلد بدلتی ہو تو اس کے مالک کو کیا اور متاجر اس میں سے
 (مادہ ۴۸) اگر شرط کی گئی ہو تو اجرت جلد دینا ہوگا اب جارہ دیکھنا چاہئے کہ
 کیا چیز سے منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونوں صورتوں میں مالک اور کارگیر
 جب تک کہ اجرت نہ لیلیوں سے ماحور نہ دیا اور کارگیر کام نہ کرے گا
 یعنی ان دونوں کو طلب اجرت پیش کی جائے اگر نہ دیوے تو عقد اجارہ فسخ کر سکتی ہے

(رہا وہ - ۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ فلاں جائے تک جا کر ایں گے جب وہاں تک جا کر اس جابی ٹمک واپس چلے آئے کہ جہاں سے جانا تھا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا۔

(رہا وہ - ۷۰) جب اجارہ صحیحہ میں منفعت یعنی بر قدرت حاصل ہوگئی پر منفعت نہ لے تب بھی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گھوڑا کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا کرایہ لازم ہوگا گو اوسمیں زر ہے۔

(رہا وہ - ۷۱) اجارہ فاسد میں منفعت یعنی بر قدرت نہیں ہو سکتی ہے اور بے حصول منفعت کرایہ دینا لازم نہ ہوگا۔

(رہا وہ - ۷۲) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال میں لایا اور وہ چیز معدلاً مستقل تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہیں یعنی معدلاً مستغلاں بھی نہیں ہے اور حوالہ مال نے اپنی چیز طلب بھی کی پر پہلے اسکو استعمال کرتا رہا تو اجرت مثل لازم ہوگا کیونکہ ماوجود طلب استعمال ہو کر نایاب تو گویا اجرت دینی پر راضی تھا۔

(رہا وہ - ۷۳) عاقدین جو شرط کریں قبض کی باتاجیل کی سب معتبر ہو گے۔

(رہا وہ - ۷۴) اگر باتاجیل یعنی ادای اجرت کے لیے کوئی مدت مقرر ہوگئی تو اجرت مستاجر کو مابعد و بعد یا کارگیر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت مقررہ پر اجرت ادا کیا وے۔

(رہا وہ - ۷۵) اجارہ مطلق میں اگر اجرت مستاجر کو دیدی یا کارگیر اپنا کام کر دے یعنی اس اجارہ میں کہ کوئی شرط باتاجیل اور قیص و غیرہ نہ ہو تو اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو۔

(رہا وہ - ۷۶) جس وقت تک ادای اجرت نہ ہو یا نہ ہو یا سالانہ تو لازم ہے کہ انقضای زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے۔

(رہا وہ - ۷۷) لزوم اجرت کوئی ماخوذ و بدینا شرط ہے یعنی جس وقت سے کہ شے مابعد و بعد کو پہنچ کر اجرت ہی جب ہی سے لازم ہوگی تو تسلیم ہی پہلے اگر کچھ زمانہ عقد کا گذرے تو اجرت لازم ہوگی۔

(رہا وہ - ۷۸) اگر شے مابعد و بعد ہوگی کہ اس سے انتفاع بالکل نہیں ہو سکتا تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گر گیا اور جنگ کہ تعمیر ہوئی نہا نا نہیں ہو سکتا تو اس کے ایام کی اجرت لازم نہ ہوگی اور ایسی جب ہی حکم کا پانی متوقف ہو گیا تو اس کی اجرت بھی متوقف ہوگئی۔

پیرستاجر نے چکے خانہ سے کچھ اور فائدہ سوا آٹا پیسوا کے لیا تو اس کی اجرت اوپر لازم ہوگی۔

(مادہ-۷۹) دوکان پر کر ایہ یکسر قبضہ کیا اور چند دن تک کساد بازاری رہی تو اتنی دنوں کا کر ایہ دیگا یہ نہ ہوگا کہ یہ کہی کہ دوکان بند ہو گئی اور میرا کام نہ چلا۔
 (مادہ-۸۰) گشتی کر ایہ لے اور سوار ہو کر کسی گھاٹ تک گیا اور آئے تک مدت معینہ گزرے تو آئے تک جو مدت زیادہ ہو گئی اوسکا احقر مثل دینا لازم ہوگا۔
 (مادہ-۸۱) ایک شخص نے اپنا گہر کسی کو بے کر دیا کہ اسکی مرمت کرتے رہو اور اسمین رہا کرو تو یہ عاریت ہے اور جو کچھ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت میں شمار ہوگا اور حویلے والا کر ایہ اتنے مدت کا نہ لے سکیگا۔

فصل سوم

اجیرتا جرفیہ کو اپنی اجرت لینے کے لیے اپنی پاس روک سکتا ہے یا نہیں روک سکتا ہے
 (مادہ-۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر متا جرفیہ میں ہوتا ہے اگر اجرت قرض نہیں ٹرے ہی تو اپنی اجرت لینے کے لئے روک سکتا ہے مثلاً درزے جب تک اپنی سلائی نہ کیلگا کپڑا نہیں دیکتا ہے اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہو جاوے تو مالک اوس سے ضمان نہ لیگا۔

(مادہ-۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہیں ہوتا ہے مثلاً حامل یا ملاح انکو یہ اختیار نہیں ہے کہ متا جرفیہ اپنی اجرت کے لئے روک سکیں اور اگر روک لیا تو تلف ہو گئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہ دیکھیں کہ حال جو وقت پہلے ادھا کر لیا تو کیا قیمت سے پس اپنی پاس سے اجرت حال کی دیکر وہ قیمت لیلیوے اور یا یہ کہ حال پہلے ادھا کر نہیں لیا تو اوس وقت پہلے کی جو قیمت ہوگی وہ لیلیوے اور اجرت ندیوے۔

باب چہارم جو مسائل کہ مدت اجارہ کی ساتھ متعلق ہیں

(مادہ-۸۴) مالک اپنا مال دوسرے کو ایک مدت کے لئے اجارہ دیکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال۔
 (مادہ-۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سے ہوتا ہے کہ وقت عقد ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

(رہادہ-۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچھ ذکر نہیں آیا تو وقت عقد سے اعتبار کیا جاوے گا
 (رہادہ-۴۸۷) جب بہہ جاری ہے کہ ایک سال کے لئے زمین کرایہ دیا دے اور
 ہر مہینہ کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی بہہ ہی جاری ہے کہ سال بہہ کا کرایہ مقرر کیا جاوے
 اور ماہوار مقرر نہ ہو۔

(رہادہ-۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینہ کے لئے کرایہ ٹھرایا یا زیادہ کے لئے تو
 یہ اجارہ مابیانہ ہی اور اگر کوئی مہینہ قیس دن کا نہ تو یہی کرایہ پورے مہینہ کا دینا ہوگا۔
 (رہادہ-۴۸۹) اگر ایک ہی مہینہ کے لئے کرایہ لیا گیا اور کچھ دن گزر گئے تو باقی دن
 جو رہے اسکا حساب قیس دن کے اعتبار پر ہوگا۔

(رہادہ-۴۹۰) اگر چند مہینوں کے لئے کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینہ میں سے کچھ دن
 گزر چکے تھے تو اس مہینہ کے باقی دن ماہ اندہ گئے کچھ دنوں کے ساتھ لگا کر ایک
 مہینہ قیس دن کا لگنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینہ کے جو دن باقی ہوئے وہ قیس دن
 اعتبار سے حساب کئے جائیں گے۔

(رہادہ-۴۹۱) جب بہت مہینوں کے لئے کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینہ جو کم تھا
 یعنی اس کے کچھ دن گزر چکے تھے قیس دن لگائے گئے انہی طرح ہر مہینہ
 قیس دن کا حساب ہوتا رہے گا۔

(رہادہ-۴۹۲) جب کسی مہینہ کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینہ شمار ہونگے
 (رہادہ-۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اس وقت لیا گیا کہ اول مہینہ کے کچھ دن
 گزر چکے تھے تو اب بہہ باقی دن اور گیارہ مہینہ شمار کئے جاوے گئے۔

(رہادہ-۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین مابیانہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہینوں کا
 شمار معلوم نہیں کہ کتنی مہینہ کے لئے ہے تو یہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینہ تمام ہو
 تو دونوں کو اختیار ہے کہ ماہ نو کے بعد روز اول یا اس کے شب میں اجارہ فسخ کریں پر
 جب بہہ روز اول اور اس کی شب دونوں کے متوجارہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے
 اور اگر مہینہ کے اندر ایک نے کہا کہ میں نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینہ تمام ہوگا اجارہ ہی
 فسخ ہوگا اور اگر مہینہ کے اندر کہا کہ ماہ اندہ سے میں نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ اندہ
 شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینہ کا یا زیادہ کا پیشگی لیا تو اسکا اجارہ فسخ نہیں ہو سکتا

(مادہ ۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک جب عرف شہر کے کام کرتا رہے گا۔

(مادہ ۴۹۶) ایک ٹبر ہی کو ٹبر یا گھوڑے دس دن تک کام کرتا رہے تو روز عقد ہی دس دن مقرر ہو گئے اور اگر موسم گرمی کا ہو تو ضرور یہ کہ یہ متعین کیا جاوے کہ کون سے مہینوں کو نہیں دن کام کرے گا۔ یہ امر وہاں کے رواج کے موافق ہو گا ورنہ یہ تعین کہ ضرور نہیں ہے۔
 باب پنجہ خیار کی بیان میں اور اس میں اصل میں اول خیار شرط کے بیان میں
 (مادہ ۴۹۷) خیار شرط خیار میں جائز ہوتا ہے۔ بسا اسی اجارہ میں جاری ہے اور اجارہ دہیت اور لیے میں ہر ایک بھاد و نم کو اختیار ہے کہ اسے دن کے اندھارے کرے یا بجائے کرے۔
 (مادہ ۴۹۸) اختیار مدت میں اختیار والا چاہے فسخ کرے یا جانیو۔

(مادہ ۴۹۹) جیسا (۲۰۲) ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵ میں بیان ہوا بسا اسی اجارہ کا فسخ اور چھڑ کرنا قولا و فعلا دونوں ہوتا ہے مثلاً اگر جو صاحب خیار ہو مقرر کیا کہ نہ صرف کرے تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے مقرر کیا تو یہ اجازت فعلی ہے۔

(مادہ ۵۰۰) صاحب خیار کے فسخ اور اجازت سے پہلے مدت خیار گزر گئی تو اختیار ساقط ہو گیا اور اجارہ لازم ہو گیا۔

(مادہ ۵۰۱) مدت خیار کے وقت عقد سے معتبر ہوگی۔

(مادہ ۵۰۲) جس وقت سے کہ خیار ساقط ہوا جب سے اجازت شروع ہو گئی۔

(مادہ ۵۰۳) اگر زمین اس شرط پر کر لے کہ کئی لکھ گز یا اتنی دو ٹم ہو دو ٹم مکسٹر کو تو زمین اور اس قدر سے زیادہ بکھے یا کم تو اجارہ صحیح ہو گا اور اگر یہ مقررہ دینا لازم ہو گا پھر مستاجر کو کم ہو تو یہ اختیار چاہے اجارہ فسخ کر دیوے۔

(مادہ ۵۰۴) اگر زمین اس حساب پر دی گئی کہ دو ٹم اتنی درم کو ہی تو کر لے حساب بنا لیں

(مادہ ۵۰۵) جس کام پر اجرت مقرر کی گئی ہو اور جس وقت پر اس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا جائز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نے درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کتر کے سی دیوے یا ایک شخص نے اونٹ کر لیا کہ دس دن میں بکھو چا دی جائے اور اگر نہ بکھو چا دی جائے تو اجرت مقرر لیگا ورنہ اجرت مل جائے مقررہ سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔

(مادہ ۵۰۶) اجرت میں کم و بیشی ہونا جائز ہے کہ اس صورت میں اجرت اتنی ایسی صورت میں اتنی اجرت تو دلو جب بیان ہو یا تین اور یہ با خیار کام کو اور ضروری اور بوجہ اور

کی اور رہائش اور مکان کی اختیار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے لیگا ویسی جرت یا بیگیا
مثلاً درزی کو کہا کہ اگر تیرا رک بیوے کا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیدو لیا تو اتنی درم دو لیگا جیسا
کام کرے گا ویسی جرت یا لیگا یا ایک دکانی کے گھر طرف فروشی کرے گا تو یہہ کرے ہوگا اور اگر وہ
کا کام کرے گا تو یہہ کرے ہوگا جو کام کرے گا اوسکا کرے لیگا یا ایک بیل کرے لیا کہ کہوں لاوے گا تو
یہہ کرے ہے جو چیز لا کر لیگا اوسکا کرے یا لیگا یا کرے دانی سے گھوڑا کرے لیا کہ جو رٹنگ
اتنا کرے اور اور رٹنگ اتنا اور قہنگ اتنا اور ایسی ہی سہی دانی سے کہا کہ اس جرت یا بیگیا
اور اوس جرت یا بیگیا جس جرت میں رہے گا اوسکا کرے لیگا اور ایسا ہی درزی کے کہا کہ آج
جبہ سیدو یہہ جرت لیگا اور کل لیگا تو یہہ جرت لیگا تو وہ جیسا کرے لیگا ویسی جرت یا لیگا

فصل دوم اختیار رویت کی سیانین

(۵۰۷-۵۰۸) مستاجر کو اختیار رویت حاصل ہے۔
(۵۰۸-۵۰۹) ماجر کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے۔
(۵۰۹-۵۱۰) بے دیکھے اگر زمین کرے لے تو دیکھنے پر اوسکو اختیار حاصل ہے
(۵۱۰-۵۱۱) کرے لینی ہو کر دیکھنا تو اختیار باقی نہیں ہر کر جائے تو ایسا متغیر ہو گیا
کہ رہنا نہیں ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے۔
(۵۱۱-۵۱۲) جس کام میں چیز اور کاریگر کے بدلے ہے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمیں جرت
مزدورے مثلاً ایک شخص نے درزی سے کہہ چکا کہ میرا جرت یہہ تو درزی کو پڑا اور شال دیکر اختیار ہو گا کہ قبول کرے
(۵۱۲-۵۱۳) اور جس کام میں چیز کے بدلے سے فرق نہیں ہوتا ہے اوسمیں جرت رویت نہیں ہے
مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ باج میں روٹی کے بنوے نکال دے تو دوس
درم اجرت لیگا اوسنی روٹی نہیں دیکھی تو اوسکو اختیار رویت نہیں ہے۔

فصل سوم خیاریع کے بیان میں

(۵۱۳-۵۱۴) جیسا باج میں خیاریع ہے ویسا ہی اجارہ میں بھی ہے۔
(۵۱۴-۵۱۵) جرت کے منافع مقصود فوت ہو جائیں یا غل پذیر ہوں اوس اجارہ میں اختیار
مثلاً اگر کے گرنے سے سو اور چکی کے پائے موقوف ہوئی تو منفعہ بالکل زایل ہوتی ہے یا جو بی میں
ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہیں ہو سکتا ہے یا گھر کی بیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہو کہ جس سے منافع
میں غل نہیں پڑتا جرت میں ایک کو ٹھری لگی مگر برف یا بارش سے محفوظ نہ ہو کر گھر کے ایاں با دم

کٹ گئی تو اس کے منافع میں کچھ غل نہیں ہو سکتا ہی تو اجارہ میں کچھ خلل نہوگا۔
 (مادہ-۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہو گیا تو وہ ایسا ہی کہ گویا وقت عقد موجود تھا یعنی عیب
 (مادہ-۵۱۶) اگر متاجر فیہ میں عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار ہے کہ عیب دار سے استعمال
 میں لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے۔
 (مادہ-۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے ذیل کر دیا تو متاجر کو حق فسخ
 نہیں رہا اور اگر باوجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اس کو استعمال میں لاوے
 تو آجر منع نہیں کر سکتا ہے۔

(مادہ-۵۱۸) متاجر عیب نو حادث کے ذیل کرنے سے پہلے آجر کے رد بردار اجارہ فسخ کر سکتا ہی
 اور ادسلی غیبت میں حق فسخ نہیں ہے اور اگر ادس کے غیبت میں بے اطلاع ادس کے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا
 اور کرایہ بدستور جاری رہے گا اور اگر منافع مقصود بالکل ذایل ہو گئے تو غیبت میں ہی فسخ کر سکتا ہی اور
 کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نہ کرے جیسا مادہ-۵۱۸ میں ہوا مثلاً جو بی میں ایسی جا لگ گئی کہ رہنا
 نہیں ہو سکتا ہی تو ادس کو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہرہ یہ تھا کہ آجر کے رد بردار فسخ کرنا اور اگر بے جز
 جو بی میں سے نکلی گیا تو کرایہ دینا کہ گویا نکلا ہی نہ تھا اور اگر گھر بالکل گر گیا تو کچھ حاجت اطلاع کی نہیں
 خود ہی فسخ کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا۔

(مادہ-۵۱۹) اگر جو بی کی ایک دیوار یا ایک کونٹری گر گئی اور فسخ نکلا اور ویسا ہی ہوتا رہا تو پورا کرایہ
 (مادہ-۵۲۰) ایک شخص نے دو جو بلیں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دو نو مچا چوڑ دیگے۔

(مادہ-۵۲۱) ایک شخص نے ایک جو بی اس شرط لی کہ ادس میں اتنی جڑ ہو گئے اور ادس سے
 کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا ادس کو کرایہ مقررہ پر قائم رکھے پر یہ اختیار نہیں ہے
 کہ اجارہ تو قائم رکھے اور کرایہ کم دیوے۔

باب ششم

ماجر کے اقسام اور ان کی احکام کا بیان ادس میں چار فصل ہیں

فصل اول ادس میں کرایہ کا بیان جو زمین کے اجارہ سے متعلق ہیں

(مادہ-۵۲۲) جو بی اور دوکان کا کرایہ لینا جائز ہے اور یہ ذکر کہ کون سی کچھ فرو نہیں
 (مادہ-۵۲۳) جس نے اپنی جو بی یا دوکان کرایہ دے دی اور ادس میں اس کا سبب ہی اجارہ
 تو صحیح ہو گیا اور ادس واجب ہے کہ گھر یا دوکان خالی کرے اور متاجر کو سوئپ دے۔

کٹ گئی تو اس کے منافع میں کچھ خلل نہیں ہو سکتا ہے تو اجارہ میں کچھ خلل نہ ہوگا۔
 (رہادہ-۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہو گیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وقت عقد موجود تھا یعنی جو عیب
 (رہادہ-۵۱۶) اگر متاجر فیہ میں عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار ہے کہ عیب وار سے استعمال
 میں لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے۔
 (رہادہ-۵۱۷) اگر آجر نے عیب نوپیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو متاجر کو حق فسخ
 نہیں رہا اور اگر یا وجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اسے استعمال میں لائے
 تو آجر منع نہیں کر سکتا ہے۔

(رہادہ-۵۱۸) متاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے رد بردار اجارہ فسخ کر سکتا ہے
 اور اس کی غیبت میں حق فسخ نہیں ہے اور اگر اس کے غیبت میں بے اطلاع اس کے فسخ کر دیا تو مقبرہ نہ ہوگا
 اور کرایہ بدستور جاری رہے گا اور اگر منافع مقصود بالکل خالی ہو گئے تو غیبت میں بھی فسخ کر سکتا ہے اور
 کرایہ لازم نہ ہوگا اگر فسخ کرے یا لکھے جیسا مادہ-۵۱۸ میں ہوا مثلاً جو بی میں سے ایسی جا کر گئی کہ رہنا
 نہیں ہو سکتا ہے تو اس کو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہتر یہ تھا کہ آجر کے رد بردار فسخ کرنا اور اگر بے جز
 جو بی میں سے نکلی گیا تو کرایہ دینا کہ گویا نکلا ہی نہ تھا اور اگر گھر بالکل گر گیا تو کچھ حاجت اطلاع کی نہیں
 خود ہی فسخ کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہ ہوگا۔

(رہادہ-۵۱۹) اگر جو بی کی ایک دیوار یا ایک کونٹری گر گئی اور فسخ نہ کیا اور ویسا ہی رہتا رہا تو پورا کرایہ
 (رہادہ-۵۲۰) ایک شخص نے دو جو بیاں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دو نو معا چوڑ دیگا۔
 (رہادہ-۵۲۱) ایک شخص نے ایک جو بی اس شرط سے لی کہ اس میں اتنی جڑ ہو گئے اور اس سے
 کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اسے کو کرایہ مقررہ پر قائم رکھے پر یہ اختیار نہیں ہے
 کہ اجارہ تو قائم رکھے اور کرایہ کم دیوے۔

باب ششم

ماجر کے اقسام اور ان کی احکام کا بیان اور میں چار فصل ہیں
 فصل اول اذن مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سے متعلق ہیں

(رہادہ-۵۲۲) جو بی اور دوکان کا کرایہ لینا جائز ہے اور یہ ذکر کہ کون سی کچھ فرو نہیں
 (رہادہ-۵۲۳) جس نے اپنی جو بی یا دوکان کرایہ دے اور اس میں اس کا اسباب ہی اجارہ
 تو صحیح ہو گیا اور اس پر واجب ہے کہ اگر یا دوکان خالی کرے اور متاجر کو سوئپ دے۔

کہ بعد انقصائے مدت اجارہ کے بنا اور وقت اوکھاڑ دے یا او کی قیمت دیدے اور او کو رہنے دے
(مادہ ۵۳۳) مدت اجارہ میں گہر میں سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔
(مادہ ۵۳۴) مستاجر اگر شے باجوہ کو گٹاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہ قدرت نہیں کہ منع کر سکے
تو حاکم کے یا سرجو کے فسخ کرے۔

فصل دوم اسباب کے اجارہ دہنی میں

(مادہ ۵۳۵) لباس اور تیار اور خیمہ وغیرہ اشیا منقولہ ہیں مدت معلوم پر اجارہ دے سکتے ہیں۔
(مادہ ۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئے کہ پسند کر لیں جائے سو گیا تو ہمیں پسند
(مادہ ۵۳۶) اگر صرف اپنی پہنے کے لئے کپڑا کر لیا تو کسی اور کو نہیں پہنا سکتا ہے۔
(مادہ ۵۳۷) زیور ہی مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گھوڑے اور گدے کے کرایہ کی بیان میں

(مادہ ۵۳۸) جیسا گھوڑے کا معین کر جائز ہے ویسے ہی بٹہ شرط ہی کرنا جائز ہے کہ فلاں
جائے میں تک پہنچا دیا

(مادہ ۵۳۹) ایک گھوڑا جائے معین تک کرایہ لیا اور ہڑاستہ میں بیمار ہو گیا تو مستاجر چاہے
اوپر کے صحت تک انتظار کرے یا ہے اجارہ فسخ کرے اور اتنی دینک جائے کا کرایہ
دیدے۔

(مادہ ۵۴۰) ایک گھوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہ لوجہ فلاں مقام تک پہنچا دے اور راستہ میں
بیمار ہو گیا تو گھوڑے والے کا ذمہ ہے کہ دوسرے گھوڑے بٹھا دے۔

(مادہ ۵۴۱) بے تعین گھوڑا کرایہ لینا جائز نہیں ہے اگر عقد کے وقت تعین نہ ہو اور بعد
عقد کے تعین کیا اور مستاجر نے ہی قبول کر لیا تو صحیح ہے اور اگر یہ ٹہرا کہ کسی قسم کا گھوڑا بے
تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جائز ہوگا مثلاً یہ ٹہرایا کہ فلاں جائے تک پہنچانی کے
لئے گھوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کی ذمہ ہے کہ عادت و زمان تک پہنچا دے۔

(مادہ ۵۴۲) اجارہ میں صرف خطبہ یا صرف مسافت کہا کا فی ہوا کا حاکم کہ وہ نام نہ لین کہ شخص
مشہور ہے مثلاً یہ کہا کہ تو سنہ تک یا عراق تک جائیں جائز نہیں جب تک کہ بلد یا قصبہ
یا گاؤں کا نام نہ لیا جاوے پر تمام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے و مشق ہے پر لولا جانا ہے اس لئے
اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اس سے مشق مراد ہے۔

(مادہ ۵۱) اگر ایک نام کے دو موضع میں ایک مرد اور سہ چار یا بے تعیین کرایہ کر کے ایک طرف چلا گیا تو اس مسافت کا کرایہ بشی و پکا مثلاً اسراہول سے چل کر کرایہ کیا اور یہ کہ کہا کہ کون سا چار یا چوٹا۔

(مادہ ۵۲) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اس شخص نے اپنے گھر تک پہنچا یا ہوگا۔ (مادہ ۵۳) جس جگہ کرایہ کیا گیا وہاں سے آگے نہ چلے گا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم کہو واپس لادے اگر تلف ہو گیا تو ضمان دینا۔

(مادہ ۵۴) اگر ایک جگہ سے کرایہ کر دے دوسرے جگہ چلا گیا اور تلف ہو گیا ضمان دینا۔ مثلاً اسلیہ شہر اگر تلف ہو جائے چلا گیا۔

(مادہ ۵۵) اگر ایک بستی کے کئی راستے ہیں تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستے سے چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستے میں لوگوں کی آمد و رفت ہوے اور اگر اس راستے سے جو مقرر کیا گیا تھا نکلا اور دوسرے راستے سے گیا اگر یہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گھوڑا تلف ہو گیا تو نہاد پورے گا ورنہ اگر آسان ہو یا اسی کے برابر ہو ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(مادہ ۵۶) اگر مدت میں سے زائد استعمال میں لایا، ورثی ماجر تلف ہو گئی تو ضمان دینا ہوگا کیونکہ مدت محض سے زیادہ کام لیتی رہنا جائز نہیں ہے۔

(مادہ ۵۷) اگر کوئی کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلاں آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بھی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہے سوار کرے۔

(مادہ ۵۸) اگر کوئی سوار کسی کے لئے کرایہ لیا تو اس پر کوئی چیز لادنا جائز نہیں ہے۔ اگر یہ لاد سیر لادنا اور تلف ہو گیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہیں ہوگی (دیکھو مادہ ۸۶)

(مادہ ۵۹) جب پہلے شہر کے فلاں شخص سوار ہوگا تو اس کو سوار کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(مادہ ۶۰) اگر کوئی شہر کے جگہ چاہے سوار ہوئے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو کر بعد تحصیل کے اسیر کسی دوسرے کو سوار لین کر سکتا ہے۔

(مادہ ۶۱) جس اجارہ میں یہ تعیین ہوا اور یہ تعین ہوا جارہے ہے اور نسخہ میں پہلے اگر تعیین ہو جائے تو صحیح ہو گیا اور کوئی شخص بے تعیین اس پر سوار نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۶۲) اسباب کے لادنے کی لئے جو گھوڑا کرایہ لیا گیا اس کے باندھنی میں اور وہی مقدار کھیسے میں عرف اور دواجن پر عمل ہوگا۔

مادہ-۵۵۵) بوجہ کی مقدار متعین نہیں ہوئی نہ ٹکرا اور نہ بانسارہ تو موافق روح اور عرف کے بوجہ لا دیا جاتا ہے۔

مادہ-۵۵۶) کرایہ کے گھوڑے کو مارنا بے اجازت جائز نہیں ہے اگر مارا تو زلف ٹگیا تو ضابطہ دیکھا۔

مادہ-۵۵۷) اگر ایک لے ماری کی اجازت دیدی اوس نے لے محل باراشلاً حادثہ بہم تھی کہ پیٹھ پر مارے تین پاس نے سر پر مارا اور گر گیا تو ضابطہ دیکھا۔

مادہ-۵۵۸) جو گھوڑا بوجہ لا دے اس کے لے کرایہ لیا اوس پر سوار ہونا جائز ہے۔

مادہ-۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لانا ٹھہرا اور اسنی اوس سی ہلکے چیز یا اس کے مثل لا دی تو صحیح

یعنی اوس شی سے مضرت اور تکلف میں زیادہ نہ ہو جو عقد میں ٹھہرے تھے اوس سے زیادہ

مضرت کی چیز لا دی تو حایہ متعین ہے مثلاً آئینہ ٹھہرا تھا کہ پانچ کیل گیسوں لا دیں گے تو جیسا کہ جائز ہے

کہ اپنی گیسوں یا فیر کے گیسوں پانچ کیل لا دی یہ بھی جائز ہے کہ پانچ کیل جولا دیں یا یہ ٹھہرا تھا کہ پانچ

کیل جولا دیں گے تو پانچ کیل گیسوں لا دیا جائز نہ ہوگا یا یہ ٹھہرا تھا کہ سو روپیہ روئے لائیں گے تو سو روپیہ

لوہا لا دیا جائز نہ ہوگا۔

چالس دم ہے

مادہ-۵۶۰) بوجہ کا گھوڑے سے اوتارنا گھوڑے والے کا ذمہ ہے۔

مادہ-۵۶۱) کرایہ کے گھوڑے کا چارہ اور پانی گھوڑے والے کا ذمہ ہے

اگر مستاجر نے بے اجازت کھلایا یا تیرے مالک سے نہیں لے سکے گا۔

فضل چارم آدمی کا نوکر رکھنا

مادہ-۵۶۲) خدمت کے لئے یا کسی کام کے لئے آدمی کا نوکر رکھنا

جائز ہے اس صورت میں مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اس کا ذکر

باب دوم کے فصل سوم میں گزرا۔

مادہ-۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین طور سے سے خدمت

لے تو اگر یہ شخص نوکر سے اور خدمت پیشہ ہے تو اجبر شل

دیکھا ورنہ نہیں۔

(مادہ ۴۴) ایک کے دوسرے سے کہا کہ تو یہ کام میرا کر دے میں تجھ کو خوش کروں گا دوس نے کر دیا تو اجرت مل دے گا۔

(مادہ ۴۵) اگر بے تعین اجرت نوکروں سے خدمت لے گئی اگر ان لوگوں کے اجرت معلوم ہو تو وہ دے گا ورنہ ہر ایک کی اجرت مثل دے گا اور جو لوگ کہہ دو کے مثل ہیں ان سے کام لینا ہی ایسا ہی ہے۔

(مادہ ۴۶) احارہ اس بلور پر ٹھہرا کہ مزدور کو قیمت والی تے بے تعین دیں گے تو احارہ مثل دینا ہو گا مثلاً یہ کہہ کہ اتنے دن کے خدمت میں دو گائی دیں گے لیکن عادت یہ ہے کہ اتنا کے لئے لباس فقیر کیا جاتا ہے تو اس کے لئے لباس بقیہ اوسط بینا نام ہو گا اگر اس کا ضعف وغیرہ بیاں نہیں ہوا ہے۔

(مادہ ۴۷) اگر خدمت گار کو کچھ اعوام کہیں مل گیا تو اجرت میں محسوس نہ ہو گا۔ (مادہ ۴۸) استاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اس کے لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور استاد جو اس وقت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا حارہ شاگرد پڑھتا ہے یا نہ پڑھتا ہے سبھی اجرت کا ہو گا اور اسے دیگر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑھتا ہے گا تو اجرت ملے گی فتنہ نہیں۔

(مادہ ۴۹) اگر اپنا لڑکا استاد کو سوسیا کر اس کو تعلیم کرے اور اجرت کا کچھ ذکر نہیں آیا تو محسوس ہو گا اور استاد اجرت تو موافق عادت اور رواج ملے کے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۵۰) اسام یا مودن یا معلم جو گاؤں والوں نے مقرر کیا وہ سب اس کی اجرت دیں گے۔

(مادہ ۵۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود سے کرے گا دوسرے سے کام نہ لے گا اگر دوسرے سے کام لے لیا اور تلف ہو گیا تو اصل اجیر ضمان دے گا مثلاً درزے کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اگر دوسرے سے سیوے گا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۲) اگر عقد کے وقت بے تعین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لےوے۔

(مادہ-۵۳) متاجر کا اجیر کو یہ کہہ دینا کہ یہ کام کرو عقد مطلق ہے مثلاً درزی
کہا کہ جبہ سید سے اور یہ کہہ کہ خود سی دے یا کسی سے سلوا دے اسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے
درزی سے سلوا دیا جائے اور اگر بے تعدی تلف ہوا تو ضمان نہ لگے۔

(مادہ-۵۴) جو چیرین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہیں اس میں عادت پر عمل کیا جاتا ہے
مثلاً سوے اور ناگہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے۔

(مادہ-۵۵) اول والا گھر کے اندر پہلے پہنچا دیا اور یہ ذمہ نہیں ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکو
حائے میں ہی ڈال دے یعنی غلہ وغیرہ انبار کو لٹے وغیرہ جو غلہ رکھنے کے لئے سائے گئے ہیں رکھا جائے
وہاں ڈالنا حال کا ذمہ نہیں ہے۔

(مادہ-۵۶) کسی مزدور کو کہا نا دنیا متا جر کے ذمہ نہیں ہے مگر عرف بلکہ پر موقوف ہے
(مادہ-۵۷) دلال مال فیکر سب جگہ پہنچا نہیں اور صاحب مال یا دوسرے دلال نے
بیچ یا تو دلال ادا کو کچھ حق نہیں ہے اور دلال ثانی اجرت تمام پا لگے۔

(مادہ-۵۸) صاحب مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچ دے اس نے زیادہ قیمت پر
بیچا تو سب قیمت صاحب مال کے ہے اور دلال کو سوا اجرت اور کچھ حق نہیں ہے۔

(مادہ-۵۹) دلال نے مال بیچ یا اور اپنا حق اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئی اور
شخص حق دار نکلا اور بیع ضبط کے گئے یا بیع واپس ہوئے تو دلال کے اجرت واپس ہوگی
(مادہ-۶۰) ایک شخص نے اپنا کہین کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے تھے اور تھوڑا سا کام
پائے تھے کہ باقی قیمت کسی آفت سے تلف ہوگی تو جس قدر انہوں نے کاٹا ہے اوسکے اجرت
لین کے نہ باقی کے جو تلف ہو گیا مثلاً گائے چر گئے یا کچھ اور آفت پڑے۔

(مادہ-۶۱) جیسی نا اپنی بیماری پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہی ستر ضعیف ہی اوسکو موقوف
کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے ویاصل تھے ہوئے یا بچہ اوسکے پستان ایسی موثرہ
میں نیوے یا بچہ کا دودھ چھوٹ جاوے۔

باب ہفتم اجراء متاجر کی کام اور انکی قابلیت کے بیان میں
اس میں تین فصل ہیں فصل اول باجور کے سونپ پٹنے کی بیانیہ

(مادہ ۵۸۲) متاجر کو مالک یہ اجازت دیدیوے کے کہ وہ شے باجوہ سے اپنا کام لیوے او کو تسلیم باجوہ رکھتے ہیں۔

(مادہ ۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدت معینہ اور مسافت متعینہ پر منعقد ہو چکا تو شے باجوہ کا متاجر کے قبضہ میں اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً کرسیاں کرایہ لین تو جو مدت کہ بٹری سے یا جہان تک پہنچنا نا پڑاے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیاں متاجر کے قبضہ میں برابر رہیں گے اور مالک اوس مدت تک اوس مسافت پر اپنی کام میں نکلا سکیگا۔

(مادہ ۵۸۴) اگر ایک شے جہین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شے او کے حوالہ کر دے در نہ جب تک اجرت لازم نہ ہوگی پر اگر مالک نے اپنا اسباب متاجر کے ہاتھ بیچ دیا ہے تو جائز ہے۔

(مادہ ۵۸۵) اگر ایسی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ میں اپنا اسباب رکھا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور متاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے یا نیوی اور فتح ہے پہلے اگر وہ حجرہ ہی خالی کر دیا تو متاجر سب حویلی لیگا فتح نہ کر سکیگا۔

فصل دوم عقد کے بعد دو نو عاقد شے باجوہ میں کیا کیا کر سکتی ہیں
(مادہ ۵۸۶) قبضہ سے پہلے متاجر زمین باجوہ کسی اور کو بھی کرایہ دی سکتا ہے

پر شے باجوہ منقول ہو تو نہیں دی سکتا ہے
(مادہ ۵۸۷) اگر ایسی شے ہے کہ لوگوں کے استعمال سے کچھ فرق نہیں آتا ہے تو متاجر کسی اور کو وہ شے کرایہ دی سکتا ہے۔

(مادہ ۵۸۸) متاجر کا اجارہ تو فاسد تھا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ صحیح دیا تو جائز ہے۔

(مادہ ۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہو گیا تو مالک وہ شے دوسرے کو اجارہ نہیں دی سکتا ہے یعنی اجارہ کے بعد اجارہ ثانیہ منعقد نہیں ہوتا ہے۔

(مادہ ۵۹۰) سو جہاں اجازت متاجر کے شے باجوہ بیع کر سکتا ہے اور بائع اور مشتری کے حق میں بیع نافذ ہوگی نہ متاجر پر یعنی مدت اجارہ کے بعد

مشتری کے لئے بیع جاری ہوگی اور مشتری اس بیع سے منحرف نہیں ہو سکتا ہے پر مشتری بائع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کرے یا قاضی بیع فسخ کرے کیونکہ بائع ایک دینے پر قادر نہیں ہے اور مستاجر نے اگر یہ بیع جاری کئے تو سب کے حق میں جاری ہو گئے لیکن جب تک کہ مستاجر اپنا حق منفعت حاصل نہ کرے شے ماجور اس سے نہ لی جائے اور اگر خود مستاجر ہے شے ماجور واپس کر دے تو ادنیٰ خود ہے اپنا حق ساقط کر دیا۔

فصل سوم شے ماجور کی واپس دینی کی بنا پر
 (مادہ ۵۹۱) جب مدت اجارہ تمام ہو جائے تو مستاجر شے ماجور فوراً واپس کر دے۔

(مادہ ۵۹۲) بعد انقضاء مدت اجارہ مستاجر شے ماجور اپنی استعمال میں نہیں لاسکتا ہے۔

(مادہ ۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کرے مستاجر فوراً دیدیوے۔

(مادہ ۵۹۴) مستاجر کو لازم نہیں ہے کہ شے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلی والادت گریہ کے بعد خود جادے اور حویلی پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے کہ جیسے مقرر ہو خود جا کر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر گھوڑا نکلا دے تب مستاجر کے مرگیا تو اس پر ضمان لازم نہیں ہے۔

(مادہ ۵۹۵) اگر شے ماجور کے لیجائے میں مشقت اور خرج ہے تو مالک کے ذمہ ہے۔

باب آٹھواں ضمان کے بیان میں اس میں تین فصلیں ہیں
فصل اول منفعت کے ضمان کا بیان

(مادہ ۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اس کو کوئی چیز استعمال کرنا غصب اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہیں ہے مگر مال تیم اور مال وقف میں ضمان لازم آتا ہے اور معدوم میں بھی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور وہ کسی وجہ سے منفعت میں مالک ہوا

تو ضمان یعنی اجر مثلاً لازم ہوگا مثلاً کسی کے گہر میں بے اجارت رہا تو کرایہ لازم نہ ہوگا
پر وقف یا بیعیم کے مال میں یا اس گہر میں جو کرایہ کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا
اور ایسے ہی کرایہ کے گہر پر جو سواری ہو کر کہیں گیا اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ ۵۹۷-۵۹۸) معدلا استعمال میں جب اجارہ منعقد نہیں اور اسکو کسی وجہ
سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ
لینے کا خیال ہے تو اس میں بھی اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ ۵۹۹-۶۰۰) کسی عقد کا وجہ سے خیال منعقد ہوا اور مدت تک منفعت
لیتا رہا تب بھی ضمان لازم نہ آوے گا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچ دیا اور مشتری
نہ خیال تھا کہ مدت تک رہتا رہا پھر اصل مالک نے دعویٰ کر کے اپنی حویلی لے لے
تو مشتری ضمان بکومت نہ دیکھا گو یہ حویلی معدلا استعمال تھے اور ایسا ہی چلی ایک
شخص نے بیچی اور مشتری اسکو استعمال میں لایا اور پھر اصل مالک نے بحکم
حاکم اس پر قبضہ کیا تو بیچنے کا کرایہ مشتری نہ دیتا۔

(مادہ ۵۹۹-۶۰۰) چھوٹے لڑکے سے جو کوئی خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا
اجر مثل اس سے لیتا اور اگر لڑکا مر گیا تو اس کے وارث لیں گے۔

فصل دوم مستاجر کی ضمان کا بیان

(مادہ ۶۰۰-۶۰۱) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہ ہو مستاجر کے پاس امانت ہے۔
(مادہ ۶۰۱-۶۰۲) جب تک مستاجر کے تعدی اور تقصیر نہ ہو اور اون مالک کے
خلاف اس سے عاثر نہ ہو دے ضمان تلف لازم نہیں آئے گا۔

(مادہ ۶۰۲-۶۰۳) مستاجر کے پاس اسکی تعدی سے تلف ہو گئی یا اس
میں نقصان قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا یا اس کے اڑ سخت ماری
کہ وہ تلف ہو گئی قیمت کا ضمان لازم ہے۔

(مادہ ۶۰۳-۶۰۴) مستاجر کے کوئی حرکت خلاف عادت تعدی سے کہ اس سے
جو مراد و خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت پکڑا پھینکا اور وہ
بھٹ گیا تو ضمان دینا اور ایسا ہی عادت سے زیادہ آگ جلانے اور گہر جل گیا
تو ضمان دینا۔

(مادہ ۵۰۴-۶۰۴) متاجر نے اس کے حفاظت میں قصور کیا تو تلف ہو گیا یا اس کے قیمت کم ہو گئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گھوڑا چھوڑ دیا اور ضایع ہو گیا ضمان لازم دیگا۔

(مادہ ۵۰۵-۶۰۵) متاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اس کے خلاف کرنا ہے اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہیں ہے مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گہی لاویگا یہ پچاس سیر لوہا لادا اور گھوڑا مر گیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گہی کے مفزٹ اور مشقت سے کوئی چیز ہلے یا اس کے برابر لادے اور مر گیا تو ضمان نہیں ہوگا۔

(مادہ ۵۰۶-۶۰۶) بعد انقضاء مدت اجارہ منے مابور متاجر کے پاس رعیت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد بھی استعمال میں لایا اور تلف ہو گئے یا مالک نے طلب کی اور متاجر نے نہ دی اور تلف ہو گئی ضمان دیگا۔

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان
(مادہ ۵۰۷-۶۰۷) اجیر کے نقدی سے جو چیز کہ اس کو کام کرنے کے لئے دی گئی ہے ہلاک ہو گئی ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۰۸-۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح ہو یا دلائل ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانوروں کو غلا رمنہ میں چرانا اور کہیں نیچا نہ دے اس حاسے نیکیا اور اور کہیں لے گیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا یا درزی کو کپڑا دیا کہ اگر اس میں قبائیں ہوں تو کڑو درزی نے کہا کہ قبائیں گی پر جب کڑا تو قبائیں درزی اس کو کپڑی قیمت دیگا۔

(مادہ ۵۰۹-۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نہ کرے تو ضمان دیگا ورنہ نہیں مثلاً چرواہا بے وجہ بکری دھونڈنے نکلا تو ضمان دیگا اور اگر یہ کہہ کہ میں یہ ایک بکری دھونڈنے جاتا تو سب بکریاں تلف ہو جائیں اس لئے ضمان نہ دیگا۔

(مادہ ۵۱۰-۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اس کے کام کرنے سے بے نقدی اگر کوئی چیز تلف ہو گئی یا بے اس کے کام کے تلف ہو گئے ضمان نہ دیگا۔
(مادہ ۵۱۱-۶۱۱) اجیر مشترک فرار و خسارہ کا فاضل ہے جو اس کے فعل سے

لازم آئے خواہ اس میں قوی ہو یا نہ ہو۔
کتاب ثالث کفالت کے بیان میں اس ایک مقدمہ اور
تین باب میں مقدمہ کفالت کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان میں
(ماوہ ۴۱۳) ایک کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالت ہے یعنی مطالبہ
کسی پر ہے اسکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

(ماوہ ۴۱۳) کفالت بالنفس یہ ہے کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

(ماوہ ۴۱۴) کفالت بالمال یہ ہے کہ کسی کے ادا و مال کا ضامن ہو۔

(ماوہ ۴۱۵) کفالت بالتسلیم یہ ہے کہ مال پہنچا دینے کا ضامن ہو۔

(ماوہ ۴۱۶) کفالت بالدرک یہ ہے کہ بیع کی قیمت ادا کر دینگے اگر ادا کا کوئی
مدعی کھڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کر دینگے۔

(ماوہ ۴۱۷) جس کفالت میں کہ نہ کوئی شرط ہے اور نہ زمانہ آئندہ کے ساتھ
اسکو علاقہ ہو اسکو کفالت منجزہ کہتے ہیں۔

(ماوہ ۴۱۸) کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھ آپ بھی
ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمان اپنے اوپر لے لیوے
اور اس دوسرے کو اکیلے اور مکفول عنہ کہتے ہیں۔

(ماوہ ۴۱۹) قرض خواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہیں۔

(ماوہ ۴۲۰) مکفول یہ وہ شخص ہے کہ جس کے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالت بالنفس
میں مکفول عنہ اور مکفول یہ ایک ہی چیز ہے۔

باب اول عقد کفالت کے بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں

فصل اول رکن کفالت کا بیان

(ماوہ ۴۲۱) کفالت صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہے یہ مکفول
اگر چاہے اسکو نا منظور کر کے رو کر دے کہ اسکی کفالت منظور نہیں اور جب تک
مکفول لہ کفالت رد نہ کرے گات تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا مگر
مکفول نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی
خبر پہنچے مگر کیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کر سکیگا۔

(مادہ-۶۲۲) جو کلمات کہ عرف میں عہد اور پیمان پر دلالت کریں انکے استعمال سے ایسا کفالت ہوگا مثلاً یہ کہا کہ میں نے کفالت کی یا میں کفیل ہوں یا میں ضامن ہوں۔
 (مادہ-۶۲۳) وعدہ معلق سے بھی کفالت ہو جاتی ہے مثلاً یہ کہا کہ تیرا قرضہ از بدیہ تو میں روزگاہ تو کفالت ہو گئی پس اگر قرضہ آج سے فلاں وقت تک کفیل ہوں تو حالانکہ یہ کفالت موقتہ پر کفالت منجزہ تصور ہوگی۔

(مادہ-۶۲۵) جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہے ویسا ہی مقید تعجیل و تاخیر بھی ہو سکتی ہے مثلاً یہ کہے کہ میں اسی وقت کا ضامن ہوں یا فلاں وقت کا ضامن ہوں۔
 (مادہ-۶۲۶) کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہے۔

(مادہ-۶۲۷) ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

فصل دوم کفالت کے شرطوں کا بیان

(مادہ-۶۲۸) کفالت کی انعقاد کے لیے یہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو یا بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہ ہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن میں کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالت کا اقرار لیا تو کفالت صحیح نہیں ہے۔

(مادہ-۶۲۹) مکفول عذیبی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکے کے قرض کا کفیل ہونا صحیح نہ ہوگا (مادہ-۶۳۰) مکفول بالنفس میں شرط یہ ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسے کفیل بنے ہو میں اور مکفول بالمال میں معلوم ہونا شرط نہیں ہے یعنی یہ کہنا کہ میں فلاں کے قرض کا جو فلاں پر ہے کفیل ہو گو مقدار قرض معلوم نہ ہو صحیح ہے۔

(مادہ-۶۳۱) مکفول بالمال میں یہ شرط ہے کہ مال اسیل پر مضمون ہو یعنی یہ کہ اگر ناس مال کا ایسا مال لازم ہو۔ اسی بیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا مال منسوب کی کفالت صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جائے تو کفیل پراول کا اور واجب ہو کوئی مشورہ نہیں کسی شے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بقصد خریداری لایا گیا ہو اسکی بھی کفالت صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین بیع کی کفالت صحیح نہیں کیونکہ بیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جائے تو بیع ہی فسخ ہو جائیگی اور بائع پراول کا ضمان لازم نہیں تاہم بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زخمین واپس کرے اگر لے چکا تھا۔ اور ایسا ہی مال گردی اور مال مستعار اور مال امانت کی

یہی کفالت صحیح نہیں ہے کیونکہ اصل کے ذمہ پر اون چیزوں کا ضمان لازم نہیں مگر اس مکفول کے ہلاک ہونے کے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہوگی اور ان چیزوں کو وریع کہہ سنبھا دینے کے لئے کفالت صحیح ہوگی اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کو روک رکھنے کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ مجبوراً پہنچانا پڑیگا پر مکفول کے مر جانے سے کفالت بالذات میں کفیل بری ہو جاتا ہے تو ایسی ہی یہ چیزیں تلف ہو جائیں تو کفیل پر کچھ لازم نہ ہوگا۔

(مادہ ۴۳۲-۴۳۳) عقوبات یعنی سزاؤں میں کفالت جاری نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہو سکے اس لئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہیں ہو سکتا ہے اور رازش (یعنی ویت اعصار) اور ویت کی کفالت صحیح ہو یہ دونوں جرات رسان اور قاتلان لازم ہوتی ہے۔

(مادہ ۴۳۳-۴۳۴) کفالت بالمال میں مکفول غنہ کی تو گری شرط نہیں کے لیے یہی کفیل ہونا صحیح ہے باب دوم کفالت کے احکام کا بیان اور اس میں تین فصیں ہیں فصل اول کفالت منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان ہے (مادہ ۴۳۴-۴۳۵) کفالت کا یہ حکم ہے کہ مکفول کو کفیل سے مکفول بطلب کر خیا حق حاصل ہو جائے (مادہ ۴۳۵-۴۳۶) کفالت منجزہ میں اگر امیر پر دین معجل یعنی بعد ادا کرنا ہی تو کفیل پر بھی فوراً مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین موعل ہے یعنی ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے تو انقضائے مدت پر فوراً مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ میں فلان کے قرض کا کفیل ہوں تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کر سکیگا اگر معجل ہوا وقت انقضائے مدت کے دین فوراً طلب کر سکتا ہے اگر موعل ہو۔

(مادہ ۴۳۶-۴۳۷) اور اس کفالت میں جو زمانہ آئندہ کے ساتھ مضاف یا کسی شرط کے ساتھ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہ ہو تو یہ کفیل پر مطالبہ نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجھ کو تیرے چیزندہ کے قرض کے ادا کا کفیل ہوں تو یہ کفالت مشروط و منقطع ہو جائے گی اور اگر اصل و قرض قسطاً ہوگا تو یہ کفالت پوری ہو جائے گی اور اصل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہیں کر سکتا ہے۔

ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلاں شخص نے چورایا ہے تو میں خاص ہوں تو کفالت صحیح ہے اور اس شخص کا چورانا ثابت ہو جاوے گا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہے جو یہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا اعتبار مگفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہو گا اور اس نے وقت مطالبہ سے مہلت ہی دی تو اب مگفول لہ کو جائز ہے کہ بعد اس مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہر استے ہے مہلت نہیں طلب کر سکتا اور ایسا ہی کفالت صحیح ہے جو یہ کہ میں تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہوں جو فلاں کے اوپر ثابت ہو گا یا اتنے روپیوں کا جو تو فلاں کو قرض دینا یا اوس چیز کا کہ فلاں غصب کرینا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلاں کے ہاتھ بیچے گا تو بدون تحقق ہو ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ ہو سکتا ہے یعنی کفیل سے مطالبہ جب تک نہ ہو گا کہ مطالبہ ثابت نہ ہو اور قرض نہ دیوے اور غصب نہ ہوے اور بیع اور تسلیم بیع واقع نہ ہو اور ایسا ہے جب کہا کہ میں فلاں کے حاضر کرنے کا فلاں روز خاص ہوں تو جب تک کہ وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہ ہو گا۔

(بادہ - ۶۳۷) جب شرط متحقق ہو گئے تو حقیقی باتیں کہ اوسکی ساتھ ہیں ثابت اور لازم ہونے کے مثلاً یہ کہ فلاں یہ حاکم کا جو حکم ہو گا میں اوسکے کفیل ہوں اور اوس نے اقرار کیا کہ مجھ پر اس قرض ہے کفیل یہ مطالبہ نہ ہو گا جب تک کہ حاکم کا حکم نہ ہوے یعنی حاکم جتنے روپیہ اور جس سکے کا حکم کرینا وہ کفیل یہ لازم ہو گا۔

(بادہ - ۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور بیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہ حکم نہ کرے کہ بیع مستحق کو دیوے اور بیع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچھ مطالبہ نہ ہو گا۔

(بادہ - ۶۳۹) کفالت عوقہ میں مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل نے کہا کہ میں آج سے بنی تک غامن ہوں تو اوس جینے کو اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد جینے کے کفیل کفالت سے بری ہو گا۔

(بادہ - ۶۴۰) کفالت منجرہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہیں نکل سکتا اور کفالت معلقہ اور مضاف میں جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہ ہو دی کفالت سے نکل سکتا ہے لیکن جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوس کا ثبوت پہلی ہی ہو تو یہی منجرہ ہے مثلاً یہ کہ فلاں کو قرض دیا گیا

ہو گا میں اس کا کفیل ہوں اور قرض جب تک ثابت ہو سکتا ہے کہ یہ کسی ذمہ پر ہو تو اس کفالت پہلی دین کا دعوہ ہے اس سے کفیل بری نہیں ہو سکتا جیسا منجزہ میں بری نہیں ہو سکتا اور اگر کفالت کے بعد مگھول بہ متحقق ہو دسے مثلاً یہ کہ تو فلان کے ہاتھ جو بیچا گیا اس کا یا اس کے شن کا میں فاسن ہوں تو بیع کی تحقیق تک اس کو اس کفالت کا چھوڑنا جائز ہے یعنی اگر کفیل نے کہا کہ میں نے کفالت ترک کی یا تو اس کے ہاتھ کچھ مست بیچ اور اس نے بیچ یا تو یہ اس کا کفیل نہ ہو گا۔

(۱۶۴۵-۱۶۴۶) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا فاسن ہو اور اس نے غاصب اور مستعیر سے مگھول بہ ٹالک کو پہنچا دے تو اس میں جو کچھ خرچ لیکھا غاصب اور مستعیر سے لیکھا۔

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم
(۱۶۴۲-۱۶۴۳) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مگھول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نہ کرے گا تو کفیل پر جبر کیا جاویگا۔

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان
(۱۶۴۳-۱۶۴۴) کفیل فاسن ہے۔

(۱۶۴۴-۱۶۴۵) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اس سے یا دوسرے سے طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بھی مطالبہ کر سکتا ہے۔
(۱۶۴۵-۱۶۴۶) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہو گیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل پر یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے۔

(۱۶۴۶-۱۶۴۷) اگر ایک معاملہ میں بہت شریک تھے اور ان سب پر دین لازم آیا اور آپس میں ایک دوسرے کا فاسن ہو گیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے۔
(۱۶۴۷-۱۶۴۸) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہوں اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہو سکتا ہے اور جو سب ایک ہے اس کا کفیل ہو دسے تو ہر شخص پر بمقدار اس کے حصہ کے مطالبہ ہو گا اور اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہو گا جو اس کفالت میں اس سب پر لازم ہو گا میں اس کا کفیل ہوں مثلاً ایک ہزار روپیہ جو اس کے ذمہ پر ہے وہ اس کا فاسن ہو تو قرض

خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دونوں ایک ہی وقت کفیل ہوئے
تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اس طرح اس میں ضامن ہووے کہ جو کچھ ایک دوسرے
پر لازم ہوگا ہر ایک دوسرے کے ضامن ہیں تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کر سکتا ہے۔
(دادہ ۱۶۴۸-۵) اگر کفالت میں یہ شرط پھر ہے تب تک اس میں اس مطالبہ سے بری
تو یہ کفالت حوالہ ہو جاوے گا۔

(دادہ ۱۶۴۹-۵) حوالہ میں اگر محیل بری ہوئے تو وہ کفالت سے مثلاً قرض خواہ نے دیو
گو کہا کہ میرا دین جو مجھ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کر دے مگر تو یہی اس کا ضامن رہے گا
اور دیون نے اس طرح حوالہ کر دیا تو قرض خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے۔
(دادہ ۱۶۵۰-۵) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہ شرط پھر ہے کہ جو مال دیون کا اس کی پاس بانت
اس میں سے ادا کرے تو جائز ہے اور اس مال میں سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہ مال
امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر کفیل نے بعد کفالت مال امانت واپس
کر دیا تو یہی کفیل ضامن نہ ہوگا۔

(دادہ ۱۶۵۱-۵) ایک شخص کفیل ہوا کہ میں فلان کو فلان وقت حاضر کروں گا اور اگر حاضر
نہ کروں تو اس پر قرض ہے وہ ادا کر دے گا تو اس پر قرض لازم ہو جاوے گا اگر اس وقت
پر دیون کو حاضر نہ کرے گا اگر کفیل مر گیا اور اس کے وارثوں نے دیون کو حاضر کر دیا یا
خود دیون حاضر ہو گیا تو کفیل کے ذمہ کچھ لازم نہ رہا اور اگر نہ کفیل کے وارثوں نے
اس کو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے مشرک میں سے دین ادا ہوگا اور اگر
کفیل مفلول ہو لایا پر مفلول یہ جب گیا تو کفیل حاکم پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو
مفلول کا وکیل مقرر کرے اور وہ اس کے حوالہ کر دے

(دادہ ۱۶۵۲-۵) کفالت مطلقہ میں اصل پر جب قرض ہے وہاں کفیل پر لازم ہوتا ہے
(دادہ ۱۶۵۳-۵) کفالت مقیدہ تعین یا تا جیل جو کچھ مودہ ہے کفیل پر یہ لازم ہوتا ہے

(دادہ ۱۶۵۴-۵) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اس پر منعقد ہو ایسی ہی اور
مدت سے زیادہ ہی کفالت ہو سکتی ہے۔

(دادہ ۱۶۵۵-۵) اگر اصل کو قرض خواہ نے کچھ مدت دی تو وہ ہے مہلت کفیل
کو یہی ہوگی اور کفیل کے کفیل کو یہی ہوگی اور جو مہلت کفیل ادا کو ہوگی وہ کفیل

نہانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو اصل کے حق میں مہلت نہ ہوگی۔
(مادہ-۶۵۶) دیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ عالم
کے پاس رجوع کرے اور عالم قرض دار اور سکو کفیل دلوادیکا۔

(مادہ-۶۵۷) ایک قرضدار نے لکھو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھ پر ہے تو میرا کفیل ہو جا
وہ کفیل ہو گیا اور بحسب کفالت اس کا قرض کچھ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہ ہے
کہ اصل سے واپس لیونے تو صرف مکفول رہنے سے لیکر نہ وہ چیز کہ اس نے
اس کے قرض میں دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرض دار نے صلح کر لی
تو جقدر صلح میں دیا گیا اور سقد کفیل اصل سے لیکر نہ کل قرض مثلاً سکے خالصہ کا
ضامن ہوا اور سکے لہوٹا ادا کیا تو سکے خالص لیکر یا سکے کہوٹے کا ضامن ہوا اور
سکے خالص ادا کیا تو سکے خالص لیکر اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحا
کچھ اشیاء دیدین تو اصل سے وہ ہے درہم لیکر جکا ضامن ہوا تھا اور اگر نہ ہوا
درہم کا ضامن ہو کر صلحا پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصل سے لیکر۔

(مادہ-۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ میں کسی کو دھوکا دیا تو جو اونکا ضرر ہو گا وہیں
دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعوے
کیا تو مشتری سوای قیمت زمین بنا بے لیکر جب زمین مدعی کو دیگا
ایک شخص نے سودا گروں سے کہا کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور میں نے اسکو
اجازت دے ہے تم اس سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے
تو وہ اس سے قیمت اس اجناس کی لینے جو ادھون نے اس سے لیا
کے ہاتھ فروخت کئے تھے۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اس میں تین فصل میں
۱۔ فصل اول اس میں چند ضوابط عام ہیں تو

(مادہ-۶۵۹) اصل یا کفیل سے مکفول بہ پنچا جکے تو کفالت سے بری ہو جائے

(مادہ-۶۶۰) اگر مکفول نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھ نہیں ہے تو کفیل بری ہو گیا

(مادہ-۶۶۱) کفیل کے برات سے اصل کی برات نہیں ہو سکتی ہے۔

(مادہ-۶۶۲) اصل کے برات سے کفیل کی برات ہو جاوے گی۔

ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو اہیل کے حق میں مہلت نہ ہوگی۔
 (۱۶۵۶-۱۶۵۷) مدیون نے جو صاحب مہلت سے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ عالم
 کے پاس رجوع کرے اور عالم قرض دار اور سکوکفیل دلوادیکا۔

(۱۶۵۷-۱۶۵۸) ایک قرضدار نے لیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھ پر ہے تو میرا کفیل ہو جا
 وہ کفیل ہو گیا اور بحسب کفالت اس کا قرض کچھ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہ چاہے
 کہ اہیل سے واپس لیونے تو صرف مکفول رہنے سے لیکو کا نہ وہ چیز کہ اس نے
 اس کے قرض میں دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرض دار نے صلح کر لی
 تو بقدر صلح میں دیا گیا اور بقدر کفیل اہیل سے لیکو نہ کل قرض مثلاً سکے خالصہ کا
 ضامن ہوا اور سکے لہوٹا ادا کیا تو سکے خالص لیکو یا سکے کہوٹے کا ضامن ہوا اور
 سکے خالص ادا کیا تو سکے خالص لیکو اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحا
 کچھ اشیاء دیدین تو اہیل سے وہ درہم لیکو جکا ضامن ہوا تھا اور اگر نہ ہوا
 درہم کا ضامن ہو کر صلحا پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اہیل سے لیکو۔

(۱۶۵۸-۱۶۵۹) اگر معاوضہ اور معاملہ میں کسی کو دھوکا دیا تو جو ادلتا فرار ہو گا وہیں
 دیکھا مثلاً مشترکے نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعویٰ
 کیا تو مشتری سو اسی قیمت زمین بنا ہے لیکو جب زمین مدعی کو دیکھا
 ایک شخص نے سودا گروں سے کہا کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور میں نے اس کو
 اجازت دے ہے تم اس سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے
 تو وہ اس سے قیمت اس اجناس کی لینے جو ادلتا ہوں نے اس کو
 کے ہاتھ فروخت کئے تھے۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل میں
 پہلی فصل اول اسمین چند ضوابط عام میں ہو

(۱۶۵۹-۱۶۶۰) اہیل یا کفیل سے مکفول پہنچا چکے تو کفالت سے بری ہو جائے
 (۱۶۶۰-۱۶۶۱) اگر مکفول نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھ نہیں ہے تو کفیل بری ہو گیا
 (۱۶۶۱-۱۶۶۲) کفیل کے برات سے اہیل کی برات نہیں ہو سکتے ہے۔

(۱۶۶۲-۱۶۶۳) اہیل کے برات سے کفیل کی برات ہو جاوے گی۔

حقاً نہ نکلا یا مع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل بری ہو گیا۔
 ۱۰۵۲-۶۔ اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص نہر کرایہ کا کفیل
 ہوا تو اقتضائی پر کفالت ہوتی تاہم اگر اس مدت کی بعد ہی مال باز جاہ جدیدہ دیا گیا تو وہ
 کفالت سابقہ اس عقد میں معتبر نہ ہوگی ۷

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہیں
 مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہیں
 ۱۰۵۳-۶۔ ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر فرض لازم کر دینا حوالہ ہے
 ۱۰۵۴-۶۔ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دہو پر حوالہ کر دے۔
 ۱۰۵۵-۶۔ قرض خواہ محال نہ ہے۔

۱۰۵۶-۶۔ جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔
 ۱۰۵۷-۶۔ جس مال کا حوالہ ہوتا ہے وہ محال نہ ہے۔
 ۱۰۵۸-۶۔ حوالہ بقیدہ زمین یہ بات شہرہ جلیگہ محیل کے اوس مال میں سے
 اور جو محال علیہ کے ذمہ میں ہے یا اوس کے قبضہ میں ہے۔

۱۰۵۹-۶۔ حوالہ مطلقہ زمینیں یہ قید نہیں ہے کہ محیل کو مال میں سے دیا جائے جو محال
 باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہیں فصل اول حوالہ
 کے رکن کا بیان

۱۰۶۰-۶۔ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ میں نے فلان پر تیرا قرض حوالہ
 کر دیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

۱۰۶۱-۵۵۔ محال نہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہے مثلاً ایک فرد سے
 کسی کچا کہ جو میرالینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر لیے اوس نے قبول کر لیا یا محال علیہ
 نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ میں اپنی اوپر قبول کرتا ہوں اور اس نے قبول
 کر لیا حوالہ صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے ناراض ہو جائے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

۱۰۶۲-۶۔ اگر محیل اور محال نہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح ہوگا جب تک کہ محال علیہ
 کو علم نہ ہو اور وہ قبول نہ کرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض خواہ کو کہہ کر ایک شخص
 پر حوالہ دیا اور وہ کسی شہر میں ہوا اس کو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا

ما د ۶۸۳- محیل اور محال علیہ کر دیا چنانچہ حوالہ کیا گیا محال لکی اجازت پر موقوف ہو مثلاً قرضدار نے ایک شخص کہا کہ فلان شخص کا جو قرض ہے اپنی اور پر تو حوالہ لیں اور اس شخص نے قبول کر لیا تو یہ حوالہ قرض خواہ کو اجازت پر موقوف ہے اگر اسے قبول کیا تو جائز ہو گا ورنہ نہیں

فصل ثالث حوالہ کی شرطوں کا بیان

ما د ۶۸۴- حوالہ کو صحت کی شرط یہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ سب عاقل اور بالغ ہوں ایسی ہی لڑکی کا قرض جو کوئی اپنی اور پر لیوی یا لڑکا کسی کا قرض اپنی اور پر لیوی باطل ہے تمیز ہو یا با تمیز ہو اسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

ما د ۶۸۵- اور یہ بھی شرط ہے کہ محیل اور محال لہ دونوں بالغ ہوں اسلئے اگر کسی کا تمیز کا کوئی حوالہ لیکو یا لڑکا کسی کا اپنی اور پر حوالہ لیوی بے اجازت اسکو ولی کی اجازت ہو گی تو جائز ہو گا اور لڑکا جو اپنی اور پر حوالہ لیوی تو اس میں شرط یہ ہے کہ لڑکا بلسبب محیل کو خفی اور توکل ہو اگرچہ ولی نے اجازت بھی دیدی ہو۔

ما د ۶۸۶- یہ شرط ضرور نہیں ہے کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہو نیز اگر محیل کا محال علیہ دین نہ ہو گا تو بھی حوالہ صحیح ہو گا۔

ما د ۶۸۷- جس دین کا کفالہ صحیح نہیں ہے اس کا حوالہ بھی صحیح نہیں ہے۔

ما د ۶۸۸- جس دین کا کفالہ صحیح ہے اس کا حوالہ بھی صحیح ہے ضرور ہے کہ محال معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہ ہو گا اسی لڑکو کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہو گا وہ مجھ پر حوالہ ہے تو صحیح نہیں ہے۔

ما د ۶۸۹- جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویسا ہی کفالی کا بھی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ اور حوالہ سے باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

ما د ۶۹۰- حوالہ کا یہ حکم ہے کہ محیل اور اس کا کفیل اگر اس کا کفیل ہو تو دونوں دین اور کفالہ سے بری ہونگے اور اس دیکھا مطلقہ قرض خواہ محال علیہ پر لڑکا اگر مرتین نے مرتین پر لڑکی کو حوالہ لیا تو مرتین کو اب یہ حق ہے کہ شے مرتین سے پاس روک رکھے۔

ما د ۶۹۱- محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ بر محیل کا اگر کچھ لینا نہیں ہے تو محال علیہ بعد اسے دین کے محیل سے زرا داپس لیا گا اور محیل کا محال علیہ پر کچھ لینا ہو تو اس کا قرض نہیں ہو گا۔

ما د ۶۹۲- حوالہ عیدہ میں محیل کو یہ حق نہیں ہے اور محال علیہ کو یہ جائز نہیں ہے کہ محیل

نہ لڑکا ہو

کو محال بدید پوسے اگر دیکھا تو ضمان دیکھا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل اس سے پہلے
مر گیا اور اس پر قرض اسکے ترکہ پہنچے تو اس قرض کو اس محال بہ بین حق مداخلت نہیں ہے۔
مادہ ۶۹۲۔ حوالہ مفیدہ یعنی یہ کہ کیا اگر بیع کی قیمت جو مشتری کے ذمہ پر قرض ہو وہ مجبور حوالہ ہی اگر تسلیم
سی پہلے بیع تلف ہو گئی اور قیمت ساقط ہو گئی یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا بالقائتہ بیع واپس ہو ہی تو
اب ان سب صورتوں میں حوالہ باطل نہ ہو گا اور محال جلیس فی حوالہ کیا ہو محیل سے لیکھا اور اگر اس بیع کا
کوئی اور شخص حق وارث نکلا اور اس بیع ضبط کر لی اور ظاہر ہو کہ محال علیہ اس دین سے بری ہو حوالہ باطل ہو گا۔
مادہ ۶۹۳۔ حوالہ مفیدہ میں جب یہ کہ کیا کہ محیل کے اوس مال میں ہی کہ محال علیہ کی پاس امانت ہو دیا جائے
اگر اس مال کا کوئی اور منحنی نکلا اور ضبط کر لیا تو وہ حوالہ مفیدہ باطل ہو گا اور محیل سے دین لیا جائے گا۔
مادہ ۶۹۵۔ حوالہ مفیدہ کہ جس میں یہ کہ کیا کہ محیل کے اوس مال میں ہی جو محال علیہ کی پاس امانت ہو دیا جائے
اگر وہ مال تلف ہو گیا اور محال علیہ پر ضمان ہے یا تو وہ حوالہ باطل ہو گا اور محیل سے قرض لیا جائے گا
اور اگر محال علیہ پر ضمان لیا جائے تو حوالہ باطل نہ ہو گا مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض خواہ کو کسی اور پر حوالہ کر دیا
کہ میرے روپیہ جو تیری پاس امانت میں ہے اس کو دینا اس کی ادائیگی پہلے وہ روپیہ بی نقدی تلف ہو گئے حوالہ
باطل ہو گیا اب قرض خواہ اپنا قرض قرضہ اس سے لی لیکھا مگر مال امانت غصبی ہو یا اس کے لئے دینے
اس کا لازم آیا تو حوالہ باطل نہ ہو گا۔
مادہ ۶۹۶۔ ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہ کہ کیا حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال میں بیچے اور قرض خواہ
کو اس میں سے ادائیگی اور اس سے یہ حوالہ اس شرط پر قبول کر لیا تو صحیح ہو اور محال علیہ پر خبر کیا جائے گا
کہ وہ اپنا مال بیچے اور اس کی قیمت سے حوالہ داکری
مادہ ۶۹۷۔ حوالہ مفیدہ یعنی جس میں نہ تعیل ہو اور نہ ناجیل ہو ز حوالہ فوراً داکری جائے جلیس اس صورت
میں کہ دین محیل ہے اور اگر محیل ہی تو وقت انقضای مدت کو اسے ز حوالہ لازم ہو گا۔
مادہ ۶۹۸۔ محال علیہ کو یہ بات جائز نہیں ہے کہ قبل ادائیگی ز حوالہ کی محیل سے ز حوالہ لیوے اور سواغیر
محال ہو کہ اور کچھ نہ لکھا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اس سے سونا دیا تو چاندی لیکھا اور سونا نہ لکھا
اور ایسا ہی جن چیزوں کا اس پر حوالہ ہوتا ہو سواغیر و نکلا اور کچھ نہ لکھا اگرچہ کچھ اور داکری ہو۔
مادہ ۶۹۹۔ جلیس محال علیہ دین کو ادائیگی دوسری پر حوالہ دینی یا قرض خواہ کی بری کر دینی سے بری ہو گا
ایسا ہی اگر قرض خواہ نے اس کو دیا یا اس کو صدقہ دیا اور اسے قبول بھی کر لیا تو بری ہو گا۔
مادہ ۷۰۰۔ اگر قرض خواہ مر گیا اور محال علیہ ہی اس کا وارث ہے سب حکم حوالہ

باقی نہ رہے گا۔

کتاب پنجم رہن کے بیان میں اسمیں ایک
مقدمہ اور تین باب ہیں مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ

جو رہن سے متعلق ہیں

ماوہ (۱۰۱) کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کا وہ
مال ہے اپنا حق حاصل کر سکے گا رہن ہے اور اس مال کو مرہون اور رہن
کہتے ہیں۔

ماوہ (۱۰۲) ار تہان رہن لینا ہے۔

ماوہ (۱۰۳) پھر رہن لینا ہے کہ جس نے رہن دیا۔

ماوہ (۱۰۴) رہن وہ شخص ہے کہ جس نے رہن لیا۔

ماوہ (۱۰۵) عدل وہ شخص ہے کہ رہن اور مرہون اور سکونت و اجلا

رہن اس کے پاس انست سیرد کرین۔

باب اول جو مسائل کے عقد رہن سے متعلق ہیں اسمیں تین

فصل ہیں فصل اول وہ مسائل کے رکن رہن سے متعلق ہیں

ماوہ (۱۰۶) رہن اور مرہون کی باجواب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہے

اور جب تک کہ ایسی مجلس ہیں۔ مرہون پر قبضہ ہو جائے کہ لازم نہیں ہوتا ہے

اس لئے تسلیم سے پہلے رہن سے رجوع کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۰۷) رہن کا باجواب نہا اور قبول کرنا یہ ہے کہ میں نے یہ اپنی چیز

تیرے قرض کے عوض تیرے پاس کر رکھی یا اسے عنوان میں اور لفظ کی اور

۸۷
 مرہن کے مین نے قبول کیا یا مین راضی ہو یا اور لفظ کسی جو رضا مندی ہی برو لالت کر کے
 اور لفظ رہن استعمال کرنا کچھ ضرورت نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے پھر حریہ اور اپنا کچھ
 مال بالیج کو دیکر یہ کہا کہ جب تک میں تیرا مرہن نہ دیکھوں مال اپنے پاس رہتے دے دے
 تو یہ بھی پھر رہن ہے
فصل ثانی فی عقد رہن کے شرطوں کا بیان

مادہ (۸۰) شرط یہ ہے کہ دو لوگ اقل ہوں بالغ ہونا کچھ شرط نہیں ہے۔
 مادہ (۸۱) شرط یہ ہے کہ شے مرہون بننے کے قابل ہو شے کے لئے ضرور ہے کہ شے
 مرہون ہو جو دیوار مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے مرہن کو سمونی جاسکے
 مادہ (۸۲) شرط یہ ہے کہ جبکہ عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اس کا ضمان
 لازم آوے اسی لئے مال مقصوب کے عوض رہن دینا جائز ہے اور مال بابت کے لئے
 عوض رہن نہیں ہو سکتا ہے۔

**فصل سوم رہن کے ساتھ جو چیزیں زائد متصل ہوں اور عقد
 رہن کے بعد رہن کی تبدیل اور زیادتی کا بیان —**

مادہ (۸۳) جن چیزیں بیچ میں بلا ذکر داخل ہوتی ہیں وہ سب رہن میں سے شامل
 اور داخل ہوتی ہیں مثلاً ایک قطعہ زمین جو گروی کیا او سٹے و چٹ اور جو کچھ اس
 میں بویا ہوا ہے وہ سب رہن میں داخل ہوگا اگرچہ اس کا ذکر نہ ہو۔
 مادہ (۸۴) ایک شے مرہون بدلے دوسری شے رہن رکھ سکتے ہیں
 مثلاً ایک زبور بعت بلکہ روپے کے گرو کیا ہو تو اگر لاکر کہا کہ زبور دید اور یہ تلوار
 بجائے اس کے زکریا مرہن کے لکھو واپس لیا اور تلوار پہلی تو تلوار عوض اس
 رقم کے گرو ہوگی
 مادہ (۸۵) رہن عقد کے بدلے مرہون کے ساتھ کچھ اور چیز زائد کر سکتا ہے

۳۸
یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دیکھتا ہے کہ مرہون اور یہ مال دونوں
میں سابق کے عوض گرد و رنگ کے لئے طے کیا عقد ہی قائم ہوا اور یہ مال زائد ہی اصل
عقد کے ساتھ شامل و لاحق ہو گا یعنی گویا عقد میں ان دونوں مال بوض اوس دین کے
گرد ہو چکے۔

مادہ (۳۱) ایسا ہی زر رہن میں بھی زیادتی ہو سکتی ہے مثلاً ایک شخص نے
اپنا زلورد و سزار کا قیمتی ایک ہزار قرش پر گرد رکھا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرش اور بھی
لے لے تو گویا وہ زلورد و سزار پر گرد ہوا۔
مادہ (۱۵) جو چیزیں کہ مرہون میں سے وقت میں کیے پیدا ہوتی ہیں وہ بھی اپنے
اصل کے ساتھ رہن رہیں گے۔

باب تالیف وہ مسائل کہ راہن اور مرہن سے

متعلق ہیں

مار ۵ (۱۶۱) مرہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے۔
مادہ (۱۷) راہن غصب رضامندی مرہن کے فسخ نہیں کر سکتا ہے
مادہ (۱۸) متفق ہو کر فسخ کر سکتے ہیں اور مرہن جب تک کہ اپنا زر
رہن لے لے سے مرہون روک سکتا ہے۔
مادہ (۱۹) بجایز ہے کہ بقول غنہ لغیل کے پاس کوئی چیز بوض کفالت
رہن کر دے۔

مادہ (۲۰) دو قرض خواہ ایک قرض دار پر قرض میں شریک ہو جائے تو مرہون
اپنے قرض میں قرض دار سے چکہ گردی لے سکتے ہیں اور یہ سے دو دین
کے عوض رہن رہیں گے۔

مادہ (۲۱) ایک شخص کا دو شخصوں پر قرض ہے دونوں سے ایک چیز
اپنے دین میں رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصوں پر جدا جدا

قدیم خواہ ہے دو نو قرض داروں نے ایک تھے اسے اسے قرض کا
محض اور سکے پاس کر کے تو یہ ایک تھے دو نو دین کے عوض ہیں ہر ایک پر

باب سوم جو مسائل کہ مرہون کے ساتھ متعلق ہیں اس میں

دو فصل میں فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ طے ہو

مادہ ۲۲) بی مرہون پر لازم ہے کہ اس میں کی حفاظت کر کے کیلئے سیر کر
یا وہ ۲۳) بی مرہون کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہو گا وہ مرہون کا ذمہ ہے
مثلاً اگر ایہ مکان کا اور اجرت بھجوان کی -

مادہ ۲۴) بی مرہون اگر حوالہ ہے اس کا چارہ اور اس کے چہرہ کی داسن
پر ہے اور اگر نہیں ہے تو اس کا آباؤ کرنا اور اس کا سیراب کرنا اور
اس کا صاف کرنا اور جو اس کے مسافہ کی درستی چر خرچ ہو یہ بہ
راہس کا ذمہ ہے -

مادہ ۲۵) بی - اس نے وہ مصارف جو مرہون ذمہ تھے بے اجازت
اس کے خود ادا کئے یا مرہون نے جو مصارف کہ مرہون کے ذمہ تھے بے اجازت
اس کے ادا کئے تو یہ احسان ہے ایک دوسرے پر نہیں لے سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گروہنا

مادہ ۲۶) بی - جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجارت
کر دے گا اجازت دلوئی اور سکو رہن مستعار کہہ ہیں -

مادہ ۲۷) بی - اگر صاحب مال کے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر بطرح
چاہے کر دے سکتا ہے -

۲۶ اگر صاحب مال نے یہ شرط لگا دی کہ آتنے روپیہ کو گرو رکھایا اسکے
مجلس پر گرو رکھنا یا فلاں کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق
اسکے رہن کرے نہ اسکے خلاف ۔

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اس میں چار فصل ہیں فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۲۷ مرتہن کو یہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن ملک رہن
کرے اور جب راہن مر جاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہوں کے
مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا دین وصول کرے ۔

۲۸ شے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہیں ہر یعنی مرتہن اپنا
دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجودیکہ رہن اسکے پاس ہے ۔

۲۹ اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو بمقدار ادا کی راہن شے مرہون میں سے
نہیں لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نہ کرے کل شے مرہون
کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے اگر دو چیزیں گرو دین اور ہر ایک کے عوض
مقدار دین متعین ہے اب جبکہ دین ادا کیا او سکھو چھوڑا سکتا ہے ۔

۳۰ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کر گیا اگر
راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہیں سکتا ہی تو مالک اپنے چیز آپ چھوڑا سکتا
۳۱ رہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہیں ہوتا ہے ۔

۳۲ راہن اگر مر جاوے تو اسکے وارث کو جو مانع ہے لازم ہے کہ ترکہ میں
دین ادا کر کے مرہون چھوڑا لیوے اور جو نا بالغ ہے یا بالغ ہے مگر سفر پر
گیا ہوا ہے تو وصی با جازت مرتہن شے مرہون چکرا دے گا دین ادا کر گیا ۔

۳۳ معیر یعنی مالک شے مرہون مستعار مرتہن سے بے ادا زر رہن
نہیں لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا ملک رہن سے پہلے مر گیا ہو ۔

۳۴ راہن مستعیر جو مفلس مر گیا تو شے مرہون مرتہن کے پاس بدستور
رہن رہی گی اور مرتہن بے اجازت معیر بیع نہیں سکتا ہے اور معیر شے مرہون
خود بیع کر زر رہن ادا کر سکتا ہے اگر زر رہن ادا نہیں ادا ہو جاوی تو

مرتبہ کے اجازت کی ضرورت نہیں در نہ بے اجازت مرتبہ کے نہیں بیچ سکتا ہے
 ۷۳۷ اگر میسر مر گیا اور زر رہن میسر کے ترکہ سے ناید ہے تو راہن پر تقاضا
 ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین
 ادا نہیں کر سکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہی گی اور میسر کے وارث
 اپنے پاس سے دین دیکر فلک رہن کر سکتے ہیں اور اگر میسر کے قرض خواہوں
 نے یہ بیچا یا کہ شے مرہون پیکرا و نکا قرض ادا کیا جاوے اگر اسکی قیمت سے
 دین ادا ہو جائے تو بے اجازت مرتبہ کے بچدے جاویں گے اور اگر اسکی
 قیمت ادا دین کے لئے کافی نہ ہوگی تو با اجازت مرتبہ فروخت ہو سکیں گے۔
 ۷۳۸ مرتبہ اگر مر گیا تو اس کے وارثوں کے پاس شے مرہون بدستور گرو رہی گی
 ۷۳۹ دو آدمیوں کے پاس بعوض اس کے قرض کے ایک چیز گرو ہو سکتی ہے اب
 اگر ایک کا قرض ادا کر دیا گیا تو راہن نصف مرہون نہیں لے سکتا ہے یعنی جب تک
 کہ تمام دین ادا نہ ہوئیوے تک رہن ہو سکیں گے (کیونکہ صفحہ رہن واحد ہے نہیں
 تفریق نہیں ہو سکتی ہے)

۷۴۰ ایسے ہی اگر دو قرضداروں سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو جب تک
 کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھے گا۔
 ۷۴۱ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا ہے مرتبہ
 ۷۴۲ اگر تلف کیا یا عیب دار کر دیا تو کل یا جز بقدر اس کے نقصان قیمت
 کے اپنے دین سے جبرادے گا۔

۷۴۳ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اس پر وہ قیمت لازم آئیگی
 کہ روز تلف اس کے قیمت ہوگی اور یہ قیمت بجلے شے مرہون کے مرتبہ
 کے پاس گرو رہے گی۔

فضل دوم رہن میں راہن اور مرتبہ کیا کیا تصرف کر سکتے ہیں

۷۴۴ راہن بے اجازت مرتبہ کے اور مرتبہ بے اجازت راہن کے شے مرہون
 کسی اور کے پاس گرو نہیں کر سکتا ہے۔

۷۴۵ راہن با اجازت مرتبہ شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کر سکتا ہے اور

اس صورت میں رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا۔
 ۴۴۵ م مرتین شے مرہون کسی اور کے پاس با اجازت راہن گرو کر سکتا ہے تو
 رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہ رہن مستحار تصور ہوگا۔
 ۴۴۶ م مرتین نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچ ڈالے تو راہن کی اجازت
 پر موقوف ہی چاہے فتح کر لی یا چاہے جاری کرے۔
 ۴۴۷ م راہن نے بے اجازت مرتین کے شے مرہون بیچ ڈالے تو بیع جاری ہوگی اور
 نہ مرتین کے حق رہن میں کچھ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتین
 نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جائز ہوگی اور شے مرہون رہن سے کل گئی
 اور راہن پر مرتین کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بچائے بیع کے رہن رہ گیا
 اور اگر مرتین نے اجازت ندی تو مشتری فلک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے
 ناشی کر کے بیع فسخ کرے۔

۴۴۸ م دو نو راہن اور مرتین شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہیں اور پھر
 اوں کو واپس لیکر رہن کر سکتے ہیں۔

۴۴۹ م مرتین شے مرہون راہن کو عاریتہ دے سکتا ہے اور اس وقت اگر راہن
 مر جاوے تو بہ نسبت ادسکی اور قرض خواہوں کے مرتین زیادہ مستحق ہے کہ
 شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے۔

۴۵۰ م بے اجازت راہن کے مرتین شے مرہون سے کچھ فائدہ نہیں لے سکتا ہے
 اگر راہن اجازت دیوے تو مرتین شے مرہون کو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے
 اور اس کے بدلے لے سکتا ہے اور اس کا دودھ لے سکتا ہے اور ان سے زر
 رہن میں کچھ نقصان نہیں آتا ہے (مگر شبہ رہوا سے خالی نہیں ہے کل قرض
 بجز نفقہ و حرام حدیث ہے)۔

۴۵۱ م مرتین اگر کہیں سفر پر جاوے اور راستہ میں امن ہووے تو
 مرہون اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اس کے احکام
 ۴۵۲ م عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتین کے پاس یعنی جب دو نو راہن

ہو کر کسی کے پاس امانت رکھیں اور وہ بے راضی اور تقابض ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گئی اور یہ امین بجائے مرتہن کے ہو گا۔

۷۵۳ وقت رہن کے یہ شرط ہو گئے تھے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہے پھر بعد عقد کے دونوں نے راضی ہو کر کسی اور کے پاس رکھا تو جائز ہے۔

۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شے مرہون نہیں دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو پھر بھی سکتا ہے اور اگر اسکے پاس تلف ہوگی تو عدل اسکی قیمت دیگا۔ ۷۵۵ اگر عدل موجدے تو دونوں راضی ہو کر کسی اور عدل کے پاس رکھ سکتے ہیں اگر متفق نہ ہوں تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہے۔

فصل چہارم رہن کے مع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون بیع سکتا ہے۔

۷۵۷ مدت رہن پوری ہوئی اور راہن نے ادائے دین نکلیا حاکم اسکو حکم دیگا کہ رہن بیع کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیکر دین ادا کر دیگا۔ ۷۵۸ راہن مفقود الخیر ہو کہ نہ اسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیکر زر رہن دے گا۔

۷۵۹ اگر یہ خوف ہے کہ شے مرہون خراب ہو جاوے تو حاکم سے اطلاع دیکر اسے بچڈالے اور زر رہن بجائے اسکے رہن رکھے اور بے حکم حاکم اگر بچیکا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پھل یا اسکی ترکاری حکم حاکم بچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جلد خراب ہو سکتے ہیں۔

۷۶۰ جب مدت رہن تمام ہوئی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسے اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بچڈالے اور پھر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہیں کر سکتا اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہو سکتا ہے۔

۷۶۱ یہ وکیل مرہون اسی وقت بیع سکتا ہے کہ مدت رہن تمام ہو جاوے اور ادا زر رہن لازم ہووے اور بیکر رہن مرتہن کے والہ کر دیگا۔

اور وکیل اگر یہ کام نہ کرے تو راسخ پر لازم ہے کہ مرمون بیچے اور راسخ
 بے مہر کرے تو عالم بیع ڈالے گا۔ اور راسخ یا اس کے ذریعہ غائب
 ہونے تو وکیل سے کہیں گے کہ بیچ ڈالے اور وہ بیچ نہ بیچے تو عالم بیچ ڈالے گا۔

کتاب ششم امانات کا بیان اس میں ایک مقدمہ اور تین
 باب میں مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سے متعلق ہیں
 اگر حفاظت کیلئے عقد عقد کیا جائے مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہ مال
 اپنے پاس تحفظ رکھو اور وہ قبول کرے تو یہ عقد حفاظت سے
 اور اگر قصداً حفاظت کیلئے عقد نکریں بلکہ کسی اور معاملہ کے عقد کیجائے گئے
 اس میں ضمانت حفاظت لازم ہووے تو حفاظت ضمانت ہے جس کے پاس
 مال تحفظ رکھا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

ماوہ (۷۶۳) جو ہے کہ امین کے پاس بارادہ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت
 اور اگر بسبب کسی عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شئی باجور اور مستعار تاجر اور مستعیر کے
 پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسی طرح بے عقدہ اور بے عقد
 حفاظت کیلئے پاس بطریق امانت پونج جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سم اور کر کے
 گھر میں جائزے تو یہ فقط امانت ہے نہ ودیعت۔

ماوہ (۷۶۳) ودیعت وہ ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کیلئے رکھے جاوے۔

ماوہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کیلئے کسی کو دینا یا اجارے اور مال دینی والی ودیعت
 کسیر مال ہے اور کہ پاس رکھتے ہیں وہ ودیعت اور مستودع کسیر مال ہے۔

ماوہ (۷۶۵) جو چیز کسی کو اسلئے دیوین کہ اس سے منفعت حاصل کرے
 اس کو عاریت کہتے ہیں اور وہ ہے جسے معارفہ مستعار ہے۔

ماوہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینا الاستعیر ہے۔

ماوہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے۔

باب اول عام احکام امانات کے

ماوہ (۷۶۸) اگر نے تندی اور بے قصد میں کسی امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہیں آتا

ماوہ (۷۶) راہ میں یکسی جگہ کوئی نہ کسی نے پانی اور بخیال ملک اونٹا لیا وہ صاحب
مصور ہوگا اور اس کے اگر یہ قصور اس کے وہ نہ ہوگا ہوگی تو ضمان دے گا اور اگر اس نے
وہ چیز اڑھائے کہ مالک کو دیدیگا۔ اگر مالک معلوم ہے تو یہ ہے امانت ہی مالک کو دیدینا
لازم ہوگا اور اگر معلوم نہیں تو یہ لفظ ہے وہ شخص متعلق ہے اور یہ تہی اس کے پاس امانت ہے
ماوہ (۷۷) ملحقہ کو لازم ہے کہ لفظ کا اعلان کرے یعنی اشتہار کرے اور اپنے پاس
جب تک اس کا مالک اوی اس کی حفاظت کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے
کہ یہ لفظ میرا مال سے فوراً دیدیوے۔

ماوہ (۷۸) اگر بے اجازت کسی کا مال لیا اور ہلاک ہو گیا ضمان دے گا اور اگر باہارت
لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے میرا اس صورت میں کہ بقصد خریداری قیمت نہ لیا
اور تلف ہوا ضمان دیگا مثلاً سوزا کر کے دوکان میں سے بے اجازت شیشہ
کا برتن لیا اور اس کے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دے گا اور
اگر باہارت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکھنے میں ہاتھ سے گر کے
ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دے گا۔ اور اگر برتن شیشہ کا باہارت اوٹھا یا
اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن
کا ضمان دے گا۔ اور اول کا ضمان نہ دے گا کہ وہ امانت تھا اور اگر اس نے
قیمت یو جیسے کہ میرے برتن کتنے کو دے اور اس نے کہا اتنی قیمت کو ہے
لیو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دے گا اور اگر ایسا ہی اگر ایک
شخص سے بیٹے کو پانی مانگا دیکھنے اپنے پیالہ میں دیدیا اور بیٹے اس کے
ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئے گا کیونکہ بیٹے اس کے پاس
حارث تھا اور اگر اس کے بد استعمالی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دے گا۔

ماوہ (۷۹) اذن دلا لے ایسا ہے جیسا اذن صراحتہ ہے اور اگر صراحتہ
منع نہ کیا ہے تو اذن دلا لے معتبر ہوگا مثلاً ایک شخص کے گھر گیا اور
وہاں پانی پینے کا رہا ہوا ہے تو پانی پینے کی اجازت دلا لے ہے اگر
پانی پیالہ میں لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان نہ ہوگا اور اگر مالک نے
پانی پینے سے منع کیا اور یہ پینے لگا کہ ہاتھ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دے گا۔

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل میں فصل اول

ایذاع کے عقد اور اوس کے شہر طون کتاب

ماوہ (۳۷) ایذاع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے مراحۃ ہو یا دلاتیہ مثلاً

مالک نے کہا کہ یہ چیز میں نے تجھ کو ودیعت دی یا تیرے پاس امانت رکھی اور مستودع نے

کہا کہ میں نے قبول کیا تو یہ ایذاع مراحۃ ہے اور ایک شخص ایک گہر میں گیا اور گہر والے

کہا کہ میں اپنا گہرا کہاں باندھوں گہر والے نے ایک جگہ دکھلائی اوسنے وہاں اپنا گہرا

باندھ دیا تو یہ ایذاع دلاتیہ منعقد ہو گئے اور ایسا ہی ایک شخص نے اپنا مال دوکان میں

رکھا اور دوکان والے نے دیکھ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہ مال دوکان

والے کے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ میں ودیعت قبول نہیں کرتا تو

تو ایذاع منعقد نہو گئے اور ایسا ہی ایک شخص نے چند لوگوں کے پاس اپنی چیز

ودیعت رکھ دی اور چلا گیا۔ اور وہ سب چپ دیکھ رہے ہیں تو یہ ایذاع

منعقد ہوئے اور سب نے پاس یہ چیز ودیعت ہے اب ایک ایک اوٹھ کر جانے

جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس ودیعت رہے گی۔

ماوہ (۳۸) مودع اور مستودع جب چاہیں ودیعت نسخ کر دیں۔

ماوہ (۳۹) ودیعت کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جب پر قبضہ ہو سکے

ورنہ پرند جو ہو امین اوڑ رہا ہے ودیعت نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۴۰) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہوں اور بالغ ہونا کچھ شرط

نہیں ہے اسلئے محنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا اور ودیعت قبول کرنا جائز نہیں

اور لڑکا صاحب تمیز جسکو عقلہ کے اجازت ہے ودیعت دی بھی سکتا ہے اور قبول بھی کر سکتا ہے۔

فصل دوم ودیعت اور اوسکے ضمان کی احکام

ماوہ (۴۱) ودیعت اور ودیعت کے پاس امانت ہے اسلئے بے قصور

اور بے قعدی ودیعت اگر ہلاک ہو گئے تو مستودع پر ضمان نہ آوے گا۔

اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کیلئے اجرت مقرر کی گئی ہو اور ایسے

سب سے تلف ہو گئے۔ کہ اوس سے بچانا ممکن تھا تو بچے گا ضمان لازم

آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دے گا یا پیالہ کو

ہو کر گئی یا کوئی اجزاء اسکے ہاتھ سے اس سیر کر گئی اور ٹوٹ گیا تو ضمان دے گا۔
اور ایسا ہی اگر حفاظت کی رحمت دیکھتی اور اسے سبب سے ہلاک ہو گئے کہ اس کا
بیجا ناممکن تھا مثلاً چور می گیا تو ضمان دے گا۔

مادہ (۷۵) مستودع کے خادم سے کوئی چیز و دھت سیر کر گئی اور تلف ہو گئی تو خادم ضمان دے گا۔
مادہ (۷۶) دیوت کے ساتھ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو لینے نہیں ہر فاعل کی قہری تصور ہوگی۔
مادہ (۷۷) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروانے اگر بے قہری اور بے قصور ہلاک
ہو گئے تو نہ اس پر ضمان اور نہ لگانہ اور اسکے امین پر۔

مادہ (۷۸) مستودع اس جگہ و دیوت کو رکھ سکتا ہے جہاں اس کا مال رکھا ہوا ہے
مادہ (۷۹) حفاظت و دیوت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جو اسے اصل میں رکھ کر
یا مٹی میں ڈال دے اور تلف ہو جائے تو ضمان دے گا کیونکہ اس نے حفاظت میں قصور کیا۔

مادہ (۸۰) ایک چیز کے آدمی کے پاس دیوت اگر قابل تقیم نہیں ہے تو سب ایک کو سیر کر دین
بہر شخص اپنی حفاظت کرے اور ان دونوں صورتوں میں بے قہری اور بے قصور تلف ہو جائے تو
ضمان لازم نہ ہو گا اور اگر دیوت قابل تقیم ہے تو سب اس میں تقسیم کر لیں اور اپنی اپنی حفاظت

کریں اور بے اجازت موقع کے کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہیں دے سکتا اور اگر دیا اور بے
قہری اور بے قصور ہلاک ہو گیا تو اس حصہ کا مستودع ہاں پر ضمان نہ ہو گا بلکہ مستودع اول ضمان دے گا۔
مادہ (۸۱) ایذا بین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاخر اور مفید مدو نہ لغو مثلاً یہ شرط کہ ایسی گہری من

دیوت کر لی ہو کہ بے شک گہری من اگر گئی تھی دوسری جگہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور ایسے
مکر وہاں بے قہری اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ ہو گا اور ایسا ہی مالک نے کہا اپنی بیوی کو یا اپنی
بیٹی کو یا اپنی خادم کو زینا اور بھان ایسا امر سدا ہوا کہ ان میں سے کسی کو لاجار دینا یا زنا و شرط معتبر

لغو ہو گئی۔ اور بے قہری ہلاک ہونے میں ضمان لازم نہ آئے گا۔ اور
اگر کوئی حصہ اسکے دینے کی نہیں ہے اور دید سے اور ہلاک ہو گئے
ضمان دے گا اور ایسا ہی ہے۔ اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا یہ سب

حجرہ حولی کے حفاظت میں برابر میں تو یہ شرط لغو ہے اور دیوت
جو ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ دے گا اور اگر ایک حجرہ میں زیادہ حفاظت
ہے مثلاً دوسرے حجرہ کے عمارت پتھر کے ہے اور دوسرے

مین کم کہ اوسکے چہت بالنسکہ ہے توجو حجرہ کہ وقت عقد متعین ہوا تھا اوسے مین حفاظت کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نہ کہا اور دوسرے مین رکھا اور ہلاک ہوئے ضمان دیگا۔

ماوہ (۸۵) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہیں کہ زندہ ہے یا مر گیا تو جب تک اوسکا حال معلوم نہ ہوئے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر رہنے سے بگڑ جائے اگے تو حاکم کے پاس جا کر اوسکو بکوا دی اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر پیہ نکلیا اور رہنے دیا کہ خراب ہو گئے تو پیہ ضمان نہ آویگا۔

ماوہ (۸۶) ودیعت گھوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجت مند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر ملک موجود نہیں ہے تو حاکم کے پاس ماش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین مانع ہوئے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہونگے اور اگر کہ بہ پر نہ چل سکے تو فوراً مٹن مثل پر بیچا لے پر نین دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پر بہ مٹن مثل بھیکھا اور اپنا

نثر خوراک مالک ہی لیلیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

ماوہ (۸۷) ودیعت بہ نقدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہو گئے یا کم قیمت ہو گئے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکھے ہوئے ہتے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کر ڈالا تو اوسکا ضمان دیگا اور ایسے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کر کے اور روپیہ اپنی پاس سے تھیلے مین بہرہ دیا اور بے نقد سے تلف ہو گئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گھوڑی پر سوار ہو کر جاتا تھا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہو گیا عادت سے زیادہ چلایا گیا اور سبب سے یا بے سبب شخص ہلاک ہو گیا اور ایسا ہر ضمان دیگا جب گھوڑا چوری گیا یا اوسکے گھیر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے جگہ لیجا نیٹے قدرت تھے نہ لے گیا اور چل گیا تو ضمان دیگا۔

ماوہ (۸۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتھ اس طرح ملا دیا کہ جدا نہیں ہو سکتا ہے اور دونین تیز محکم نہیں ہے تو پیہ نقدی سے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنے روپیوں کے ساتھ یا کسی دوسری ودیعت کے روپیوں کے ساتھ بے اجازت ملا دی اور پیہ سب اہم شکل مین اور ضایع ہو گئے یا چوری

کئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور نے اون روپیوں کے ساتھ ملا دے تو
طلبنے والے پر ضمان ہوگا۔

مادہ ۵۸۵ (۷۸۵) اگر ودیعت کو باجارت دوسرے مال سے ملا دیا جسے اوپر کے
مادہ میں بیان ہوایا بدون اسکے طلبنے کے خود سے دوسرے مال سے اسلح
مل گئے کہ دونوں میں تیز نہیں ہو سکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق میں ہیں
اور اوسے میں ہتیلے ودیعت کے روپیوں کے پیسے رکھ دے اور یہ دونوں ہم
مخل میں اور ہتیلے پیسے گئے اور سب روپیہ اسکے اور اسکے مل گئے تو دونوں
اپنی اپنے مقدار پر شریک ہونگے اور اب بی نقص اور بے قصور تلف
ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

مادہ ۵۹۰ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسی اور کی پاس ودیعت
نہیں رکھ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکھ پیسے دیا اور ضائع ہو گئے تو ضمان آویگا
اور مالک کو اختیار ہے کہ اول سے ضمان لیوے یا ثانی سے اگرچہ یہ تعدی
ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا تو بہ مستودع ثانی سے
اپنا ضمان لیگا۔

مادہ ۵۹۱ (۷۹۱) اگر باجارت مالک مستودع نے کسی اور کے پاس ودیعت دیدی
تو مستودع اول عہدہ سے بری ہو گیا۔

مادہ ۵۹۲ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال میں لانا جائز ہے
دیا ہے جائز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہنہ کے کو دیوے اگر آسانی ملی
اجازت اجارہ دیا یا بعاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا میر یا مرہن کے پاس
تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

مادہ ۵۹۳ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسی کو قرض دے
مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع فی اس زر ودیعت سے مودع کا
قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔

مادہ ۵۹۴ (۷۹۴) جب مالک اپنے ودیعت مانگے اسی وقت واپس دینا لازم ہے
اور جو کچھ اس میں خرچ لگیگا اور محنت پڑے گئے مالک کے ذمہ ہے اور باوجود۔

طلب مالک مستودع نے اگر نڈے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیگا مگر ندینا مستودع کا
کئے قرض سے نہو مثلاً ودیعت اسی وقت کے اور جگہ پر رکھوئی ہے تو ضمان نہ دیگا۔

۵۵۵ (۶۹۵) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنے امین کے ماتھے پونچھا دے جب
 مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ماتھے پہنچا دے اور مالک کے پاس پونچھے نہ پائے
 کہ راستہ میں بے قصور اور بے نقدے امین کے ہلاک ہو گئے تو ضمان نہیں ہے۔
 ۵۵۶ (۶۹۶) جب دو شریکوں نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت رکھا پھر
 اس میں سے ایک آیا اور اپنے حصہ کے ودیعت طلب کے اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع
 اس کا حصہ دے سکتا ہے اور اگر ودیعت قیمتی ہے تو نہیں دے سکتا ہے۔
 ۵۵۷ (۶۹۷) جس جگہ ودیعت رکھی گئی ہے وہاں ہے ودیعت کا پونچھا دینا معتبر ہے
 مثلاً استنبول میں ودیعت رکھے گئے تھے وہیں پہنچا دینا لازم ہے نہ اور نہ میں۔
 ۵۵۸ (۶۹۸) ودیعت کے منافع اس کے مالک کی ہیں مثلاً وعودیعت کے جانور نے جو بچہ
 دیا وہ اور اس کا دودھ مالک ہے کا ہے اور اس کے اون کا بچہ وہی مالک ہے۔
 ۵۵۹ (۶۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اس پر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالبیہ ہے
 ہے تو حاکم اس کے زرو ودیعت میں سے اس کا نفقہ جاری کرے کرے گا اور اب مستودع
 پر ضمان لازم نہیں آلیگا ابی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا۔
 ۵۶۰ (۷۰۰) اگر مستودع جنون ہو گیا کہ اس کا افاقہ اور ہوشمندی کے امید نہیں ہے اور
 کسی کا مال اپنے جنون سے پہلے ودیعت لیا تھا اور وہ مال بغیر اس کے بیان نہیں ملتا ہے
 مستودع کو جائز ہے کہ ایک تو لے کر اپنا کفیل کھڑا کرے دیوانہ کے مال میں سے ودیعت کر
 قیمت یوں اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہ دعوے کیا کہ ودیعت میں پونچھا گیا ہوں
 یا بے نقدی کے ودیعت ہلاک ہو گئے تھے تو قسم کی ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا اور جو اگر
 مال میں سے لیا گیا ہے واپس ولائیں گے۔
 ۵۶۱ (۷۰۱) مستودع اگر مر گیا اور ودیعت بغیر اس کے ترکہ میں ہے تو اس کے وارث
 امانت دار سمجھے کہ اس کے مالک کو پونچھا دیوین اور اگر بغیر موجود نہیں ہے اور وارث
 نے کہا کہ مستودع نے اپنے زندگے میں یہ کہا تھا کہ میں مال ودیعت پونچھا چکا ہوں یا یہ
 کہا تھا کہ بے میری نقدی کے مال تلف ہو گیا ہے تو ضمان لازم نہ آگا اور ایسا ہے وارث
 نے یہ کہا کہ میں ودیعت کو پہنچا تھا ہوں اور صورت وغیرہ اس کے سب بیان کر اور کہا کہ
 مستودع کے ہر بچے ہر ودیعت بی نقدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتھ اس کے نقدی ہوں

کر لین گے اور اوپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال و ودیعت مرگیا اور ودیعت
مقبول رہے تو شغل اور قرض خواہوں کے اس کے مال سے مودع ہی اپنا حق و ودیعت لیگا۔
اور اگر وارث فی کہا کہ ہم و ودیعت کو پہچاننے میں ہر کچھ وصف اور حال نہ بیان کیا تو
اوسکا یہ قول کہ و ودیعت ضائع ہو گئی مقبول نہ ہوگا اور جب ضائع ہونا ثابت نہ ہوا
تو ترکہ میں سے اوسکے ضمان لازم آئیگا۔

ما ۵۵ (۸۰۲) مودع جب مر جائے تو اوسکے وارث کو و ودیعت دی جائے مگر جب
سب ترکہ اوسکا دین میں گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نامش ہو گے اگر مستودع نے بے
حکم حاکم و ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہو گئے مستودع ضمان دیگا۔
ما ۵۵ (۸۰۳) و ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر شغلی ہے تو اوسکا شغل ضمان دیا
جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کر قیمت دیکے جمدن ضمان لازم آتا ہے۔

باب سوم عاریت کا بیان اور اس میں دو فصل ہیں فصل اول وہ ہے
کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطوں کے ساتھ متعلق ہیں
ما ۵۵ (۸۰۴) عاریت ایجاب و قبول اور تعلق سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک
شخص نے کہا کہ میں نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے
قبول کیا یا کچھ لیا اور قبضہ کر لیا یا اوسنی کہا کہ یہ مال مجھ کو عاریت دے
اوسنی دیدیا عقد عاریت منعقد ہو گئے۔

ما ۵۵ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہو جانا قبول نہیں ہے ایک شخص نے کسی کچھ مال لیا
اور وہ چپ ہو رہا اور اس نے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

ما ۵۵ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لے لے۔

ما ۵۵ (۸۰۷) میرا اور مستحق کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے۔
ما ۵۵ (۸۰۸) شرط یہ ہے کہ عاریت وہی ہو کہ اوس سے فائدہ حاصل ہو کر
اسے لے جو غاۓ کہ پہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہو سکتا ہے اور نہ عاریت لینا۔

ما ۵۵ (۸۰۹) میرا اور مستحق دونوں عاقل ہوں بالغ ہونا شرط نہیں ہے اس لیے
جنون اور بے تیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جائز نہیں ہے جس لڑکے کو معاملہ
کے اجازت ہے عاریت دی ہے سکتا ہے اور لے ہی سکتا ہے۔

ما ۵۵ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہے بلکہ فضلی عاریت صحیح نہیں ہو سکتی ہے۔
 ما ۵۵ (۸۱۱) شے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گھوڑوں میں سے ایک
 گھوڑا بے تعین دیا بیچ ہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گھوڑا متعین کری اگر مالک نے مستعار
 کو اختیار دیا اور کہا کہ جو لٹا گھوڑا چلے لے تو صحیح ہے۔

فصل دوم عاریت اور اسکی ضمانت کا بیان

ما ۵۵ (۸۱۲) مستعار سے فائدہ بلا عوض لے سکیگا اسے لئے میسر مستعار سے
 کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

ما ۵۵ (۸۱۳) عاریت مستعار کے پاس امانت ہے اس کے لئے نقدی اگر ہلاک ہو گئے تو
 ضمان دینا ضروری نہیں ہے تاہم سے بے ارادہ گر گیا یا اس کا پانچ ل ل گیا کہ اس کے
 ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان دینا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی
 چیز گرے اور اس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہو گئے تو بے ضمان نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۸۱۴) مستعار کے جانب سے نقدی اور قصور واقع ہو اور عاریت ہلاک ہو جائے
 یا قیمت کم ہو جائے تو یہ ضمان دینا گواہوں کے نقصان قیمت کسی وجہ سے ہو مثلاً
 دو دن کا سفر ایک دن میں طے کیا گھوڑا مر گیا یا دبلا ہو کر قیمت گھٹ گئے ضمان دینا یا
 عاریت لیا کہ فلاں جاتی تک جانا ہے اور اس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت
 مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر کچھ کو بیٹھا یا اور کچھ کو بے حفاظت
 چھوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دینا اور اگر کچھ ایسا ہے کہ خود اپنے حفاظت کر سکتا
 ضمان لازم نہیں ہوگا اور اگر حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو ضمان دینا۔

ما ۵۵ (۸۱۵) مستعار کی خوراک مستعار پر ہے اگر جانور کو خوراک نہ دیا اور مر گیا تو ضمان
 ما ۵۵ (۸۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہے اور کچھ نہ کہ نہیں آیا کہ کب تک عاریت رہے
 گی اور کس جگہ رہی گے اور کہا کیا کام لے گا تو مستعار حسب عادت اور عرف کے جب تک
 چاہے رکھے اور جہاں چاہے لیجائے اور جو کام چاہے یوں پر جس جگہ دو گنہہ
 بین جانا ہے وہاں ایک گنہہ بین نہ جاسکے گا اور ایک حجرہ اگر ایک چوٹے میں سے لیا تو
 خود رہے یا اپنا اسباب رکھے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لٹا مار کا کام کر سکیگا۔
 ما ۵۵ (۸۱۷) جو شرط لگا لی گئی کہ اتنی وقت تک اور فلاں جاسے سوار ہو کر جائیگا

اوس سے زیادہ نکر کیگا مثلاً بن کہنہ کے لئے یا ایک مقام تک جلیجئے کے گھوڑا لیا تو چار گھنٹہ سوار بنو سکے گا اور اوس مقام سے پرے نہ جاسکیگا۔

مادہ (۸۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر کیگا مگر اوس کام کے برابر یا اوس سے ہلکا کر کیگا مثلاً ایک جانور لیا کہ کیہوں لاد کر لیا کیگا تو یہ نہنت ہو سکتا ہے کہ لوہا یا پتھر لادی پر کیہوں کے برابر یا اوس سے ہلکے بار برداری کر کیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچھ لاد کر کیگا اور اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو کیگا (مثلاً بعض چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجھ اور رکڑ سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر کیہوں کے عوض دس سیر بوہانہ لاد کیگا بلکہ دس سیر روئے یا جو ار لاد کیگا کیونکہ لوہے کا رکڑ سخت ہے بہ نسبت کیہوں وغیرہ کی۔)

مادہ (۸۱۹) اگر میرے مطلق عاریت دیا اور کے بات کے قید نہ لگائے تو میرے جبرج چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال میں لادے یا دوسرے کے استعمال میں دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متیز ہو سکے یا نہ ہو سکے مثلاً حجرہ و مطلق عاریت دیا تو چاہے خود رہے یا کہے اور کو رہے کہ حجرہ ایسا نہیں ہے کہ استعمال سے متیز ہوتا ہے اور یا گھوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متیز ہوتا ہے ہر اوسکو جائز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے۔

مادہ (۸۲۰) جو چیز بن کہ استعمال سے متیز ہوتے ہیں او میں یہ قید لگاتا کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نہ لے سکے جائز ہے اور جو چیز متیز نہیں ہو سکتے ہے اوس میں یہ قید لگانا میر نہیں ہے مگر میر اگر منع کر دے کہ دوسرے کو نہ دے تو نہ لے کیگا مثلاً کہا کہ آل گھوڑے پر تو ہے سوار ہوتا تو اوسکو جائز نہیں ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور جو کہا کہ اس گھوڑے میں تو رہتا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رہے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نہ کہہ سکیگا۔

مادہ (۸۲۱) گھوڑا عاریت لیا کہ فلاں جائے جاتا ہے اور اوسکے لئے راستہ بن کہ لوگوں کی آمد و رفت سب میں برابر ہے تو جس راستہ سے چاہی جاوے اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہیں ہے اور ہلاک ہو گیا خان و گیا اور اگر میرے راستہ متعین کیا اور یہ اوس راستہ سے گیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگوں کی عادت اور دہر جانی کے نہنے یا عمارت

بہت دراز ہے یا امن نہیں ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیکھا۔

ما ۵۵ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سے ایسی چیز مانگی کہ اس کی مرد کے ملک پر اور حسب عادت گہرین عورت کی قبضہ میں ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدے اور ہلاک ہو گئے تو اس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر بہر چیز ایسے نہیں ہے کہ عورت کے قبضہ میں رہے مثلاً گھوڑا تو مرد چاہے عورت سے ضمان لے یا مستور سے۔

ما ۵۵ (۸۲۳) مستور کو جائز نہیں ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیکے یا رہن کر سکے اور اگر یہ کہک عاریت لے کہ اس شہر میں جو مجھ پر قرض ہے اس کے لئے گرو کر دیکھا اب اس نے دوسرے شہر میں گرو کے اور ہلاک ہو گئے تو ضمان دیکھا۔

ما ۵۵ (۸۲۴) مستور عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیکھتا ہے مثلاً گھوڑا کہین جاتی کے لئے عاریت لیا وہاں پونج کر گھوڑا ہنگ گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سو نپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہ ہو گا۔

ما ۵۵ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کرے فوراً پدی اگر بے عذر روک کہا اور ہلاک ہوئی یا قیمت گھٹ گئے ضمان دیکھا۔

ما ۵۵ (۸۲۶) اگر کسی عاریت میں صراحتاً یا دلالتاً کہ مدت مقرر ہے وقت انقضات فوراً پونچنا لازم ہے مگر جو مدت کہ عاۃ ضرور ہے معاف ہے مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لٹی زیور لیا پس اس دن کے عصر کے وقت پونچنا لازم ہو گا۔ یا ایک عورت نے کسیے کر شادی میں سنی کے لئے زیور لیا تو بغور ختم شادی زیور پونچنا لازم ہو گا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجاتی کے لئے زیادہ ہو گا وہ معاف ہے۔

ما ۵۵ (۸۲۷) اگر ایک شی اسخ مستعار کی کہ فلان کام میں رہنے چاہیے اور وہ کام ہو چکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثل ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کر سکتا ہے اور نہ عادت سے زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کر لیا یا روک لیا اور ہلاک ہو جائیگی تو ضمان دیکھا۔

ما ۵۵ (۸۲۸) مستور خود پونچا ہی یا اپنے امین کی ناہنہ پونچا دے اور اگر کسی

اور کما ہیبیدے اور تلف ہوئے تو ضمان دیگا۔

ما ۵ (۸۲۹) عاریت نفیس قیمتی شے جو اس خود مالک کی ماہیہ میں پونہا نا چاہے اور اسے سوا سب چیزوں کا پونہا دینا اس جائے کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہا دینا ہے مثلاً گھوڑا، اصبطل میں پونہا دیا یا سائیس کو سونپ دیا۔
ما ۵ (۸۳۰) عاریت پونہا نی میں جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

ما ۵ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین عاریت کی سکتی ہے اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکھاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کر لئے اگر مدت مقرر ہوئی ہے اور مالک نے مدت سے پہلے نفاذ کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکھاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اس طرح ضمان دلائین گئے کہ آج اس بناء اور درخت کی کیا قیمت ہے اور مدت پورا اگر اوکھاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتے تو ان میں جو فرق ہوگا تو وہ دلائین گئے مثلاً آج اوکڑا ہوا درخت بارہ روپہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپہ کا ہوتا تو اہلہ روپہ زمین والا مستعیر کو دیگا۔

ما ۵ (۸۳۲) اگر کبھی کیواسے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا ہو جب تک کہ اکتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا۔

کتاب ہفتم میں کا بیان اس میں ایک مقدمہ اور دو باب ہیں مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہمہ سے متعلق ہیں۔

ما ۵ (۸۳۳) کسی کو بے عوض مال دینا اور اس کا مالک کرو دینا ہیبہ ہے ہیبہ کرنے والی کو واپس کہتے ہیں اور جس کو دیا ہے موہوب کہ ہے اور جو مال دیا ہے موہوب ہے اہاب ہیبہ قبول کرتا ہے۔

ما ۵ (۸۳۴) کسی کو اگر آگے بٹھا کر اس کے بزرگ کے دینا ہیبہ ہے۔

ما ۵ (۸۳۵) ثواب کے لئے دنیا صدقہ ہے۔

ما ۵ (۸۳۶) کسی چیز کو اجازت دیدینا باحتی ہے مثلاً ہیبہ کہہ دینا کہ ہیبہ کانا کہاؤیلے تو ہیبہ مباح کرو دینا ہے۔

باب اول عقیدہ ہبہ کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں فصل اول
ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان میں ۴
ما دہ ۸۳۷) ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھ پورا
ہوتا ہے۔

ما دہ ۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی میں بولی جاتے ہیں ان کا
استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ میں نے تجھ کو اکرام کیا اور ہبہ کیا
یا ہدیہ دیا یا اپنے عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور خطے یا پہن لے۔
ما دہ ۸۳۹) ہبہ تاملی سے ہبہ منعقد ہوتا ہے۔

ما دہ ۸۴۰) سجدینا اور قبضہ کر لینا ہبہ میں اور صدقہ میں ایجاب قبول ہے۔
ما دہ ۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیلہ بیع میں قبول ہے ویسا
ہبہ میں قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ میں ایجاب کے بعد موبہوب پر قبضہ کر لیا
ہبہ صحیح ہوا گو یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کیا۔

ما دہ ۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلائل ضرور ہے۔
ما دہ ۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالت قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن
صراحت ہبہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے کہ یہہ مال تجھ کو میں ہبہ کر چکا ہوں جبکہ
مجلس ہبہ میں مال موجود ہے اور اگر موجود نہ ہو تو یہہ کہہ دینا کہ فلان مال میں نے
تجھ کو ہبہ کیا جا کر لے لے حکم صریح ہے دیہہ امر صحیح نہیں ہے یعنی مال مجلس ہبہ میں
موجود نہ ہو اور جہاں ہو وہاں جا کر قبضہ کر لے تو یہہ صحیح ہوگا۔

ما دہ ۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہو تو مجلس میں اور بعد
مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ میں قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے
ظاہر ہے اور اجازت دلالت قبضہ کے لئے مجلس ہبہ میں معتبر ہے نہ بعد
مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال میں نے تجھ کو ہبہ کیا اس نے مجلس میں قبضہ کیا صحیح ہے
اور مجلس کے بعد صحیح نہیں ہے۔ اور اگر کہا کہ میں نے مال جو فلان جا کا موجود ہے
تجھ کو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہاں جا کر لے لے او۔ وہ گیا لے لیا صحیح ہوگا۔

ما دہ ۸۴۵) مشترک قبضہ کے لئے سے پہلے بیع ہبہ کر سکتا ہے۔

۸۴۷ د ۸۴۸ مال مالک مال اوس شخص کو مال ہیہ کری کہ جبکہ قبضہ میں ہے تو ہیہ پورا ہو جاتا ہے کہیہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہیں ہے ۔

۸۴۷ د ۸۴۸ مدیون کو دین ہیہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ماقط ہو جائیگا یہ اہم ہے ۔

۸۴۸ د ۸۴۸ اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے میں نے تجھ کو ہیہ کیا جا کہ لے لے وہ گیا اور لے لیا ہیہ صحیح اور پورا ہو گیا ۔

۸۴۹ د ۸۴۹ قبضہ سے پہلے واہب یا موهوب لے کر گیا تو ہیہ باطل ہے ۔

۸۵۰ د ۸۵۰ اپنی بڑے بیٹے کو باطل اور بانع ہے ہیہ کر دیا تو قبضہ دینا ضرور ہے ۔

۸۵۱ د ۸۵۱ جس شخص کے پاس جو مانچہ ہے کہ وہ اسکا دے یا مرنی ہے کہ اسکو اپنے گود میں لیکر پرورش کیا ہے جبکہ پاس بچہ و ولایت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کو ہیہ کرے تو صرف ایک باب سے ہیہ ہو جائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہیں ہے اس فقرہ کے ادا لفظی کان و دلیقہ عند غرض معنی درست نہیں ہو سکتے ہیں اور ترجمہ جو میں نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہیں ہو سکتا ہے گو درست معلوم نہیں ہوتا ہے ۔

۸۵۲ د ۸۵۲ اگر کوئی اور شخص کہ جسکے ہیہ کرے تو لے دیا مرنے کا قبول و قبضہ ضرور ہے ۔

۸۵۳ د ۸۵۳ اگر بچہ صاحب تین رہے تو اوسیکا قبضہ کاف ہے گو اسکا کوئی ولی ہے موجود ہو ۔

۸۵۴ د ۸۵۴ ہیہ مضاف یعنی ہیہ کہنا کہ ماہ آئندہ کے شروع پر میں نے ہیہ کیا صحیح نہیں ہے ۔

۸۵۵ د ۸۵۵ ہیہ بشرط عوض یعنی ہیہ کہ میں نے اس شرط پر ہیہ کیا کہ فلان مال عوض تجھ کو دینا یا دین جو چہر آتا ہے ادا کر دینا اگر موهوب لے ہیہ شرط ادا کرے تو ہیہ صحیح ہے ورنہ ہیہ سے واہب رجوع کر لیگا یا اس بشرط پر زمین ہیہ کے کہ میرے موت تک میرے پرورش کرنا رہے تو

حب تک کہ موہوب لہ بیہ شرط بجا لاتا رہیگا ہبہ بیچ ہوگا و اہب کو حق رجوع نہیں ہے اگر و اہب کو اس ہبہ سے مذمت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

فصل ثانی میں بیہ کے شرطوں کا بیان

ما و ۵ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اس لئے وہ پہلے جو اب لکھا یا وہ بچہ کہ اب پیدا ہوگا ہبہ نہیں ہو سکتا ہے۔

ما و ۵ (۸۵۷) ایسا مال ہبہ کر سکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

ما و ۵ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر بیہ کہہ کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کیا یا ان دو گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ہبہ کیا صحیح ہوگا اور اگر بیہ کہہ کہ ان دو گھوڑوں میں سے جو تو چاہے لے اوسنی مجلس ہبہ میں ایک کو پسند کر کے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہو گیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہ ہوگا۔

ما و ۵ (۸۵۹) و اہب عاقل بالغ ہو مجنون اور را کے اور مخلو الجواہل کا ہبہ صحیح نہیں ہے پر ان کے لئے کوئے ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

ما و ۵ (۸۶۰) ہبہ میں و اہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکرا ہبہ کیا تو صحیح نہ ہوگا۔

باب دوم میں بیہ کے احکام میں دو فصل میں فصل اول

ہبہ سے رجوع کا بیان

ما و ۵ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

ما و ۵ (۸۶۲) اگر قبضہ نہیں ہوا ہے تو و اہب بے رضامندی سے موہوب کے ہبہ سے رجوع کر سکتا ہے۔

ما و ۵ (۸۶۳) ایجاب کے بعد و اہب موہوب کو قبضہ سے اگر منع کرے تو ہبہ سے رجوع ہے۔

ما و ۵ (۸۶۴) و اہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہبہ سے تو رجوع کر سکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہ ہووے تو حاکم کے بیان نامش کرے

حب تک کہ موہوب لہ یہ شرط بجالاتا رہیگا ہیبت صحیح ہوگا واپس کو حق رجوع نہیں ہے اگر واپس کو اس ہیبت سے مذمت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فائدہ ہوگا۔

فصل ثانیہ میں شرطوں کا بیان

ما ۵ (۸۵۶) موہوب کا ہیبت کے وقت موجود ہونا شرط ہے اس لئے وہ پہلے جو اب لگیا یا وہ کچھ کہ اب پیدا ہوگا ہیبت نہیں ہو سکتا ہے۔

ما ۵ (۸۵۷) ایسا مال ہیبت کر سکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہیبت کرنا صحیح نہیں ہے اگر کیا اور مال لکھنے اجازت دی تو صحیح ہونا ورنہ نہیں۔

ما ۵ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہیبت کرنا صحیح ہے اگر یہ کہ اپنے مال میں سے کچھ ہیبت کیا یا ان دو گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ہیبت کیا صحیح ہوگا اور اگر یہ کہ ان دو گھوڑوں میں سے جو تو چاہے لے اوستی مجلس ہیبت میں ایک کو پسند کر کے قبضہ کیا ہیبت صحیح ہو گیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح ہوگا۔

ما ۵ (۸۵۹) واپس عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مخلوق جو ان کا ہیبت صحیح نہیں ہے پر ان کے لئے کوئے ہیبت کرے تو صحیح ہے۔

ما ۵ (۸۶۰) ہیبت میں واپس کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اگر یا ہیبت کیا تو صحیح ہوگا۔

باب دوم میں ہیبت کے احکام میں دو فصل میں فصل اول

ہیبت سے رجوع کا بیان

ما ۵ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

ما ۵ (۸۶۲) اگر قبضہ نہیں ہوا ہے تو واپس بے رضامندی سے موہوب ہیبت سے رجوع کر سکتا ہے۔

ما ۵ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واپس موہوب کو قبضہ سے اگر منع کرے تو ہیبت سے رجوع ہے۔

ما ۵ (۸۶۴) واپس اپنے ہیبت سے اور اپنے ہیبت سے تو رجوع کر سکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی ہووے تو حاکم کے بیان نامشکری

ما ۵۵ (۸۷۵) اگر کہلے کے چیریں مباح کر دیں تو فقط کہا نا جا بڑ ہے نہ تصرف
مالکانہ کہے اور کوہبہ کو بے یا بیچ دے اور مالک اسکی قیمت نہیں لے سکتا ہے خلا
باغ میں سے کچھ انگور مباح کر دے اور کہلے لگے تو مالک قیمت نلیگا۔

ما ۵۵ (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریر سے جو یہ بھی جاتا ہے وہ اسکا حصہ جسکی
نام یہ بھی گیا ہے مثلاً ختنہ والے کے نام پر جو بھی گیا ہے وہ اسکا حصہ اور وہ اور وہ
کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا حصہ اور بابا کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا حصہ اگر کے کا
نام معلوم ہووے اور دریافت ہے نہیں کر سکتی ہیں تو اس میں عرف اور
رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم میرض کی ہبہ کا بیان

ما ۵۵ (۸۷۷) اگر کے کا کوئی وارث نہ ہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کر دے
تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اس پر تصرف اور مداخلت نہیں ہے۔
ما ۵۵ (۸۷۸) زوج نے زوج کو یا زوج نے زوج کو اپنا سب مال ہبہ کر دیا اور
کوئی اسکا وارث نہیں ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچھہ حق۔
مداخلت نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۸۷۹) اگر اپنے مرض موت میں ایک وارث کو ہبہ کیا اور اسکا موت
کے بعد اور وارثوں نے جائز نہ کیا تو صحیح ہوگا اور اگر اپنے کو ہبہ کر دیا اور قبضہ ہے
ویدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زائد ہے تو
مقدار زائد وارث واپس لے گا۔

ما ۵۵ (۸۸۰) جس شخص کا ترکہ دین میں گہرا ہوا ہے اسنے اپنے وارث کو یا غیر کو
ہبہ کیا اور قبضہ کر دیا اور مر گیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کہ اسکا سب مال اپنے
قرض میں تقسیم کر لیں۔

کتاب میں غصب اور تلف کرنے کا بیان اس میں ایک مقدمہ
اور دو باب ہیں مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور
اتلاف سے متعلق ہیں

ما ۵۵ (۸۸۱) کسی کا مال بلہ اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب اور مال

مغضوب ہے اور مالک مغضوب مت ہے۔

ماوہ (۸۸۲) ایک بار مع نیاء اور درختوں کے زمین کی قیمت کیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو اسمین فرق ہے وہ قیمت درختوں کی اور بناؤ کی حالت قیام میں تصور ہو سکے۔

ماوہ (۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اس کی حالت قیام میں ہے۔

ماوہ (۸۸۴) اور جب اس کو اکھاڑ لیں تو جو قیمت کہ اب ہو سکے وہ قیمت اس کی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بنا ہو۔

ماوہ (۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اس وقت آئیں کہ وہ قابل اکھاڑنے کے ہو تو پہلے وہ قیمت دیکھیں کہ اگر اکھڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پھر اس میں اجرت اس کے اکھاڑنے کی خبر ادا کر جاتے رہو وہ قیمت منظور ہوگی۔

ماوہ (۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت ہے آگیا جاوے جو ان میں فرق ہو وہ زمین کی قیمت میں نقصان ہے۔

ماوہ (۸۸۷) اتلاف مباشرة وہ ہے کہ کسی چیز کو خود تلف کر دی اور کرنے والا فاعل مباشر ہے متلف ہے۔

ماوہ (۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہے کہ تلف کا سبب ہوئے ایک ایسا کام کیا کہ جسے حادثہ تلف ہونا منظور ہے تو وہ شخص تسبب ہوگا مثلاً قندیل کی سی کاڑھی اور گر گئی اور توڑ گئی تو سی کاڑھنے کا فاعل مباشر ہو اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب اور ایسے ہی اگر گئی کا برتن بھوڑ دیا اور گئی تلف ہوا تو طرف کا متلف فاعل مباشر ہے اور گئی کا متلف فاعل متسبب ہے۔

ماوہ (۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اس کے دفع کرنے میں پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہے۔

باب اول غصب کے بیان میں اسمیٰ فی فصل میں فصل اول غصب کے احکام

ماوہ (۸۹۰) مال مغضوب متسبب غصب کیا جاتا ہے بینہ وہیں واپس پونجا دینا لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر میں غاصب کو پکڑا اور غصے مغضوب ہے اس کو پاس پہنچا ہے اس کی جگہ لے لی یا چاہے یہ کہے کہ جہاں غصب ہوا تھا وہاں

پونہا دے اور اسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے۔

ما ۵۹۱) غاصب مال کا ضامن ہر مال کو خرچ کیا یا اس کے بعدی سے یا بے بعدی ہلاک ہوا ضمان دیکھا اگر قیمت ہی ہے تو اس سے دیکھیں گے کہ جہاں غصب کیا اور جہاں غصب کیا اس کے کیا قیمت تھی وہ دلا دین گے اگر مثلی ہے تو مثل دلا دیں گے۔

ما ۵۹۲) غاصب نے شی منسوب وہیں پونہا دی کہ جہاں لی تھی تو برے ہو گیا۔
ما ۵۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے منسوب مالک کے سامنے رکھ دے کہ وہ اس کے قبضہ کرنے پر قادر ہے تو کو یا منسوب پونہا چکا کو قبضہ حقیقت میں ہوا اور اگر شی منسوب تلف ہوئی اور اس نے ایسے طرح قیمت مالک کے سامنے رکھ دی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت میں قبضہ نہ کر لے غاصب بری ہو گا۔

ما ۵۹۴) غاصب نے ایسی جگہ پونہا دیا کہ وہاں خوف تلف ہو تو مالک کو اختیار ہے کہ قبول کرے اور غاصب اس صورت میں ضمان سے بری ہو گا۔
ما ۵۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلا دیکھا۔

ما ۵۹۶) اگر مالک لڑکا یا تیز ہے کہ حفاظت کر سکتا ہے غاصب اسکا مال حاضر کر دیا تو صحیح ہے اور جو بے تیز ہے کہ حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو ادا کر غصب صحیح ہو گا۔

ما ۵۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہو گیا مثلاً خشک ہو گیا تو مالک پہلے وہ بے پیوے چاہے ضمان لیوے۔

ما ۵۹۸) اگر غاصب نے شی منسوب میں کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے مثلاً غاصب نے بڑا رنگوا یا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا بڑا رنگوا لیوے یا چاہے تو اپنے کڑے کا ضمان لیوے۔

ما ۵۹۹) اگر منسوب کو اپنا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گھیسوں کا آٹا لیو لیا تو فقط گھیسوں لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گھیسوں لیوے تو گھیسوں کا ضمان مالک لیگا اور قیمت غاصب کا ہے۔

۹۰۰۵۵۶) زمانہ غصب میں مئی محضوب کے نرخ اور قیمت میں فرق ہوتا تھا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ تو وہ وہی قیمت لیوے جو یوم غصب ہو مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا۔ مثلاً گھوڑا اوسکی سوار ہونے سے ضعیف اور دُبلّا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت میں جو غصب کے وقت نہی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہے اگر کڑا پیٹ گیا اور ریع سے کم قیمت اس میں کم ہوگی تو کڑا دیگا اور یہ نقصان ہی دیگا اور اگر ریع یا ریع سے زیادہ ہے مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوے یا مال غاصب کو ویکرا و سکی قیمت لیوے۔

۹۰۱۵۵۷) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے۔ تو وہ ہے غصب متصور ہو چکا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگے اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہو گا اگر بعد انکار بے قدرے ودیعت تلف ہوگی ضمان دیگا۔

۹۰۲۵۵۸) ایک شخص کی زمین پر دو اسپر میں ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی قیمت ایک ہزار روپے ہے اور ایک شخص کا چن پہاڑ کے اوپر ہے اسکا قیمت پانچ سو روپے ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پہرے میں چن کے ٹکڑے کے نیچے کے چن پر گرے اور نیچے کا چن اوس میں دب گیا اور مالک کا اسپر سے بے قصد قطع جاتا رہا سو بڑی قیمت والا اپنے پیچے چن کا مالک چوٹی قیمت والے کو بیچے اور چن چن والی کو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہو جائیگا اس طرح بچاس روپے کا نیچے موتی پانچ آنہ والی مرغی نخل لگی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا۔ دیکھو مادہ ۲۷-۲۸-۲۹۔

۹۰۳۵۵۹) مال محضوب میں سے جو چیز میں حالت غصب میں پیدا ہو اور زیادہ ہوتے رہیں وہ مالک کے ہیں اگر غاصب نے خرچ کیا تو تمہیں دیگا مثلاً ماں نور نے غاصب کے پاس کچھ دیا تو بچہ اور اوسکا دودھ مالک کا ہے یا باغ کچھ پہل غاصب نے غصب میں لگے اور تلف ہو گئے تو تمہیں دیگا اور ایسے ہی شہد کا مال جو کسی نے معطر اسے غصب کر لیا تو مالک مال مع شہد کے جو اس کے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا۔

ما ۵۹۴) کسی کے بائیں جو شہد کی کہی نے محال بات نہ تو شہد باغ
 دے ہی کا ہے اگر کوئی دیکھی پکڑے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیجھا۔

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

ما ۵۹۵) اگر حویلی غصب کی ہے تو لازم ہے کہ نجسہ واپس کر دی اور
 اس میں کچھ نقصان اور بغیر نکرے اور اس کی استعمال سے اگر اس میں کچھ نقصان
 آگیا ہے تو نقصان بے دیگا مثلاً اس نے حویلی میں سے ایک کوٹھری کا ڈانڈی
 یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت میں حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اس نے
 آگ جلانے کے گھر جل گیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت آگ کی حاوگی۔
 ما ۵۹۶) زمین غصب کر کے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ
 اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑے اور زمین دے دے اور اگر درخت یا مکان
 کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے تو مالک اوکھاڑے ہوئے
 درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنے زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہے اور درخت
 اور مکان کی قیمت زیادہ ہے اور بخیاں کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے
 یا مکان بنایا تو اس کو اختیار ہے کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہو جائے
 مثلاً اس نے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ میں تھا بخیاں و درخت لگائی
 اور پھر اس کا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے۔

ما ۵۹۷) ایسی ہی کسی کی زمین میں اگر زراعت کا تو زراعت سے جو نقصان
 قیمت ہوا وہ ہے دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک میں زراعت کا تو
 حسب قدر کہ شریک کا حصہ ہے اس قدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے
 نقصان ہوا ہے۔

ما ۵۹۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائے تو زمین سے سوا بچوں کا رطبابت
 اکیسہ نہیں دلائیگی یہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہے کیونکہ اوس میں نفس کا لفظ ہے اور
 نفس عالم اور طبیب کو کہتے ہیں۔ مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہ ہے کہ
 زمین غصب میں ہل چلا یا کہ در زمین مالک نے لپٹے تو غاصب ہل چلانے کے
 اجرت مالک سے نہ لے سکیگا۔

ما ۵۹۹ (۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھ دیا تو اپنا اسباب ادا کر لے
اور زمین خالی مالک کو دے۔

فصل سوم غاصب جو کوئی غصب کر لے اوسکا حکم

ما ۵۹۵ (۹۱۰) جب غاصب کسی نے مال معصوب غصب کر لیا تو وہ ہے
غاصب ہے اسی لئے جب مال معصوب تلف ہو گیا یا اس نے تلف کیا تو مالک
اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لے لے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے
لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا کیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا
اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا۔

ما ۵۹۶ (۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہی بری ہوا اور
اگر اصل مالک کو دیا تو دونوں بری ہو گئے اول بھی اور ثانی بھی۔

باب دوم اتلاف کا بیان آئین چار فصل میں فصل اول
مسئمتہ اتلاف کا بیان

ما ۵۹۷ (۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے آئین کے ہاتھ میں قصداً
بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ میں تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے
چاہے غاصب ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس
لے گا نہ متلف غاصب سے۔

ما ۵۹۸ (۹۱۳) ایک شخص پھیل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف
کر دی ضمان دیگا۔

ما ۵۹۹ (۹۱۴) اگر اپنا مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا۔

ما ۵۹۵ (۹۱۵) اگر کسی کا بڑا بڑا کر کنجا اور ساڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا بڑا
بڑا اور مالک نے کنجا اور پیٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے
داس پر پیٹ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ بڑا پیٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا۔

ما ۵۹۶ (۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال میں سے
ضمان دلائینگے اگر اوسکے پاس کچھ مال نہیں ہے تو اوسکا ولی ضمان دیگا اور

جب وہ لڑکا تو نگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

ماود ۵۹۷ (۹۱۷) اگر کسی کے مال میں ایسا کام کیا کہ اس کی قیمت نہ ہوگی تو نقصان قیمت دیکھا۔

ماود ۵۹۸ (۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مہاں سرا ڈا دیا یا کسی کے دوکان کرا دے تو اس کو اختیار ہے کہ محلہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوئی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا محلہ لیوے اور دیکھیں کہ اس کی قیمت قیام کی حالت میں کیا تھی اور اب ٹوٹنے میں کیا ہے سو جو فرق ان دونوں میں ہے وہ بھی لیکھا اور اگر غاصبے و لیاہ مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تھا تو بری ہو گیا۔

ماود ۵۹۹ (۹۱۹) محلہ میں جو آگ لگی اسلئے اسی نے کسی کا گھر لے اس کی اجازت کے کرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ دہن بجھ گئی اگر حکومت والوں کی حکم سے ڈالیا تھا تو ضمانت دیکھا ورنہ ضمانت دیکھا۔

ماود ۶۰۰ (۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو درخت اس کو دیکر اس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی لے اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان دونوں میں ہو وہ لیلے مثلاً یا بچے کی قیمت مع درختوں کے دس ہزار روپیہ تھی اور بے درختوں کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور کٹے ہوئے درختوں کا دس ہزار روپیہ قیمت تھی مالک چاہے تو درخت چوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے۔

ماود ۶۰۱ (۹۲۱) مظالم کو بیہوشی نہیں ہے کہ ظالم پر اتنا ہے ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ عمر نے اس کے برتن توڑے تھے تو دونوں ایک دوسرے کو ضمانت دینگے بازید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ وہ بنیڈے میں سے تھے اور بنیڈے میں سے بکرنے اس کے برتن توڑے تھے تو دونوں ضمانت دیں گے اور ایسے ہے اگر ایک شخص نے دھوکہ میں آکر کہوٹے درہم لئے تو جا نہ نہیں ہے کہ دوسرے کو بے وہ ہے

فصل ثانی اتلاف کی تسبیب کے بیان میں

ماود ۶۰۲ (۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبیباً تلف کیا یا اس کی قیمت کم کر دے یعنی ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمانت دیکھا مثلاً

۹۲۳ مادہ (۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر سکے بہاگ گیا اور ضائع ہو گیا ضمان نہ دینا
 اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر سکے بہاگ گیا اور ضائع ہو گیا ضمان نہ دینا
 اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر سکے بہاگ گیا اور ضائع ہو گیا ضمان نہ دینا
 اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر سکے بہاگ گیا اور ضائع ہو گیا ضمان نہ دینا

۹۲۴ مادہ (۹۲۴) فعل تبیب من تعدی شرط ہے جو ابھی ذکر ہوا اپنے تبیب ضرر میں جب
 ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے تبیب ہو مثلاً راہ عام میں
 بے حکم حاکم کنوا کہو ۱۱ اور اوسمیں کسی کا گھوڑا اگر گیا اور مر گیا ضمان دینا اگر اپنے ملک
 میں کنوا کہو ۱۱ اور اوسمیں گھوڑا اگر ۱۱ اور مر گیا ضمان نہ دینا

۹۲۵ مادہ (۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہو جو تبیب تلف ہو سکتا ہے پراتنی
 میں دوسرا مباشر فعل تلف کا ہو تو ضمان مباشر پر آگیا دیکھو۔ (۹۰۵)

فصل سوم جو چیزیں کہ راہ عام میں حادث ہووین

۹۲۶ مادہ (۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام میں جی ضروری مگر اس شرط پر کہ کسی کو اس
 ضرر نہ پہنچے اور سب محفوظ اور سلامت رہیں اسی لئے اگر جہاں سے پہلے سے کہیں چیز
 گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو ضمان دینا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان میں
 سے لوہا کوٹتے ہوئے چنگاری کسی راہ زور جا پڑے اور اسے پڑے بل گئے
 تو لوہا پڑو نہ کا ضمان دینا۔

۹۲۷ مادہ (۹۲۷) راہ عام میں کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکھنے کا پانی بھیڑنا نیک بے حکم حاکم
 حق نہیں ہے اور بے حکم جو بہ کام کر گیا تو چیز کہ اس سے پیدا ہوگا اسکا ضمان دینا
 ایسے ہی اگر راہ عام میں کسی نے پتھر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور

کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرزا خان دیگا باراد عام میں مثلث میل ڈالیا
کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پسٹل گر گیا اور مرزا خان دیگا۔

مادہ ۵۸۵ (۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پہنچا ضمان ہوگا پر
جب دیوار گرنے کے لئے جبکہ گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ
اونکو تقدم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتار لے کیونکہ وہ کرتے کو ہے اور اوس پر
تاتنا وقت گزر گیا کہ اس میں اندر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تھا اس صورت میں ضمان
دیگا اور تقدم اور تہیہ کا حق اسیکو ہے جسکے گھر پر دیوار چھوٹے ہوئی ہے نہ کسی
اور کو اور راہ خاص میں حق تقدم اور تہیہ اوسکو ہے کہ جو اس راہ میں گزرتے
ہیں اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا مقدم ہے اور راہ عام میں ہر شخص کو
حق تہیہ حاصل ہے۔

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنی ضرر پہنچانے کے بیان میں

مادہ ۵۸۶ (۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پہنچا تو گھوڑے والا ضمان
نہیگا دیکھو مادہ ۵۸۷ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھ رہا ہے کہ گھوڑا کسی کا ضرر کر رہا ہے
اور اوسکو نہیں روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے اور کتے والے کو اہل تقدم
یعنے محلہ اور کانون والوں نے کہا کہ اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کر اوسنے کھی اور
کسے کو بیل نے سنگ مارا یا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا۔

مادہ ۵۸۷ (۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک میں گھوڑا اپنے اگلے ماتون سے یا دم سے
یا لات سے کسی کا ضرر کرے تو ضمان ہوگا وہ اوس پر سوار ہو یا ہو۔

مادہ ۵۸۸ (۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک میں گھوڑا چھوڑ دیا تو۔

جو کچھ ضرر کہ گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان ہوگا کہ گو یا بیہ اوسے کی گھوڑی سے

اوسیکے ملک میں ہوا ہے اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا ضمان

دیگا خواہ اوس پر سوار ہو یا پیچھے لاکھتا ہو یا آگے سے کھینچا ہو یا اسوقت موجود

ہو یا نہ ہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسے کی ملک میں گھس گیا اور ضرر پہنچا

تو کسے پر ضمان نہیں ہے۔

مادہ ۵۸۹ (۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے راہ عام میں جائیگا

حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہنچا کہ اس سے بچنا۔
 ممکن نہ تھا ضمان نہیں ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار اٹھتا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے
 کپڑوں پر پڑے یا لات کسی کو مارے یا اگلا پاؤ مارا اور ضرر پہنچا ضمان ہوگا مگر
 جب سوار ہو تو ان سب باتوں سے سوار پر ضمان ہوگا۔

ما ۵۳ (۹۳۳) کچنے والا اور لاکنے والا سوار کا حکم رکھتا ہے جس سے سوار پر
 ضمان ہوگا اس سے ان پر ہے ہوگا۔

ما ۵۴ (۹۳۴) کسی کو حق نہیں ہے کہ راہ عام میں اپنا گھوڑا کھڑا کرے یا باند
 دے اسلیں اگر راہ عام میں باند یا کھڑا کیا اور کسی کو اسکی لات سے یا اور
 طرح پر ضرر پہنچا تو گھوڑے والا ضمان دیکھا اور جو جگہ گھوڑے کے باندھنے
 یا کھڑا رکھنے کی مقرر ہے اس میں یہ حکم نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا باگ ڈور کھول کر راہ عام میں چھوڑ دیا تو وہ
 اس کے ضرر کا ہر طرح ضمان دیکھا۔

ما ۵۶ (۹۳۶) ایک شخص گھوڑی پر سوار تھا گھوڑے نے اپنی لات سے یا اگلے
 پانوں سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشرت کہیں گئے بہر حال ضمان دیکھا تو وہ
 وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہ ہو۔

ما ۵۷ (۹۳۷) اگر گھوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اسکو روک نہیں سکتا ہے
 تو اس کے ضرر سے کچھ ضمان نہ آویگا۔

ما ۵۸ (۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویل میں اپنا گھوڑا باندھا اور وہیں دوسرے
 نے بے اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندھ دیا اب اس طویل والے گھوڑے
 نے اس گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہیں ہے اور اگر اس گھوڑی نے
 اس طویل والے گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

ما ۵۹ (۹۳۹) ایسے جانے میں اپنے اپنے گھوڑے باندھے کہ انکو اس جگہ
 میں باندھنے کا حق ہے پھر وہ توجہ نہ گئے اور ایک نے ایک کو ہلاک کر دیا تو
 ضمان نہیں ہے مثلاً ایک گہر میں دو شریک ہیں اور ہونی اپنے اپنے گھوڑی
 باندھے ہوئے۔

ما ۵ (۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا الیٹے جگہ باندھا کہ اوسکو دمان میں نہ بنا
اور ہر کسی اور نے ہی اسکا جگہ باندھا اور اوسکو یہی حق باندھنے کا تھا اور اب
پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا تو کچھ ضمانت نہیں ہے اور اگر دوسرے نے
پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمانت آویگا۔

کتاب ہشتم حجر اور اگر ادا اور شفعہ کا بیان امین ایک مقدمہ
اور تین باب ہیں مقدمہ امین وہ اصطلاحات فقہ میں
کہ حجر اور اگر ادا اور شفعہ سے متعلق ہیں +
ما ۵ (۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف ولی سے روکنا جبر ہے اور جبکو
راکھا ہے مجبور کہتے ہیں =

ما ۵ (۹۴۲) اوجیب حجر ادا کیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی
گئی اوسکو اذون کہتے ہیں اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہیں =

ما ۵ (۹۴۳) جو لڑکا ایسا ہے نیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنی یہ نہ جانتا
ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنی خریدنے سے ملک پیدا
ہوتی ہے اور غبن فاحش میں مثلاً بجائے ذیل روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہو کا
کہا لے اور غبن سیر میں نیز ہو اوسکو غیر میز کہتے ہیں اور جو یہ نہ جانتا ہو اوسکو
مبی میز کہتے ہیں =

ما ۵ (۹۴۴) مبنون دو قسم ہے ایک مبیع کہ اوسکو ہر وقت خون رہتا ہے
اور غیر مبیع وہ ہے کہ کچھ مبنون ہو اور کچھ افاقہ ہو =

ما ۵ (۹۴۵) متوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور میں خلل ہو کہ سمجھ نہ ہو اور
کلام اوسکا لڑبڑا ہو اور تدبیر اوسکے فاسد ہو =

ما ۵ (۹۴۶) سفید وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور اپنے
مصارف میں زیادتی کرے اور مال یا شرافت تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین
میں اور سود اگر ملک کے طریقہ میں اپنے بے وقوفی سے غافل ہیں اوسکو بے سفید
کہتے ہیں =

ما ۵ (۹۴۷) پرشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو و در

تیزیر سے محفوظ رہے۔

ما ۵ (۹۴۸) کسی شخص پر جو کرنا کہ لیا کام بہ رخامند کا کے ڈرانے سے کر سے
جو حق اور قابل کر نیے ہو اگر اہل حق ہو اسے اسکو مکرمہ کہتے ہیں بغیر را
اور جو کرنا والا مجر ہے اور جو کام کیا گیا اسکو مکرمہ علیہ کہتے ہیں اور جو خوف کہ اسکو
دلا یا ہے اسکو مکرمہ بہ کہتے ہیں۔

ما ۵ (۹۴۹) اگر اہل دو قسم ہے ایک اگر اولیٰ کہ ضرب شد بد کے ساتھ جو حسین
خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اگر اولیٰ کہ ہے کہ اسکو ضرب اور
قید سے صرف دیکھ اور رنج پیدا ہوتا ہے۔

ما ۵ (۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اسکو اسی قیمت پر لینا شفعہ ہے
ما ۵ (۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے۔

ما ۵ (۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھ حق شفعہ متعلق ہو اسکو مشفوع
کہتے ہیں۔

ما ۵ (۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اس کے مالک ہونے کے سبب ہی
مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہو۔

ما ۵ (۹۵۴) غلط وہ شخص ہے کہ اسکو اس زمین کے حقوق میں شرکت ہو لینے
جس نل بن سے ایک گہر میں پانی آتا ہے دوسرا ہے اسی نل میں سے پانی لینا ہے اور
جس راہ سے کہ اسکی آمد و رفت ہے اسی راہ سے دوسری گاہی آمد و رفت ہے
ما ۵ (۹۵۵) جو پانی کے چند آدمیوں کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس
نہر میں سے سب پانی پیتے ہیں شرب خاص نہیں ہے۔

ما ۵ (۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کو چار سربستہ کے لئے ہو۔
باب اول حجر کے مسائل اور اس میں چار فصل ہیں فصل اول
حجورین کے اقسام اور ان کے احکام

ما ۵ (۹۵۷) اصل یہ ہے کہ صیغہ اور مجنون اور معتوہ مجبور ہیں۔

ما ۵ (۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سیغہ کو بھی حجر کرے۔

ما ۵ (۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہوں کی درخواست سے قرض دار کو بھی حجر کرے۔

۹۶۰۵۵۶۔ مجبور وہ ہے لوگ جن کا ان مواد سابقہ میں ذکر ہوا کہ ان کا تصرف فولی جاری ہوگا پراونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے کہ کسی کا لڑکا بے تمیز نے جو کسی کا نقصان کر دیا تھا لڑکا ۹۶۱۵۵۶۔ سیفہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اس کا سبب بیان ہونا چاہیے اور اس کا اعلان ہونا چاہیے۔

۹۶۲۵۵۶۔ حاکم خیر مجبر کرنا چاہیے فوضد نہیں ہے کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اس کا غیبت میں ہی حجر ہو سکتا ہے پراونکو خبر ہونا ضرور ہے جب تک کہ اس کو خبر ہو حجر ہو صحیح نہیں ہے اور اس کے سبب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تک مقبول ہونگے۔

۹۶۳۵۵۶۔ فاسق پر سبب فسق کے حجر ہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ اس کا اسراف مال مناسب ہو ۹۶۴۵۵۶۔ بعض آدیون پر سبب اس کے عام ضرر رسانی کے حجر ہو سکتا ہے مثلاً طبیب جاہل کو اس کے کام سے روکا جاتا ہے اور حجر تصرفات فولی سے روکنے کو کہتے ہیں۔

۹۶۵۵۵۶۔ سودا گروں اور حرفة والوں کو یہ اختیار نہیں کہ کسی سے کہیں کہ اس کے سبب سے ہماری تجارت اور حرفة میں خلل اور نقصان آتا ہے سودا گروں اور حرفة سے منع کروادین۔

فصل دوم صغیر اور محنون اور معتوہ کے احکام

۹۶۶۵۵۶۔ اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دے تو یہ تصرفات فولی جائز نہیں ہیں۔ ۹۶۷۵۵۶۔ جبیں صغیر مجبر کا نفع ہوا اوس میں اس کا تصرف فولی جائز ہے اگرچہ ولی نے اذن مذکور ہوتا ہے اور یہ قبول کر لیا اور جبیں اس کا ضرر ہوا اوس میں اس کا تصرف فولی جائز نہیں ہے اگرچہ ولی اجازت ہی دے اور اذن ہی دے مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف میں کہ نفع ہی ہے اور ضرر ہی ہے وہ ولی کی اجازت پر تو فائدہ سے لینے ولی کو اختیار ہے کہ اوس میں فائدہ دیکھے تو جائز کرے ورنہ نہیں مثلاً ایک لڑکی مجبر نے کچھ مال بیچی تو بہد بیع عقد مند وہ میں ہے اور ولی کی اجازت پر ہونا رہے گی اگرچہ غنم سے زیادہ پر بیچا ہو عقد مند وہ جبیں نفع اور نقصان دونوں متصور ہوں۔

۹۶۸۵۵۶۔ ولی کو یہ مناسب ہے کہ عیسیٰ مال میں سے ہو اور اس کو تجارت

کے لئے دیدے اور اسکا تجربہ کرتا ہے جب اسکا رشد معقول ہووے تو باقی مال اسکو حوالہ کر دے۔

مادہ ۹۶۹۔ اگر ولی اپنے قول میں اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خریدو۔ عقود مکررہ کہتے ہیں یا کہا کہ فلاں مال بیچو اور فلاں مال خریدو تو یہ خرید و بیچ کی اجازت ہے کیونکہ اس سے مقصود فائدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار میں جا کر فلاں چیز خرید لاؤ فلاں چیز بیچ لاؤ تو یہ اجازت نہیں ہے بلکہ اسکو وکیل کر کے اپنے کام سمجھے بیچا ہے کہ بیہ عادت جاری ہے۔

مادہ ۹۷۰۔ اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور خاص بیع و شراء کے ساتھ مقید اور مخصوص نہیں ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن یا ایک جینا تجارت کرو تو یہ حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا جب تک کہ ولی اسکو مجبور کرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلاں بازار میں یا فلاں سبب کی تجارت کرتے رہو تو یہی عام اجازت ہے۔

مادہ ۹۷۱۔ جیسا اذن مراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور بیچ ہو گیا اور منع کیا اذن دلالت ہے۔

مادہ ۹۷۲۔ جب ولی کی طرف سے صغیر کو اجازت ہو گئی تو مثل بائع کے سب خصوصیات اذن میں داخل ہونگے اور اس کے سب عقود بیع و شراء معتبر ہونگے۔

مادہ ۹۷۳۔ ولی صغیر کو اذن دیکر پھر مجبور کر سکتا ہے اور اذن باطل ہو جائے گا اور شرط یہ ہے کہ اذن جیسا عام ہوا تھا کہ بازار والوں نے جان لیا تھا ویسا ہی مجبور ہی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائیں یہ کہ اپنے گھر میں دو تین آدمیوں کے رو برو ہجرت کریں۔

مادہ ۹۷۴۔ لڑکی کا ولی اول باپ ہے۔ دوم وہ شخص کہ اس کے باپ نے اپنی زندگی میں وصی مقرر کیا تھا سوم وہ شخص کہ اسکو اس

وصی نے وصی مقرر کیا ہو یا دادا یا پوتا یا وہ شخص کہ اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو۔ چہنچہ وہ شخص کہ اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا ہو۔ ساکنان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی اور چچا اور قرابت والی نہیں ہیں مگر وصی ہو سکتے ہیں۔

مادہ ۵۵۵- اگر ولی صغیر یا تمیز کو اذن مذکور سے تو حاکم دے سکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حق میں مفید ہو اور پیرا ولی اسکو حرج نہیں کر سکتا ہے۔
مادہ ۵۵۶- ولی جب مر گیا تو اوس جو اذن دیا وہ بھی باطل ہو گیا مگر حاکم اگر اذن دیا تھا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل ہوگا۔
مادہ ۵۵۷- جس حاکم نے اذن دیا تھا وہی حرج نہیں کر سکتا ہے مگر اوسکے باپ یا باپ کے سوا اور ولی کو یہ جواز نہیں ہے کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حرج کر سکیں۔

مادہ ۵۵۸- معنہ صغیر صغیر کے حکم میں ہے۔

مادہ ۵۵۹- مجنون مطبق صغیر غیر صغیر کے حکم میں ہے۔

مادہ ۵۶۰- مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ میں تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے

مادہ ۵۶۱- صغیر کے بالغ ہونے پر فوراً اوسکا مال مذکور جائیداد بلکہ لازم ہوگا کہ تہہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہو لیوے تب دیوبین۔

مادہ ۵۶۲- اگر کہیں بھی بالغ ہوا پر رشد نہیں ہے تو اوسکا مال مذکور جائیداد بدستور تصرف سے روکا جاوے جب تک کہ رشد ثابت نہ ہووے۔

مادہ ۵۶۳- وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے تلف ہو گیا یا اوس نے خود تلف کیا تو وصی ضمان دے گا۔

مادہ ۵۶۴- صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اسکو دیا جائے گا سفہت ظاہر ہو جائے تو اسکو حرج نہیں

مادہ ۵۶۵- جب لڑکے کو احتیام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہو جائے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے۔

مادہ ۵۶۶- لڑکا بارہ برس کے عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی

نوبیس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور دو نو پندرہ برس کی ندامی پر

بالغ ہو چکے ہیں اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا اور بالغ ہوا تو مراجع ہے جب تک کہ بالغ ہوین اور لڑکی نو برس کی ہو گئی اور بالغ ہوئی تو مراجع ہے جب تک کہ بالغ ہووے۔
 مادہ ۹۸۷۵۵ - جو سال بلوغ کو پہنچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی تو وہ بچہ بالغ شمار ہوگا۔

مادہ ۹۸۸۵۵ - جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو پہنچا اور بالغ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ قبول ہوگا۔

مادہ ۹۹۹۵۵ - اگر مراجع اور مراجعہ حاکم کے روبرو بالغ ہونے کا اقرار کریں اور ان کا ظاہر علیٰ وجہ ایسا نہیں ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو بالغ تصور ہوئے گی اور ان کا اقرار معتبر ہوگا۔ اور اگر ان کا جتنہ اور ظاہر حال ان کے بالغ ہونے پر دلالت کرے ان کا اقرار مقبول اور ان کے تصرفات معتبر ہوئے گی اور اس کے بعد اگر یہ کہے کہ میں بالغ نہیں تھا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرار کئے ہیں وہ سب فسخ ہو جائیں تو یہ دعویٰ اس کا قابل انتفات ہوگا۔

فصل سویم سفیہ مجبور کے بیان میں۔

مادہ ۹۹۰۵۵ - سفیہ مجبور مثل صغیر عینر کے ہے اس کا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا ان کے وصی اور اسکے ولی نہیں ہیں۔

مادہ ۹۹۱۵۵ - مجبور سے یہ سفیہ کے معاملات قوی ایسی ہی ہیں جیسا کہ لوگوں کے اور جب مجبور کے اوصاف

مادہ ۹۹۲۵۵ - سفیہ کا اور ان لوگوں کا نفقہ کہ اوپر واجب ہے سفیہ کے مال میں سے دیا جادے گا۔

مادہ ۹۹۳۵۵ - سفیہ کے بیع نافذ نہیں ہے اگر حاکم اس میں منفعت دیکھے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔

مادہ ۹۹۴۵۵ - سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہیں ہے یعنی مجبور کے وقت جو مال موجود ہے یا اسکے بعد جو زائد ہووے اس میں اس کا اقرار کسی کے لئے صحیح نہیں ہے۔

مادہ ۹۹۵۵۵ - لوگوں کے حقوق مجبور کے مال میں سے ادا ہوتے رہیں گے۔

۹۹۵۰۰ ما سفیدے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ میں خرچ کیا حاکم مجباً اسے بقدر اوسکے
نفقہ کے اوسکے مال سے جائز رکھے گا اور زیادہ باطل کرے گا۔

۹۹۵۰۰ ما سفید جب صلاحیت پیدا کرے تو حاکم اوسکا حجر ادا ہوا دیکھا۔

فصل چہارم میں یون مجبور کا بیان

۹۹۵۰۰ ما اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین میں دیر لگاتا ہے اور
قرض خواہ چاہے ہن کہ وہ اپنا مال بچکر قرض ادا کرے تو حاکم اوسکا مال روک سکتا ہے اگر اپنا
مال بچکر ادا کرے تو حاکم بچکر ادا کر سکتا ہے چہ چاہے وہ مال غلامی کے اوسے ادا دین آسان

مثلاً اپنے نقد دیکو پر اسباب بیع کر کے دیکو اور پر مکان اور زمین بیع کر کے دیوے۔

۹۹۵۰۰ ما مدیون مفلس و شخص کہ اوسے قرض اوسکا مال کے بدلہ ہو یا نہ زیادہ
اوسکے قرض خواہ اگر یہ خوف کریں کہ یہ اپنا مالی تجارت میں برباد کر دیکھا تو وہ حاکم سے
یہ درخواست کر سکتے ہن کہ اوسکو اوسکے مال میں تصرف کرنے سے یا کسی کیلئے اقرار کرنے

سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بچکر قرض ادا کر دیکھا پر بقدر ضرورت اوسکے لئے کچھ
چوڑ دیکھا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہے اور ہلکی قیمت کا کچھ یہی ہن سکتا ہی تو وہ لباس
قیمتی بیع کر قرض میں دیکھا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کچھ بنا دی گا اور ایسا ہے اگر
اوسکے بٹری عیالی ہے اور چھوٹے گھر میں سے رہ سکتا ہی اوسکو بچکر موافق اوسکے
حال کے گھر خرید دیکھا باقی قس قسہ میں دیکھا۔

۱۰۰۰۰ ما مدیون کے مال میں اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاو دیکھا
حب ملک کہ اوسپر جبر ہی۔

۱۰۰۱۵۰ ما مدیون کا وہی مال فرق ہو سکتا ہو جو جبر کے وقت اوسکے پاس ہے اور جو جبر کے
بعد پیدا ہو گا وہ فرق نہوگا۔

۱۰۰۲۵۰ ما جتنے باتون سے قرض خواہ ہن کا حق نہ ایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر
یا ہبہ یا صدقہ اون سب میں جبر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سبب تعزفات اوس مال میں
جو جبر کے وقت موجود ہے اور اوسے قرض خواہ ہن کا حق نہ ایل ہوتا ہی معتبر نہیں ہی اور
جو مال کہ اسے جبر کے بعد مال پیدا کیا ہے اوس میں اسکے تعزفات معتبر ہن مثلاً اسنے کچھ
اقرار کیا تو وقت جبر کے جو مال موجود ہی اوس میں جاری نہوگا یہ اوسکا معاملہ اوسپر لگنا

جب حجر اوشہ جاسے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر ہی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کماٹی گا اوسین سے ادا کرے گا۔

باب سوم اکراہ کا بیان

۱۰۰۳ مادہ اکراہ اوس شخص کا معتبر جو ہندید کے جائز کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت ہندید کے ابرار کی ہو اور اسکا اکراہ معتبر نہیں ہے ہندید خوف و لطمہ کو کہتے ہیں۔

۱۰۰۴ مادہ اور یہ شرط ہے کہ مکہ کو گمان غالب پیدا ہو وی کہ اگر میں یہ کام نہ کروں تو مکہ مجھ پر وہ ضرر پہنچا دی گا کہ کہتا ہے۔

۱۰۰۵ مادہ ۱۰۰۵ حج جس کام کے کرنا کہتا ہے ضرور ہو کہ حج یا حج کے (علاقہ و اون کے سامنے مکہ) ادا کر کے ورنہ اوسکی اور اس کے علاقہ والے کے غیبت میں معتبر ہوگا کیونکہ حج یا اوسکا علاقہ دار اگر غائب ہو گیا تو گویا اوسکا اکراہ ذلیل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنی حج نے یہ کہا کہ یہ مال اپنا حیدال اور چلا گیا اور یہ اوسنے بیدار لا تو یہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا۔

۱۰۰۶ مادہ بسبب اکراہ کے بلی ہو یا غیر بلی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ و صلح اور اقرار اور اعدا اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہ سب معتبر نہیں ہیں مگر مکہ کے اکراہ کے بعد یہ سب جائز کرد تو جائز ہو جائینگے۔

۱۰۰۷ مادہ اکراہ بلی جیسا تصرف قوی میں معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی میں معتبر ہو اور اکراہ غیر بلی صرف تصرف قوی میں معتبر ہے نہ فعلی میں مثلاً ایکے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کر دے ورنہ تجھ کو مار ڈالوں گا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دوں گا تو یہ اکراہ معتبر ہے اور حجر پر ضمان آدمی گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کر دی ورنہ تجھ کو مار ڈالوں گا یا قید کر دوں گا

اوسنے ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہوگا اور یہ متلف ضمان دیکھا۔

۱۰۰۸ مادہ شفعہ کا بیان اس میں چار فصل ہیں فصل اول شفعہ کی مرا کی بیان فصل دوم شفعہ کے اسباب میں اول نفس بیع میں شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک جو بلی کے وارث ہو دین و تقیم حق بیع میں خلیفہ ہو مثلاً حق مرد و خاص اور حق شریک خاص مثلاً ایسا باغ بیچا گیا کہ اس میں اور باغ نہیں ایک ہی نل سے پانی دیا جائے اور دوسری

ہمسایہ کی اسٹی متصل ہو یا نہ ہو اور اگر یہ سب باغچہ ہنر سے پانی لینے ہیں کہ اس کے علی العموم پانی
لیا جاتا ہو تو اوکو ایک شہر حق شفعہ نہیں ہو یا مثلاً بہت گہرا یہ ہیں کہ ان سب کے دروازہ راہ کو
پر ہیں تو اوکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہیں ہے سوگم یہ کہ ہمسایہ متصل ہو۔

۱۰۰۹۵۵۵ اب سے زیادہ حق شفعہ شریک فی النفس البیع ہر دوم خلیط فی حق البیع ہو سکتا ہے
ملاصق لینے اگر اول شفعہ کا طالب ہو تو اوکو حق شفعہ نہیں ہو اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو
حق شفعہ نہیں ہے۔ ۲

۱۰۱۰۵۵۵ اگر شریک فی النفس البیع نہیں ہو یا ہی پر شفعہ ترک کر دیا ہو تو دوم یہ خلیط فی حق البیع کو
حق ہی اور اگر خلیط فی حق البیع ہو یا دسکو ترک کر دی تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہو مثلاً ایک سے
حوالی ہیں اپنا حصہ شایع و مشترک بجا تو دوسرا حصہ لا شفعہ ہے حصہ خرید لیا اور اگر یہ ہو یا دوسرے
دسکو ترک کیا تو خلیط فی حق البیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیا یا یہ ہی ہو یا دعوی شفعہ
دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے۔

۱۰۱۱۵۵۵ اگر بالخانہ ایک شخص کا ہو دینے کا تھا ایک شخص کا ہو تو دینے نو آپس میں ہمسایہ ملاصق ہیں۔

۱۰۱۲۵۵۵ حوالی کی دیوار میں جو شریک ہیں وہ گویا حوالی میں شریک ہیں اور اگر دیوار میں تو
شریک نہیں ہیں مگر ایک گھر کے بالندہ دوسرے گھر کی دیوار تک پہلے ہو ہیں تو یہ دو ہمسایہ ملاصق
ہیں نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بالندہ کے سر و سر کی دیوار پر پہلے شریک اور ملحق ہیں ہوتا ہے
۱۰۱۳۵۵۵ اگر ایک حوالی میں کے شریک ہیں ایک کا نصف اور دوسرے کا صحیح چاروں اور ایک کا شفعہ
اب نصف حصہ دے اپنا حصہ بجا تو یہ دو نو سہل و رنلت الے برابر نصفاً نصفاً دسکو خریدنے
نہ بہرہ کہ ٹلٹ والا لیا اور سہل و الہ سہل لیا۔

۱۰۱۴۵۵۵ اگر دو قسم خلیط موجود ہوں ایک وہ کہ اس باغچہ میں جو چوٹے ہنر سے مل نکال کر
پانی لیتا ہے اور ایک وہ کہ اس چوٹے ہنر سے پانی لیتا ہو تو جو مل دے ہیں اوکو استحقاق۔

شفعہ حاصل ہی پہنچتے ان لوگوں کے کہ اس چوٹے ہنر سے پانی لیتے ہیں اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ
گیا کہ چوٹے ہنر سے پانی لیتا ہو تو ہنر کے پانی لینے والے اور نل سے پانی لینے والے سب حق شفعہ
ہو گئے مثلاً ایک ایسا گھر بجا کہ اس کا دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ میں ہو اور یہ کوچہ دوسرے
کوچہ غیر نافذہ میں سے نکلا ہے تو اس کوچہ والے کہ حسین اس کا دروازہ ہر شفعہ ہونگے نہ
اد پر کے کوچہ والے کہ حسین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ میں کہ حسین یہ کوچہ

کہا ہے کوئی گہر کا تو یہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب تھی شفعہ ہیں ۔۔
 مادہ ۱۰۱۵ ایک شخص نے اپنا بانجھ بیجا اور حق شرب نہیں بیجا تو خلیط نے تھی ان شرکوبہ
 شفعہ نہیں ہے اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے ۔

مادہ ۱۰۱۶ حق شرب حق طریق پر مقدم ہے اگر ایک بانجھ ہے کہ اس کا ایک شخص
 حق شرب میں خلیط ہی اور دوسرا حق طریق میں خلیط ہے تو حق شرب والا مستحق شفعہ ہوگا
فصل ثانی حق شفعہ کے شرطوں کا بیان پ پ پ

۱۰۱۶۰۰ جو کے شرابہ سے کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو ۔۔ میں اس واسطے
 آسانی میں اور منقولات میں اور زمین و حق اور نزولی میں شفعہ نہیں ہو سکتا ہے ۔

۱۰۱۶۰۱ شرابہ ہی کہ مشفوع بہ ہی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین قف شفعہ ہوگا
 ۱۰۱۶۰۲ زمین وقف اور زمین نزولی میں جو درخت لگائے گئے ہیں اور مکانات

جو بنائے گئے ہیں وہ سب بمنزل منقولات کے ہیں اس میں شفعہ جاری نہیں ہے ۔

۱۰۱۶۰۳ حب زمین مملوکہ مع اپنے درختوں کے اور مکانات کے بیچے جانے تو تجارت
 اور مکانات ہی شفعہ میں شامل ہونگے اور فقط عملہ اور درخت بیچے جائیں تو شفعہ ہوگا

۱۰۱۶۰۴ بدون عقد بیع کے شفعہ نہیں ہو سکتا ہے ۔

۱۰۱۶۰۵ ابہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرابہ کے ساتھ
 اپنا گہر پہ کیا کہ اسکے عوض میں کچھ دیگا تو یہ بمنزل بیع کے ہے اس پر دعویٰ

شفعہ قائم ہوگا کیونکہ یہہ بہ ابتداء یہہ ہے اور انہما بیع ہے ۔

۱۰۱۶۰۶ جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اس میں شفعہ نہیں ہے
 مثلاً یہہ بے عوض کئی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی ۔ پ پ پ

۱۰۲۴۵۵ (۱۰۲۴۵۵) شرط یہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی ہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر
 ہو کہ جو لاکھ ماسب ہے تو اس کا حق شفعہ ساقط ہو گیا اور اس کو دعویٰ شفعہ نہیں ہے اور
 ایسے ہی بیع سے نکال دینے میں جب کسی مشتری سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا تو حق شفعہ ساقط
 ہو گیا اور اب ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہو کر زمین کو ادائیگی تو اب اس کو
 حق شفعہ نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۔

۱۰۲۵۵۵ (۱۰۲۵۵۵) شرط یہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسے لئے جو زمین اس طرح
 دی گئی کہ اس کا بدل مال نہیں ہے اس پر شفعہ نہیں ہے مثلاً ایک حویلی حامی کو اور اسکے ہٹانے
 کے عوض میں دی گئے تو محنت حامی کے مال نہیں ہے بلکہ یہ قبیل منفعت و خدمت کی ہے
 جس کی عوض گہر دیا گیا ہے اسی لئے اس حویلی پر جو مہر مقرر کے گئے شفعہ نہیں ہے۔

۱۰۲۶۵۵ (۱۰۲۶۵۵) شرط شفعہ یہ ہے کہ بائع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اس لئے
 بیع فاسد میں جنگ کہ بائع کا حق استرداد ساقط ہوئے تو حق شفعہ نہیں ہے اور بیع
 بشرط جوار میں اگر مشتری کو جوار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بائع کو اختیار ہے جنگ
 کہ اس کا حق جوار ساقط ہو تو حق شفعہ ہوگا اور اختیار عیب اور جوار رویت شفعہ
 کا مانع نہیں ہے۔

۱۰۲۷۵۵ (۱۰۲۷۵۵) جب کوئی زمین شرکاء میں تقسیم کریں تو حق شفعہ جابر نہیں
 ہو سکتا ہے یعنی ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے۔

فصل ثالث طلب کا بیان

۱۰۲۸۵۵ (۱۰۲۸۵۵) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب موافقت و وسل
 طلب تقریر و اشهاد تیسرا طلب خصومت و تلک۔

۱۰۲۹۵۵ (۱۰۲۹۵۵) شفیع پر لازم ہے کہ جس جائے بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کہے کہ طلب
 خفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ میں اس بیع کا شفیع ہوں اور شفعہ طلب کرتا ہوں
 اس کو طلب موافقت کہتے ہیں =

۱۰۳۰۵۵ (۱۰۳۰۵۵) شفیع پر بعد اس طلب موافقت کے لازم ہے کہ گواہ کر لے اور
 طلب تقریر اس طرح کرے کہ بیع کے پاس جا کر دو گواہوں کو یہ کہے کہ فلاں شخص نے
 یہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جا کر کہے کہ تو نے یہ زمین خریدی ہے یا بائع سے

۱۰۲۹۵ (۱۰۲۹۵) شرط یہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی ہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع ۵ ذکر
 ہو کہ جو لاکہ ماسب ہے تو اس کا حق شفعہ ساقط ہو گیا اور سکو دعویٰ شفعہ نہیں ہے اور
 ایسے ہی یہ سب کچھ زمین تک کسی مشتری سے خریدنے لگا یا کر ایسے لگا حق شفعہ ساقط
 ہو گیا اور اب ہی جب مانع کے طرف سے وکیل ہو کر زمین بکوا دی تو اب اس کو
 حق شفعہ نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۔

۱۰۲۵۵ (۱۰۲۵۵) شرط یہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسے لئے جو زمین اس طرح
 دی گئی کہ اس کا بدل مال نہیں ہے اس پر شفعہ نہیں ہے مثلاً ایک حویل حامی کو اور اسکے ہنلانے
 کے عوض میں دی گئے تو محنت حامی کے مال نہیں ہے بلکہ یہ قبیل منفعت و خدمت کی ہر
 جسکی عوض گہر دیا گیا ہے اسی لئے اس حویل پر جو مہر مقرر کئے شفعہ نہیں ہے۔

۱۰۲۶۵ (۱۰۲۶۵) شرط شفعہ یہ ہے کہ بائع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اس لئے
 بیع فاسد میں جنک کہ بائع کا حق استرداد ساقط ہوئے حق شفعہ نہیں ہے اور بیع
 بشرط جوار میں اگر مشتری کو جوار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بائع کو اختیار ہے جنک
 کہ اس کا حق جوار ساقط ہو تو حق شفعہ ہوگا اور اختیار عیب اور جوار رویت شفعہ
 کا مانع نہیں ہے۔

۱۰۲۷۵ (۱۰۲۷۵) جب کوئی زمین شرکا اسپین تقسیم کریں تو حق شفعہ جارس نہیں
 ہو سکتا ہے یعنی ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے۔

فصل ثالث طلب کی بیان

۱۰۲۸۵ (۱۰۲۸۵) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب مواثبتہ دوسرا
 طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تلک۔

۱۰۲۹۵ (۱۰۲۹۵) شفیع پر لازم ہے کہ جس جائے بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کہے کہ طلب
 خفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ میں اس بیع کا شفیع ہوں اور شفعہ طلب کرتا ہوں
 اس کو طلب مواثبتہ کہتے ہیں =

۱۰۳۰۵ (۱۰۳۰۵) شفیع پر بعد اس طلب مواثبتہ کے لازم ہے کہ گواہ کر لے اور
 طلب تقریر اس طرح پر کرے کہ بیع کے پاس جا کر دو گواہوں کو یہ کہے کہ فلاں شخص نے
 یہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جا کر کہے کہ تو نے یہ زمین خریدی ہے یا بائع سے

ہر چھ لاکھ جس کے سبب سے اس گھر پر جو بکاسے شفع ہوا تھا تو حق شفع باطل ہو گیا۔
 (۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعویٰ شفعہ ایک گھر کا مالک ہو دے اور اس کے
 متعلق دوسرا گھر بک گیا تو اوپر اس کا حق شفعہ نہ ہو گا۔

۱۰۴۱) شفعہ تنجری کے قابل نہیں ہے اس لئے شفعہ کو یہ حق نہیں ہے
 کہ بیع میں سے کچھ لیوے اور کچھ چھوڑ دیوے۔

۱۰۴۲) شفعہ اگر ہوں تو کسی کو بھی جائز نہیں ہے کہ ایسا (شفعہ دوسرے
 کو یہہہ کر دے اگر کرے گا تو حق شفعہ ساقط ہو گا۔

۱۰۴۳) اگر کوئی شخص شفعہ ہوں اور ایک شخص نے قیل حکم حاکم اس میں
 شفعہ چھوڑ دیا تو شفعہ ثانی سب بیع بحق شفعہ لیکھا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک
 کیا تو شفعہ ثانی اس کا حق نہیں لے سکتا ہے۔

۱۰۴۴) اگر مشتری نے متفوع برف زر ذاتی کو چیز زیادہ کے تو
 شفعہ کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بنا سکے اور قیمت زیادتی
 کے دیگر لیوے اور اگر مشتری نے کچھ بنا کیا یا درخت لگائے تو شفعہ چاہے ترک
 کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختوں کے دیگر لیوے اور یہ اختیار
 نہیں ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بناؤ کھاڑ لو۔

کتاب دہم

شرکتوں کا بیان اور آدمین ایک مقدمہ اور اٹھ باب میں

مقدمہ اصطلاحات فقہ کے بیان میں +

۱۰۴۵) باعتبار لغت کے لئے آدمیوں کو یک چیز میں خصوصیت ہو جاوے

تو یہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح میں اس عقد اور معاملہ کو کہتے ہیں جو

اس اختیاص کا سبب ہوا جائے شرکت دو قسم ہے۔

قسم اول شرکت ملک اور یہہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے

مثلاً خریدنا یا یہہہ لینا۔

دوم شرکت عقد اور یہہہ شرکتوں کے درمیان میں اسباب قبول ہو کر حاصل
 ہوتی ہے اور دونوں قسموں کے تفصیل اوکے باب میں آوے گی اور ان دو قسموں کے

سوا ایکہ شرکت اباحت ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اس
 بات کی حاصل ہے کہ غنی مباح بر ایا نصیب کر مالک ہو جاوے مثلاً کوئی کا پلے ہے
 ما ۵۵ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کر چکو کہتے ہیں اور اسکے بائین اوسکا ذکر آئے گا۔
 ما ۵۵ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہیں اور وہ لکڑیوں سے بنائی جاتی ہے اسکے جمع
 حیطان ہے دیہہ مخصوص اوس ملک میں ہے گا ورنہ دیوار مٹی اور اسٹ اور پتھر
 کی ہے بنتی ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام میں گزر رہے اوگو مارڈہ کہتے ہیں۔
 ما ۵۵ (۱۰۴۹) قنات نفع قاف اوس سے کہتے ہیں جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے
 بنائی جاتی ہے کچھ قنات قنات ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۰) مسنات بیم مفہوم اور میں مفتوح اور وزن مشدد وہ در اور
 دیوار ہے جو پلے کے شروع اور کنارن پر قائم کی جاوے اسکی جمع مسنات ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر چھبندی کے واسطے رکھنا کہ اور اسپر قبضہ
 نہ کر سکے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۳) اتفاق مال خسر ج کر چکو کہتے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۰۵۴) لفتہ وہ درام اور سامان وغیرہ ہے کہ اپنے حوائج اور زندگی
 میں خرچ ہوتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۵) نقل کے کام کا تہہ کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۶) معاومان عقد مفاوضہ کے مشربکیوں کو کہتے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کریں وہ ربح ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۵۹) انصاف کیونکہ اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فائدہ
 سے صاحب مال کا حق ہے راس المال نفاعت ہے اور دینے والے کو مستضعف
 اور لینے والا مستضعف ہے۔

باب اول شرکت ملک کا بیان اس میں تین فصل ہیں۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان -

ماوہ (۱۰۶۵) ایک چیز میں دو شخص یا زیادہ شریک ہوں یعنی ایک چیز کئی آدمی کے ایسے سب سے ہووے جو ملک کا سب سے ملنا کئے آدمیوں نے ایک چیز کو ملکر خریدا یا یہ قبول کیا یا وصیت کیا یا وارث ہوئے یا انہوں نے اپنا مال مل دیا یا او کی مال اس طرح مل گئے کہ اوسمیں تمیز نہیں ہو سکتی ہے تو یہ سب اوس مال میں حصہ دار شریک ہونگی۔ ایسے ہی اگر دو آدمیوں نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اوس کے گہر یا نہایت کرا دھلیں کا سب مال مل گیا تو یہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اوں کا مال مشترک ہو گیا۔

ماوہ (۱۰۶۱) ایک آدمے کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپس میں مل گئے کہ تمیز نہیں ہو سکتے ہیں اور اتفاقاً اوسمیں سے دو کہو گئے تو ایک دینار ان دو کا مشترک ہو گا کہ دو دینار والا دو ٹلٹ اور ایک دینار والا ایک ٹلٹ کا اسمیں سختی ہے۔

ماوہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیار سے دوسرا جبر سے۔
ماوہ (۱۰۶۳) شرکت اختیار سے وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جاتا ہے ملا لینا۔

ماوہ (۱۰۶۴) شرکت جبر سے وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئے آدمی ایک مال کے وارث ہوئے یا کئے آدمیوں کا مال بے ارادہ آپس میں مل گیا۔

ماوہ (۱۰۶۵) کئے آدمیوں کا وصیت کو مشترک ہو کر لینا شرکت اختیار سے اور آندی سے کئے کا جبہ اوڑھ کر ایک گہر میں جا بیٹھا کہ جس سے کئے آدمی شریک ہیں شرکت جبر سے اور وہ سب مشترک اور یہ حفاظت کرینگے۔

ماوہ (۱۰۶۶) پہر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دوم شرکت دین۔

ماوہ (۱۰۶۷) شرکت عین ایک مال موجود اوسمیں عین جو کئے مشترک ہوں مثلاً ایک بکری میں کئے حصہ دار ہیں یا ایک زپور میں۔

ماوہ (۱۰۶۸) شرکت دین۔ ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمیں کئی آدمے اپنی حصہ کے موافق شریک ہو کر قرضدار ہوں گے۔

فصل دوم عیان مشترکہ میں تعریف کیونکر ہو سکتی ہے۔

ماوہ (۱۰۶۹) جب اپنے ملک میں مالک بالاستقلال تعریف کر سکتا ہے سب

شرکا مال مشترک میں ایسے ہے باتفاق تصرف کر سکتے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۰۷) شریک کا حویلی مشترک میں ملکر رہ سکتے ہیں اگر ایک شریک سے
کے اجنبی کو اوس میں لاوے تو اور شرکا منع کر سکتے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۰۸) ملک مشترک میں ایک حصہ دار با اجازت اور حصہ داروں کے
الاستقلال تصرف کر سکتا ہے بشرطیکہ اوروں کے حصہ میں نقصان اور ضرر نہ پہنچے۔

ما ۵۵ (۱۰۹) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہیں کر سکتا ہے کہ اپنا حصہ
میرے ماتہ بیچ دے یا میرا حصہ خرید لے مگر شے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے
اور حصہ دار فائز ہے ہو وین تو تقسیم کر سکتے ہیں اور اگر تقسیم کے قابل نہیں ہے
تو ہنا پر استعمال ہوگا کہ باب ثانی میں اسکا ذکر ہوگا۔

ما ۵۵ (۱۱۰) اموال مشترک کے منفع حصہ داروں میں بقدر ادھکے حصوں کو
تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جائزہ مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے
زیادہ لوٹ گیا یا اسکا بچہ میں لوٹا تو صحیح نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۱) بچہ ما کے تابع ہے مثلاً کسی کا سا نڈ گھوڑا کسی کے گھوڑی پر پڑ گیا اور
بچہ پیدا ہوا تو گھوڑی والی کا ہے اور کسی کا کبوتر کسی کے کبوتری سے جفتے کہا یا تو
انڈے اور بچہ کبوتری والے کے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۱۲) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ میں اجنبی ہے اگر ایک شریک
کا وکیل نہیں ہے تو ایک کو دوسرے کے حصہ میں بے اجازت تصرف جائز نہیں ہے
مگر حویلی مشترک میں ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد
ورفت کے راہ پر ہے اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتھ متعلق ہے۔ مثلاً شریک
گھوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور
وہ کرایہ دار یا عاریت گزشتہ پاس جا کر مگیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار
سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا۔ یا مدت تک اپنی بھلائی استعمال میں جو لایا تو دبلا ہو کر
قیمت گھٹ گئے تو دوسرے کے لئے ضمان نقصان قیمت دیکھا اگر ایک حصہ دار چوٹے
مشترک میں بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گھر میں رہا اور حصہ دار
کرایہ اپنے حصہ کا نہ دے سکیگا۔ اور اوس کے بے قدرے اگر گھر جل جائیگا

توضیح ان دیجا۔

ما ۵۵ (۱۰۷۵) اراضی مشترک میں ایک شریک نے رراعت کیا تو دوسرا حصہ دار محاصل میں سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلکہ میں رواج ہے کہ کاشتکار مالک زمین کو محاصل میں سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہے مگر رراعت سے زمین کی قیمت گھٹ گئے تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لینگا۔

ما ۵۵ (۱۰۷۷) ایک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو یہ کرایہ میں حصہ دیجا۔

ما ۵۵ (۱۰۷۸) ایک شریک دوسرے شریک کے غیبت میں اوسکے حصہ سے ہی نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکے رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریک غائب سے اس طرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہ ہو دے تو یہ رضامندے پر دلالت کرتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریک غائب ایسا ہے کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غائب کے رضامندی کا ہوگی۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہنا اور مشترک گھوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت میں جائز نہیں ہے اور اون چیزوں میں کہ استعمال سے تغیر نہیں ہوتا ہے اوسکے حصہ کا یہ استعمال جائز ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفانف مشترک ہے اور استعمال سکونت سے متغیر نہیں ہوتا ہے اسلئے بہہ بھی جائز ہے کہ ایک کے غیبت میں دوسرا چہہ ہنے رہے اور چہہ مینے چوڑ دے یا باقی چہہ ہنے ہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمیں خوف تغیر ہے رضامندی دلالت نہوگی تو رہنا جائز نہوگا۔

ما ۵۵ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہو گئے تو ایک حصہ دار دوسرے حصہ میں بے اجازت اوسکے غیبت میں نہیں رہ سکتا ہے پر ماکم غائب کے حصہ کو کہ ایہ دیگر زر کر ایہ بحفاظت رکھے گا۔

ما ۵۵ (۱۰۸۳) ہمایا قبیلے نالاش و بے حکم ماکم نہیں ہو سکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی میں بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ میں مدت تک رہا دیا ہی میں تیرے حصہ

حصہ میں رہو لگا کر چاہیں تو تقسیم کر سکتے ہیں اگر تقسیم ہو چکے تو ان سے اور نہ تقسیم کے
مہیا یا ہوتی ہے مگر غیبت میں شریک کے جقدر ایک شریک تمام حوبلی میں رہا اتنی ہی مدت
تک وہ شریک اگر رہ سکتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۰۸۴) ایک شریک نے جو حاضر ہے حوبلی مشترک کراہ دی اور زرد کراہ
میں سے اپنا حصہ لیا اور اس کا حصہ محفوظ رکھا جائز ہے جب وہ حاضر ہوگا
اپنا حصہ لے گا۔

ما ۵۶ (۱۰۸۵) اراضی مشترکہ میں ایک شریک دوسری شریک کے غیبت میں
حب یہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سود مند ہے اور کچھ ضرر نہ ہوگا زراعت
کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ یہ اتنی ہی مدت زراعت کرے گا اور
یہ جانے کہ ترک زراعت سود مند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے
نقصان ہوتا ہے تو اذن دلالتاً نہیں ہے مگر شریک کل زمین میں زراعت نہ کرے گا اور
اپنے حصہ میں کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تھا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا
اور سال آئندہ میں ہے اسی نصف کو زراعت کرے گا نہ یہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت
کیا تو دوسرے سال اس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اس پر بیچے
اگر کل زمین زراعت کے وقت حاضر رہا اس سے زمین کو پوچھا ہے وہ ضمان دیا یہ سب
اور جب میں کہ شریک حاضر نہ لی اطلاع حاکم زراعت کے ہوتا عشر اور خراج
ضایع ہووے اور اس وقت شریک دویم دعوی نقصان نہ کر سکیگا۔

ما ۵۷ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غائب ہو تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور
حصہ شریک غائب بچکر محفوظ رکھے سکتا ہے اپنا حصہ پل کا لے گا اب اس شریک
اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جائز نہ کرے
اور اس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

ما ۵۸ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اس لئے اگر شریک نے
اپنا سب مال مشترک کیلئے پاس بے اجازت ودیعت رکھا اور تلف ہو گیا
تو دوسرے کا ضمان دیا دیکھو مادہ (۷۹۰)

ما ۵۹ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریک ثانی کے ہاتھ یا کسی اجنبی کے

ماہیہ اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے دیکھو مادہ (۵۱۵) مگر اموال مختلط میں حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہیں بیچ سکتا ہے۔ اور بیان نط و اختلاط حصہ اول میں گزرا۔

۵۹۵ (۱۰۸۹) ایک دارش نے زمین و روٹے میں با اجازت شرکاء یا نہیں اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل سب مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی ذمہ لے لے بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وار فونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اسکا ضمان دیگا دیکھو مادہ (۹۰۷)

۵۹۶ (۱۰۹۰) بے اجازت اور وار فون کے ایک دارش نے ترکہ میں سے کچھ روپیہ لے لیا اور تجارت کے اوسمین نقصان آیا تو بہ نقصان اوسکے ذات پر ہوگا کہ جیسے نفع کلبے وہی سبج ہوگا اور وار فون کو اوسمین حق ہوگا۔
فصل ثالث دیون مشترکہ کا بیان۔

۵۹۷ (۱۰۹۱) دو آدمیوں کا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہے سب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگی اور اگر سب ایک نہیں ہے تو دین مشترک نہیں ہے جیسا آگے بیان آتا ہے۔

۵۹۸ (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ میں سب وارث موافق حصوں کے مشترک ہوتے ہیں ویسا ہے دین بھی اونکے حصوں کے موافق مشترک ہوگا جو کیسے ذمہ ہے۔
۵۹۹ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیوں کا مال تلف کیا اور اوس پر ضمان لازم آیا تو اس ضمان میں سب شریک ہونگے۔

۶۰۰ (۱۰۹۴) دو آدمیوں نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہ قرض دو دون کا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہ قرض مشترک ہوگا بلکہ ہر قرض جدا جدا قرض خواہ رہیگا۔

۶۰۱ (۱۰۹۵) اگر ایک ہے صنف میں ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصہ مذکور نہ ہوئی تو زرخش سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہ حصہ ہے اور دوسرے کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شے روپیہ سکے خالص اور چوتھی کا حصہ اتنے روپیہ سکے خیر خالص تو زرخش میں

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہیں گے۔

ما ۵۵ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہے صفحہ
میں ایک سے قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونوں کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے
اپنے اپنے قیمت جدا جدا پر مان کر دے تو مشترک ہونگے بلکہ ہر ایک شخص اپنے
اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہے گا۔

ما ۵۵ (۱۰۹۷) دو آدمیوں نے جو کے کے دین کے بغیر تھے اپنے مال مشترک میں
سے ادسکا دین ادا کیا تو یہ دونوں مکفول عنہ پر مشترک طالب رہیں گے۔

ما ۵۵ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصوں کو کہا کہ میرا دین ادا کر دو اور دونوں
نے اپنے مال مشترک میں سے دیدیا تو دونوں اس شخص پر مشترک طالب رہیں گے۔
اور اگر ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک ہونگے۔

ما ۵۵ (۱۰۹۹) دین جب مشترک ہو تو ہر ایک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کرے گا
اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لے گا اس میں دوسرے کو حق نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب
کر سکتا ہے اور اگر ایک حصہ دار ہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے
پاس نامش کر کے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۱) دین مشترک میں سے جو حصہ دار وصول کرے گا وہ اس میں
اور دوسروں کو ہی حصہ دینا رہے گا نہ یہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک میں سے وصول
کیا اور وہ اس کے پاس تلف ہو گیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق
اس سے ضمان لینے مثلاً ہزار قرش دو شخصوں کا دین مشترک نصف نصف ہے
ایک شخص نے پانچ سو قرش وصول کر لیں اور اس کے پاس تلف ہو گئے تو دوسرا
حصہ دار اپنے حصہ کے اڑھائی سو قرش لے لے گا اور پانچ سو بقیے قرضدار پر مشترک
قرض رہیں گے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۳) دین مشترک میں سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون
سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع میں شریک ہوگا مگر دوسرا

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہیں گے۔
 ما ۵۵ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہے صفحہ
 میں ایک سے قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونوں کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے
 اپنے اپنے قیمت جدا جدا پر مان کر دے تو مشترک ہونگے بلکہ ہر ایک شخص اپنے
 اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہے گا۔

ما ۵۵ (۱۰۹۷) دو آدمیوں نے جو کے کے دین کے بغیر تھے اپنے مال مشترک میں
 سے ادسکا دین ادا کیا تو یہ دونوں مکفول عنہ پر مشترک طالب رہیں گے۔
 ما ۵۵ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصوں کو کہا کہ میرا دین ادا کر دو اور دونوں
 نے اپنے مال مشترک میں سے دیدیا تو دونوں اس شخص پر مشترک طالب رہیں گے۔
 اور اگر ایک الگ لے اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک ہونگے۔
 ما ۵۵ (۱۰۹۹) دین جب مشترک ہو تو ہر ایک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کرے گا
 اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لے گا اس میں دوسرے کو حق نہیں ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب
 کر سکتا ہے اور اگر ایک حصہ دار ہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے
 پاس نامش کر کے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۱) دین مشترک میں سے جو حصہ دار وصول کرے گا وہ اس میں
 اور دوسرے کو ہی حصہ دیتا رہے گا نہ یہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک میں سے وصول
 کیا اور وہ اس کے پاس تلف ہو گیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق
 اس سے ضمان لینے مثلاً ہزار قرش دو شخصوں کا دین مشترک نصف نصف ہے
 ایک شخص نے پانچ سو قرش وصول کر لیں اور اس کے پاس تلف ہو گئے تو دوسرا
 حصہ دار اپنے حصہ کے اڑھائی سو قرش لے لے گا اور پانچ سو بقیے قرضدار پر مشترک
 قرض رہے گا۔

ما ۵۵ (۱۱۰۳) دین مشترک میں سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون
 سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع میں شریک ہوگا مگر دوسرا

حصہ دار بمقدار اپنے حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لے گا اور اگر دونوں متفق ہو گئے کہ یہ مال دونوں میں مشترک رہے تو ہو سکتا ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کچھ زیادہ لیکر صلہ کرنے تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کچھ دین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوس میں سے اسکو حصہ دے دے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۵) دین مشترک میں سے ایک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کر لیا یا اپنے حصہ میں کچھ مال خرید لیا یا مدیون سے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے صلہ کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جائزہ لے لے اور اپنا حصہ لے لے جیسا ہی بیان ہوا اور چاہی یہ معاملہ جاری نہ رہے اور اپنا حصہ لے لے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ رہا تو یہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لے لے گا اور دوسرے حصہ دار نے اگر اسکے معاملہ کو پہلے جائز نہ رکھا تھا تو اب اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہ ہو گا۔

ما ۵۵ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا اور بے تعدے اسکے پاس تلف ہو گیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تھا اور بقیہ قرض شریک کا ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۰۷) ایک حصہ دار نے قرض دار کو اپنی بہانہ کے کام کے لئے بمقدار اپنی حصہ کے مزدور سے پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار اسکی اجرت میں سے ضمان لے گا۔

ما ۵۵ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچھ رہن لے لیا اور رہن اوسکے پاس تلف ہو گیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصف نصف دونوں کے مشترک تھے ایک شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہو گیا تو اسکا نصف دین ساقط ہو گیا دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑھائی سو درہم اس حصہ دار سے لے لے گا۔

ما ۵۵ (۱۱۰۹) ایک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسی کو مدیون سے کیل لیا یا اپنے حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اسکو

دوسرے کو دو سہ حصہ دینا گویا یہ حصہ جدا کر کے اس کے حصہ کے بدلے اس کو دیا اور۔
 دوسرا حصہ جدا کر کے اس کے حصہ بدلے اس کو دیا۔ ایسے ہی یک قطرہ زمین جو
 نصف نصف مشترک ہے اور ہر ہر چیز میں نصف نصف حق سے یہ قسم تفریق
 دو حصہ برابر کرنا اور اس کو یک حصہ اس کے حصہ کے بدلے دینا اور اس کو
 ایک حصہ اس کے حصہ کے بدلے دینا ہے۔

۱۱۷۵ (۱۱۷۵) مثلیات میں غالباً قسمت افراز ہوتا ہے اس لیے اگر یک حصہ
 دار کی غیبت میں اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جائز ہے مگر جب تک کہ حصہ
 دار غائب اگر اپنا حصہ نہ لے لے تو تقسیم کامل ہوگی اس لیے اگر غائب کا حقیقہ
 ہو گیا تو یہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونوں میں مشترک ہوگا۔

۱۱۷۶ (۱۱۷۶) فہرست چیزوں میں غالباً قسمت مبادلہ ہوتی ہے اور مبادلہ یا تبراہی
 یا حکم قاضی۔ تو بدون اجازت شریک غائب کے قیامات میں تقسیم کر کے اپنا
 حصہ لینا جائز نہیں ہے۔

۱۱۷۷ (۱۱۷۷) کیلات اور موزونات اور عدویات مقاریہ مثلاً افرط
 اور انڈے مثلیات میں اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور موزونات
 - مقاریہ سب قیمتی ہیں اور گہون جہین جو بے ہوی ہیں قیمتی ہیں یعنی ہر شے جو
 خلاف جنس سے اس طرح خلط ہو جاوے کہ تمیز نہ ہو سکے تو قیمتی ہو جائیگے اور گڑے
 ناپنی کی چیزیں بے قیمتی ہیں اور جازم اور شرطی جو گروں کے حساب سے بکتی ہے
 اور اون میں تفاوت بہت نہیں ہے وہ سب مثلی ہیں اور حیوانات اور وہ
 عدویات متفاوتہ بلکہ قیمت میں تفاوت بہت ہے تر بوز و غیرہ سب قیمتی ہیں
 اور قلعی کتابیں قیمتی ہیں اور چاہے کہ کتابیں مثلی ہیں۔

۱۱۷۸ (۱۱۷۸) قیمت الجمع اور قسمہ التفریق دو نوود و قسم میں قسمت
 الرضا اور قسمت القضا۔

۱۱۷۹ (۱۱۷۹) دو نو حصہ دار آپس میں یا قاضی کے پاس ماضی
 ہو کر تقسیم کر لیں وہ قسمت الرضا ہے۔

۱۱۸۰ (۱۱۸۰) قاضی بروقت طلب حصہ داروں کے حکومت تقسیم

کر دے اور سکو تقسیم قضا کہتے ہیں۔

فصل ثمانیہ تقسیم کے شرطوں کا بیان۔

۱۱۲۳ د ۵ و ۵ شرط یہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو ایسے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کو گویا قرض چوڑ کر مر گیا تو آپس میں وارثوں نے اس طرح تقسیم کر لیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلان کے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح ہو گا اور اس طرح ہر ایک وارث جو دصول کر لیا اس میں سب وارثوں کا حق ہے دیکھو فصل ثالث۔

باب اول۔

۱۱۲۴ د ۵ و ۵ بدون افراز حصوں کی تقسیم صحیح نہیں ہو سکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے کہا کہ گویا کہ اس ڈھیر میں سے اس طرف سے تولیلے اور اس طرف سے میں لیتا ہوں تقسیم صحیح ہو گے۔

۱۱۲۵ د ۵ و ۵ شرط یہ ہے کہ مقسوم شہر کا کا وقت تقسیم کے ملک ہو ایسے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہو گے اور ایسی ہے اگر مقسوم میں کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہو گا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا میں مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ میں کسی مقدار کا یا کسے جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہی کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اس حصہ والے سے کہ جس میں اس کا حصہ ہے اپنا حصہ لے لے مثلاً قطعہ زمین ۱۰ گز ہے دو آدمیوں نے نصف نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدمی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کرے یا جسکی حصہ میں اس کا حصہ ہے اس سے بیع یعنی ۱۰ گز زمین لیوے اور اگر دو نو حصہ میں سے کسی مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم ہو گے اور اگر اس کا حصہ دو میں سے زیادہ ہے تو زیادتی کا اعتبار ہو گا گویا اس ایک حصہ میں ایک مقدار میں کا حقدار نکلا اور اگر دو میں سے زیادہ ہے تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کرے یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے۔

کر دے اور کو تقسیم قضا کہتے ہیں -

فصل ثمانیے تقسیم کے شرطوں کا بیان -

۱۱۲۳ د ۵ و ۵ (۱۱۲۳ د ۵ و ۵) شرط یہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو ایسے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کو گواہ قرض چوڑ کر مر گیا تو آپس میں وارثوں کے اس طرح تقسیم کرنا کہ فلاں کے ذمہ کا قرض فلاں وارث لیوی اور فلاں کے ذمہ کا قرض فلاں لیگا صحیح ہو گا اور اس طرح ہر ایک وارث جو وصول کر لیا اس میں سب وارثوں کا حق ہے دیکھو فصل ثالث -

باب اول -

۱۱۲۴ د ۵ و ۵ (۱۱۲۴ د ۵ و ۵) بدون افراز حصوں کی تقسیم صحیح نہیں ہو سکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے کہا کہ گیارہوں کے اس ڈھیر میں سے اس طرف سے تو لیلے اور اس طرف سے میں لیلے ہوں تقسیم صحیح ہو سکے -

۱۱۲۵ د ۵ و ۵ (۱۱۲۵ د ۵ و ۵) شرط یہ ہے کہ مقسوم شے کا وقت تقسیم کے ملک ہو ایسے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہو سکے اور ایسی ہے اگر مقسوم میں کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہو گا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا میں مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ میں کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہی کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اس حصہ والے سے کہ جس میں اس کا حصہ ہے اپنا حصہ لے لے مثلاً قطعہ زمین ۱۰ گز ہے دو آدمیوں نے نصف نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدمی حصہ کا حقدار نکلا تو اس کو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ میں اس کا حصہ ہے اس سے راجع یعنی سہ گز زمین لیوے اور اگر دو نو حصہ داروں سے کسی مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم ہو سکے اور اگر اس کا حصہ دو سر کے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتی کا اعتبار ہو گا گویا اس ایک حصہ دار میں ایک مقدار میں کا حقدار نکلا اور اگر دو سر حصہ زیادہ ہے تو اس کو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے -

اور اتنی درہم سونا گلا یا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندے گلائی ہوئی اور اتنی وزنگا
 تانیا اور لوٹا یا اٹکا کڑا اور کایا اتنا کڑا بزارہ کایا اتنی انڈی قسب مثلیات میں
 ما ۵۹۵ (۱۱۳۵) قیمتے جنس والے چیزیں اگرچہ اونکے افراد میں تفاوت ہو گویا
 باعتبار اسکے جز جز ہو سکے قابل تقسیم نہیں ہیں مثلاً پانچ سو کریان دو آدمیوں میں
 مشترک ہوں تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور
 سو گامے ۔

ما ۵۹۵ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ میں جاری ہونگے یعنی جتنی چیزیں
 مختلف الجنس مشترک ہوں خواہ وہ ٹہلی ہوں و یا قیمتے یعنی حاکم کو یہہ جائز نہیں کہ ایک
 شریک سے مالش پر قسمت جمع جبراً تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کس قدر گہیوں دی
 و یوی اور دوسری کو اسکی مقابلہ میں کس قدر جو دی ہوے اور تیسری کو اسکی
 مقابلہ میں بکریاں دی دیوے اور چوتھی کو اسکے مقابلہ میں اونٹ یا گامی
 دی دیوے اور پانچویں کو تلواری دیوے اور کیکو جویلی دیوے
 اور کیکو دوکان یا اسباب دیوے تو جائز نہیں ہے لیکن اگر شرکاء
 آپس میں ملکر تقسیم اس طرح کر لیں تو جائز ہے ۔

ما ۵۹۵ (۱۱۳۵) برتن اگرچہ ایک ہی شے معیانی کے بنی ہوئی ہوں مگر باعتبار
 ساخت اور گہرت کے علیحدہ علیحدہ ہیں تو وہ مختلف الجنس تصور ہوتے ہیں ۔
 ما ۵۹۵ (۱۱۳۵) زیور اور بڑے موتی اور جو اہر سب مختلف الجنس ہیں
 مگر چونکہ اہر اور چوڑے موتے جگہ قیمت میں کچھ تفاوت نہیں ہے اور الماس
 متحد الجنس ہیں ۔

ما ۵۹۵ (۱۱۳۸) حویلیاں اور دوکانیں اور اسباب سب مختلف الجنس
 ہیں بقسمت جمع تقسیم نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسرے
 کو یک حویلی قسمت قضا دیوین جائز نہیں بلکہ ہر قسم تفریق دے سکتے ہیں ۔
فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان میں ۔

ما ۵۹۵ (۱۱۳۹) جس شے مشترک کے حصہ کرین کے شریک کا ضرر ہو تو
 وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جاویں کہ ہر حصہ میں

مکان ہے بن سکتا ہے یا درخت، لکائی جاسکتے ہیں یا کتو کہو داجا سکتا ہے
یا اسائیش ہر طرح کی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا ایسی دو منزلہ جو ملی ہے کہ یک منزلہ
مردانہ اور دوسرے زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ میں قائم اور ہر
حصہ کو یک یک گھر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ
جو ملی میں قسمت قضا جاری ہو سکتی ہے یعنی اگر یک شریک تقسیم کا مدعی ہو
اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا۔

ما ۵۵ (۱۱۴۰) اگر تقسیم میں یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس میں آسائیش مقصود
قائم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اس میں منفعت مقصود سکونت وغیرہ
حاصل نہیں ہے اور اول مدعی تقسیم سے حاکم تقسیم جبراً کرا دیگا مثلاً ایک مدعی ملی
میں یک کا حصہ اتنا بڑا رکھے کہ اس کو ہر طرح کا آہام حاصل ہو سکتا ہے اور
دوسرے کا حصہ ایسا چھوٹا ہے کہ اس میں کچھ آرام نہیں ہو سکتا ہے۔

ما ۵۶ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے فرر ہوتا ہے تو تقسیم ہو سکیگی
مثلاً جلی اگر تقسیم ہو دئی تو کسی کام کے قابل نہیں رہتی ہے اسلئے اگر یک حصہ دار
مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نہ کرے گا اگر آپس میں راضی ہو کر تقسیم کر لیں تو جائز ہے اور
ایسی ہی حمام اور کنوا اور باغی کے نالے اور چھوٹے کوئٹے اور دیوار جو
دو گھر و زمین مشترک ہو تقسیم نہیں ہو سکتی ہیں اور ایسے ہی جو چیز بدون تولد
اور کاٹنی کے تقسیم ہو سکیگی اسکا بھی یہ حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زمین اور گاڑی
اور جبہ اور مہر کا ٹکڑا ان سب میں تقسیم جبراً نہیں ہو سکتی ہے۔

ما ۵۷ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق و رقی ہو کر تقسیم نہیں ہو سکتی ہے
ویسے ہی اس کے جزا اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔

ما ۵۸ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ میں مشترک ہیں اور اوپر
کیکو اس میں حق مرد و زمین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہیں تو
اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قائم رہی گا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم
نہیں ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور یہی ہے کہ وہ اس
راستہ کا محتاج نہیں ہیں تو تقسیم کر سکتی ہیں =

ما ۵۵ (۱۱۴۴) سیل کا یہ حصہ حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو
نالے پانی کے جاری ہونے لگی خدا جامل سکتی ہے یا ان کے لئی سو اس نالیکے اور یہ
نالیان پائیکے بن تو تقسیم ہو سکتی ہی ورنہ نہیں۔

ما ۵۵ (۱۱۴۵) جیسا یہ جائز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بھیکرا زمین حق
مرور قائم رکھ سکتا ہے ایسے ہی یہ جائز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کر لیں اور قبضہ
زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسرے کو فقط حق مرور امن میں ہے۔
ما ۵۵ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم میں دو شریک زمین مشترک ہو سکتی ہے
و ایسی ہی یہ ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہو وے۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان۔

ما ۵۵ (۱۱۴۷) مال مشترک کیلالت کیل سے اور موزونات ورنہ سے اور عدد دیا
شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزیں کرے تقسیم کرنا چاہیں۔

ما ۵۵ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے اپنی جاتے ہے مگر درخت اور بنا و قیمتا تقسیم ہوتے ہیں۔
ما ۵۵ (۱۱۴۹) ایک حصہ میں غلہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ میں غلہ کم قیمت
کا ہے تو اس حصہ میں اگر زمین زیادہ کر کے قیمت پوری کی جاوی تو بہتر ورنہ قیمت
مقرر ہو کر جب قدر کم ہے اس قدر نقد دیا جاوے۔

ما ۵۵ (۱۱۵۰) دو منزل حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آٹکی جائے
اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہی۔

ما ۵۵ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والوں کو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اور تار لیں اور
سب زمین پیمائش کر لیں اور عملہ کی قیمت الگ لیں اور حصہ الگ الگ اور برابر طرح
کر لیں کہ ایک کو دوسرے علاقہ نہ رہے اور حق الشرب و حق سیل اور حق طریق ہر ایک کا
تایم کر لیں اور حصہ اول و دوم و سوم مقرر کر لیں پھر قرعہ اس طرح ڈالیں کہ جس کا نام پہلے
نکلے وہ حصہ اول اور جس کا نام اُس کے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اس کے بعد ہو وہ حصہ
سوم ہا وے اور علی بن القیاس۔

ما ۵۵ (۱۱۵۲) وظایف سلطان اگر کوئی زمین کی حفاظت کیلئے ہے تو وہ زمین
پر ابر تقسیم ہونگے عورتوں اور بچوں کا نام و قرین دین نہیں ہوتا ہے اور اگر عمارت

اور مکانات کی حفاظت کیلئے زمین تو جقدر کہ عمارت اور اہلک اور سکے حفاظت میں ہے
اور سیدر و نطیجہ ہے ہوگا دیکھو مادہ ۱۸۷ لغرم بالغرم۔

فصل ششم خیارات کے بیان میں۔

مادہ ۱۱۵۳ (۱) جیسا بیع میں خیاء شرط اور رویت خیاء عیب یا ہی ہوتا ہے ویسا ہے تقسیم
میں ہے ہوتا ہے مثلاً آپس میں راضی ہو کر اس طرح تقسیم کیا کہ ایک حصہ میں اتنی گھوٹ اور دوسرے
کے حصہ میں اس قدر جو ارنیو کی اتنی بکریاں اور چوتھ کے اتنی گاٹاں اور دقت تقسیم کے پہچ
شرط کے کہ اتنی دیکھا ہو کہ اختیار ہے تو اس مدت میں چاہیں تقسیم رکھیں چاہیں منسوخ کریں اور
ایسے ہی اگر بے دیکھی تقسیم کیا اور پھر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم قبول کرے چاہے
تقسیم رد کرے۔

مادہ ۱۱۵۴ (۱) قیمتات متحدہ الجنس کی تقسیم میں خیاء شرط اور خیاء رویت اور خیاء
عیب جاری ہوتے ہیں مثلاً سو بکریاں آپس میں تقسیم کریں اور اگر یہ شرط کے کہ اتنی دیکھا
اختیار ہے تو اس مدت میں چاہیں قبول کریں چاہیں رد کریں اور اگر ایک نے اپنی حصہ
کا بکریاں نہ دیکھی تھیں تو دیکھنی پر اختیار ہے اور ایسے ہی اگر عیب قیم انہیں نکلا تو یہی اختیار ہے
مادہ ۱۱۵۵ (۱) مثلیات متحدہ الجنس میں خیاء شرط اور خیاء رویت نہیں ہوتا ہے مثلاً
گھوٹ یا بکریاں یا خیاء رویت آپس میں تقسیم کے تو دیکھو خیاء جبر نہ ہوگا مگر خیاء عیب مجتہز ہوگا
کہ گھوٹ نہیں عیب نکلا تو تقسیم رد ہو سیکے۔

فصل ہفتم تقسیم کے منسوخ اور اقالہ کا بیان۔

مادہ ۱۱۵۶ (۱) اپنی اپنی حصہ کے پورے لینے سے تقسیم تمام ہو جاتی ہے۔
مادہ ۱۱۵۷ (۱) جب تقسیم تمام ہو چکی ہو اس سے رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔
مادہ ۱۱۵۸ (۱) تقسیم کرتے کرتے اگر کسی حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قیمت
رضا ہے تو تقسیم کرنی سے رجوع کر سکتی ہیں اور اگر قیمت قضا ہے تو رجوع نہیں ہو سکتی ہے۔
مادہ ۱۱۵۹ (۱) اگر تقسیم کے بعد سب آپس میں راضی ہو کر چاہیں کہ اقالہ کر لیں تو
جائز ہے مال جیسا پہلے تھا ویسا ہی مشترک کر دین =

مادہ ۱۱۶۰ (۱) اگر تقسیم میں عین فاضل واقع ہوا تو منسوخ ہو کر دوبارہ تقسیم برابر
ہو سکتی ہے۔

۱۱۹۱) مادہ اگر تقسیم کے بعد یہ ظاہر ہو کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم نسخ ہو گئے یا سب وارثوں نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہ ان سے معاف اور اسرا کر لیا یا مورث نے اور مال ہے جو پڑا کہ دین ادا ہو سکتا ہے تو تقسیم نسخ ہو گئے۔
فصل ہشتم تقسیم کے احکام -

۱۱۹۲) مادہ تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالکیت مستقل ہو جاتا ہے کہ کسی کو اوس میں کچھ علاقہ نہیں رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ میں جس طرح چاہی تصرف کر سکتا ہے جیسا بابت ثلث میں بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصوں میں تقسیم ہو رہے ایک کے حصہ عملہ آیا اور ایک کے حصہ میں زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگا دی چاہے کنوا کہو دے چاہے نہ جاری کرے یا عتنا چاہے بلند مکان بنادی عملہ والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اسکو منع کر سکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دھوپ رک جاوے۔
 ۱۱۹۳) مادہ زمین کی تقسیم میں بے ذکر درخت ہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوس میں درخت ہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ میں درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچھ حاجت ذکر عام کی نہیں ہے کہ یہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتھ تقسیم ہوئی۔

۱۱۹۴) مادہ زمین اور سامان کے تقسیم میں بے ذکر صریح زراعت اور میوہات داخل نہیں ہونگے اگر اونکا ذکر نہیں آیا تو بدستور مشترک رہیں گے خواہ تقسیم وقت الفاظ عام مثل جمیع حقوق تھا مذکور ہوں یا نہ ہوں۔

۱۱۹۵) مادہ حق طریق اور حق المسیل بہر حال تقسیم میں داخل ہیں یعنی جبکہ حصہ میں واقع ہونگے اسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہ ہو۔

۱۱۹۶) مادہ اگر تقسیم کے وقت یہ شرط کے لگی کہ طریق اور مسیل دوسرے حصہ میں سے ہو تو شرط معتبر ہے۔

۱۱۹۷) مادہ اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ میں آ گیا مگر یہ شرط نہیں ہے کہ اوسکے ساتھ باتے رہے گا اگر دوسرے طرف پہیرا جاسکتا ہے۔ تو پہیرا نیگا وقت تقسیم کے نفی عام مع ہونا کہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرا نیکا قابل نہیں ہے اور وقت تقسیم کے نفی جمیع حقوق تھا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا

باقی رہیگا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہیں ہوا تو تقسیم نسخہ ہو جائیگی اور
مسئل کا حکم یہ ہے۔

ما و ۵ (۱۱۴۸) دو شخصوں کی ایک حویلی مشترک ہے اور اوہین دوسرے
گھر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہیں تو راستہ والا منع نہیں کر سکتا ہے
مگر یہ دونوں اس کا راستہ ویسا ہی رہنی دین گے جیسا تھا اور بیع اس
حویلے کے مع اس راستہ کے کہ با تفاق ان تینوں کے ہوسکے اگر یہ طریق
تینوں میں مشترک ہے تو اسکی قیمت ہی تہائی تہائی تقسیم ہونگے اور اگر قبضہ
طریق کا اون حویلی والا نکالے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو شخص
اپنا اپنا حق دیگا اور زمین مع حق مرور کے اور بے حق مرور کے قبضے کی جائی
فاضل تو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلی والا نکالے اور مسئلہ ختم
طریق کے ہے یعنی جب حق مسئل حویلی مشترک میں ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہر
ویسا ہے چوڑا جائیگا۔

ما و ۵ (۱۱۴۹) ایک حویلی کے میدان میں کسے کا گھر کہ یہ گھر والے اوہین
راستہ چلتی ہیں حویلی والے چاہتی ہیں کہ حویلی آسپین تقسیم کر لیں تو گھر والا
او کو منع نہیں کر سکتا ہے مگر ضروری ہے کہ اس گھر والے راستہ کہیں گے۔
ما و ۵ (۱۱۵۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دونو حصوں میں
ایک دیوار مشترک ہے کہ ایک حصہ کی کڑیوں کے سرے اس دیوار پر ہیں
اور دوسرے سرے اور دیوار پر ہیں اگر وقت تقسیم کے یہ قرار پایا
ہے کہ یہ کڑیاں اوٹھائیں گے تو اوٹھائی جاوین ورنہ نہیں اور ایسی ہی دو۔
حصہ والوں کے درمیان یک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیاں اوپر رکھے
ہوئی ہیں اوٹھا ہی یہ حکم ہے۔

ما و ۵ (۱۱۵۱) ایک حصہ کے درختوں کی ڈالیاں دوسرے حصہ پر جھکے ہوئیں
اگر وقت تقسیم کے یہ ہوا کہ کٹ ڈالیں گے تو کٹ ڈالیں ورنہ نہیں۔

ما و ۵ (۱۱۵۲) ایک حویلی مشترک کا طریق خاص میں حق مرور ہے اور
حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اس طریق خاص میں کٹھن کی (مٹی)

اور دوازہ نیا نکال سکتی ہیں اور کوچہ والے اسکو منع نہیں کر سکتی ہیں۔
 ما ۵۵ (۱۱۷۶) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے جائی مشترک میں کچھ مکان
 بنایا یا تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ میں وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ
 جبراً توڑ دینگے۔

فصل ششم مہایا کے بیان میں -

ما ۵۵ (۱۱۷۷) مہایا کے منافع کی تقسیم کو کہتے ہیں۔

ما ۵۵ (۱۱۷۸) شلیات میں مہایا بنین ہو سکتا ہے بلکہ قیمتی چیز و زمین
 ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی میں اشفاق ممکن ہوگا۔

ما ۵۵ (۱۱۷۹) مہایا دو قسم ہے یک مہایا زمانی کہ آپس میں یہ قرار
 پائی کہ زمین مشترک کو یہ شخص ایک سال زراعت کرے اور دوسرا
 دوسرے سال یا حویلی مشترک میں ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا
 دوسرے سال۔ دویم مہایا مکانی کہ دو نو آپس میں ٹہرائیں کہ نصف
 زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی
 مشترک میں ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گھر زمین
 سے ایک گھر میں ایک رہے اور دوسرا دوسرے گھر میں۔

ما ۵۵ (۱۱۸۰) جیسا ایک جانور میں مہایا ہو سکتا ہے کہ باری باری ہر
 شخص اسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانوں میں ہے ہو سکتا ہے کہ ایک
 کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال میں لاوی۔

ما ۵۵ (۱۱۸۱) مہایا زمانی میں حقیقت میں مبادلہ ہے یعنی چہمٹار
 یک سال اس حویلی میں بغوض اس کے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس
 حویلی میں رہیگا اسلئے ذکر مدت ضرور ہے۔

ما ۵۵ (۱۱۸۲) مہایا مکانی کو یا تقسیم افزا ہے یعنی اس مہایا سے
 پہلے ہر حصہ والے کو ہر ہر جزو میں حق منفعت ہے پس اسکی ایک جانب
 اپنا حق منفعت اور اس نے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کر لیا اسلئے
 اس میں ذکر و تعیین مدت لازم نہیں ہے۔

اور دوسرا زہ نیا نکال سکتی ہیں اور کوچہ والے اسکو منع نہیں کر سکتی ہیں۔
 ماوہ (۱۱۷۲) تقسیم سے پہلے ایک حصہ والے جائی مشترک میں کچھ مکان
 بنایا یا تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ میں وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ
 جبراً توڑ دینگے۔

فصل ہشتم مہایاۃ کے بیان میں -

ماوہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہیں -

ماوہ (۱۱۷۵) مثلیات میں مہایاۃ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ قیمتی چیز و زمین
 ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہیں اشفاق ممکن ہو گا۔

ماوہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے ایک مہایاۃ زمانی کہ آپس میں یہ قرار
 پائی کہ زمین مشترک کو یہ شخص ایک سال زراعت کرے اور دوسرا
 دوسرے سال یا حویلی مشترک میں ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا
 دوسرے سال - دویم مہایاۃ مکمل ہے کہ دو نو آپس میں ٹہرائیں کہ نصف
 زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی
 مشترک میں ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گھر و زمین
 سے ایک گھر میں ایک رہے اور دوسرا دوسرے گھر میں۔

ماوہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور میں مہایاۃ ہو سکتا ہے کہ باری باری ہر
 شخص اسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانوں میں ہے ہو سکتا ہے کہ ایک
 کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال میں لادے۔

ماوہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی میں حقیقت میں مبادلہ ہے یعنی جہتہ ار
 یک سال اس حویلی میں بعض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس
 حویلی میں رہیگا اسلئے ذکر مدت ضرور ہے۔

ماوہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی کو یا تقسیم افرا زہ ہے یعنی اس مہایاۃ سے
 پہلے ہر حصہ والے کو ہر جزو میں حق منفعت ہے پس اسنی ایک جانب
 اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کر لیا اسلئے
 اس میں ذکر و تعیین مدت لازم نہیں ہے۔

باری میں کرایہ زیادہ آیا تو اردن کو اس زیادہ میں کچھ حق نہیں ہے
(دیکھو مادہ ۱۱۸۴) اور مثلاً ایک نے ایک گہر کپہ کرایہ پر دیا اور دوسرے
نے زیادہ کرایہ تو اس زیادہ میں دوسرے کو حق نہیں ہوگا۔

مادہ ۱۱۸۵ (۱) اعیان مشترکہ میں مہایاۃ نہیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص
ایک درخت کا پہل لیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریوں کی
ایک ریوڑ کا (بند) دودھ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک
شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کری اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ ۱۱۸۸ (۱) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہو سکتا ہے مگر جب تک کہ ایک
شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو تو انقضائ مدت کرایہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے
مادہ ۱۱۸۹ (۱) مہایاۃ جو حکم حاکم ہوا و سکوب راضی ہو کر فسخ کر سکتے ہیں نہ ایک شخص
مادہ ۱۱۹۰ (۱) ایک حصہ دار بیع یا تقسیم کی لٹی مہایاۃ فسخ کر سکتا ہے اور بی سبب
اگر فسخ کرنا چاہی تو حاکم اس کے مدونہ کرے گا۔

مادہ ۱۱۹۱ (۱) ایک یا حسبہ داروں کے مرنے سے مہایاۃ زایل نہیں ہو سکتا ہے۔
باب سو کم جو مسائل کہ دیواروں اور مہایوں سے متعلق ہیں اوسمیں چار ضمیمے ہیں
فضل اول املاک کے احکام کے قواعد۔

مارہ ۱۱۹۲ (۱) ہر شخص اپنی ملک میں جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے مگر جب اسکے ساتھ
کسی اور کا حق متعلق ہو تو ہر شخص مالک کو اوسمیں تصرف کرنے سے منع کر سکتا ہے
مثلاً بالالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گہرا ایک کا ہے بالالاخانہ و الیکو بیہ حق ہے کہ۔

منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے ورنہ بے اجازت بالالاخانہ و الیکے اپنا مکان
زیرین نہیں توڑ سکتا ہے کیونکہ یہ توڑ دینا تو اسکا بالالاخانہ کیونکہ قرار پر ہوگا
اور مکان زیرین والے کو اسپر بیہ حق ہے کہ جہت قائم رکھے تا بارش آوے
وہو پ سے محفوظ رہے۔

مادہ ۱۱۹۳ (۱) اگر دونوں کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونوں بالانشتر اک مد و رفت
کر سکیں گے یک دوسرے کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ ۱۱۹۴ (۱) جو شخص کسی جگہ کا مالک ہوا تو اوپر اونچے سیکھا لگے

پچھنے کو اخیر بتائے یا اور مکان بنائے۔

ماوہ (۱۱۹۵) اگر کوئی عیال ایک شخص کے گھر میں بنائی تو اس پر مہمانانہ ایسا کرنا کہ اس کے گھر میں عیال کے لئے
اگر کھڑا کر لگا تو چند مہینوں کے عیال اس قدر رکھ دیا جائے۔

ماوہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے ہاں کے درختوں کی ڈالیاں اور پتے مانگ کر مہمانانہ ایسا کرنا کہ اس کے
مہمانانہ سے تو اس کو ہوا کی کوئی چیز کے لئے ڈالیاں کے کاغذ یا وہاں لٹکا کر رکھ دیا جائے۔ ہوا اگر کسی کو
کے لئے درختوں کے سایہ میں مہمانانہ کے درخت اور زراعت کو ضرر پہنچے تو درخت کاٹ کر لینے جائیں گے۔
ماوہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش ہو کر نہ ہوئے ملک کو اس کے ملک میں ضرر فاحش نہیں ہو سکتا۔

فصل ثانی بمسایہ کے معاملات کا بیان

ماوہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھ رکھنا یا بنانا جائز ہے جب تک کہ مسایہ کو ضرر فاحش نہ ہوئے۔
ماوہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش تو ہو لیکن اور منافع اچھے مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہو دے یا اس کے گھر کے
بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہوئے۔

ماوہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش رفع کیا جائے مثلاً ایک گھر کے پاس لوہا بنے دو
لگائے یا خراس یعنی جگہ لگائی تو لوہا کوٹی سے اور چلی چلنے سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیل
کو لٹکا کر آگیا ہے تیل کی بدولت سے یاد ہو میں سے رہنا مشکل ہے جس طرح ہو سکے رفع کیا جائے
یا اپنی زمین میں چلی کے لئے نہر لایا کہ مسایہ کے دیوار کو ضرر ہو یا مسایہ کی دیوار کے نیچے
یا خانہ وغیرہ بنا کر اس سے دیوار سست ہوتی ہے یا مسایہ کے گھر کے پاس مندر بنانا کہ
اوس سے غبار آتسا اور ہا ہے کہ رہنا مشکل ہے یا مندر کے پاس مکان بلند بنانا یا سونو بیچ
اوس کے ہوا بند ہو گئی تو یہ ضرر فاحش دفع کیا جائے یا کٹرہ کے بازار میں باورچی نے
دکان لگائی کہ اس کے دھوین سے کٹرہ خراب ہوتے ہیں۔ یا اس کے گھر سے نہر ٹوٹ گئی
اور گھر میں پانی بہیل گیا اور ضرر فاحش ہوا اگر مسایہ دھوئی کرے تو اس کی تعمیر واجب ہوگی

ماوہ (۱۲۰۱) اگر اودن خیر و نیک کو منع کیا کہ جو اس طرح اصلی نہیں مثلاً ہوا یا لفظ گاہ یا دیو پ
رکھ گئی تو یہ ضرر فاحش نہیں ہے اور اگر ایسے بنیاد قائم کرے کہ مسایہ کے درختوں
بند ہو گئے اور ایسا اندھ ہوا گیا کہ پھر نہیں ہو سکتا ہے تو اس کی مٹاؤ رڈ لگائی
یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ روازہ کی روشنی کو پھریا کیلئے کافی ہے کہ نہ تو کبھی سردی نہ
کیلئے دروازہ کو پھریا کا بند کیا جائے اگر اس کو پھریا کے دروازہ میں نور ایک فنڈ

اس بنا کے بند ہو گیا تو فرقا محسوس ہوگا۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) اپنے گھر میں اپنے روشنندان بنائے ایک نابالغ سنائی اور اس میں روشنندان کے
 کہ اس میں سے ہمسایہ کا زمانہ یا زمانہ کے رہنے کی جگہ مثلاً معین یا باور چھانہ یا کنواں دکھلائی دیتا ہے
 گو اس میں کوئی فاصلہ بھی ہو تو وہی بندہ فرنا محسوس سے دے کر کیا جاتیگا کہ اس میں روشنندان کے
 بندہ کو کچھ کیلئے مجبور کر سکتے کا زمانہ نہ دکھلائی دے۔ یہ مکر روشنندان بالکل بندہ نہیں کرتے
 جو بنائی گئی اور اسکے عہد و عین سے اگر زمانہ دکھلائی دیتا ہے تو چہرہ دکھو بندہ کر دیتے۔ یہ کہ
 محمی توڑو اگر دیوار بنو اتنی جادے لگے دیکھو ماہ ۱۲۰۳۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) اگر روشنندان قد آدم سے اونچے میں اور لگا اس خیال سے بند کرنا کہ زینہ لگا کر
 زمانہ دیکھیں نہیں ہو سکتا ہے دیکھو ماہ ۱۲۰۳۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) جن زمانہ کے رہیں کیا جائے نہیں ہے۔ اگر باغیچہ دکھائی دیتا ہے تو اس
 خیال سے کہ کسی کی مشورات اور سرائے میں تو اسکا نظر گاہ بند کیا جائے سمجھ ہوگا۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) اگر ایک شخص اپنے میوہ کے درخت پر چڑھتا ہے اور اس سے ہمسایہ کا
 زمانہ دکھائی دیتا ہے لازم ہے کہ چلنے آواز دے کہ گھر سے چلا جاؤ ورنہ چلے آواز
 دے اگر چہ چھٹکا تو مالک اور اسکو منع کر سکتا ہے۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) اگر حویلی کی تقسیم ہر ایک حصہ کا زمانہ دکھائی دیتا ہے تو دو نو حصہ اور غیر
 مالک ہوگا کہ دیوار مشترک پر وہ کی نائین۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے بنا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو فرمایا
 اس میں لازم ہوگا کہ اپنی ضرورت کا خود بند و بست کرے نہ یہ کہ حویلی قدیم والے پر کچھ
 دعویٰ کرے مثلاً سوتلی قدیم کے روشنندان میں اور عین سے انکا زمانہ دکھلائی دیتے
 لگا تو اس کے قدیم روشنندان نہ بند ہوئے اسی کو اپنا بند و بست کرنا ضرور ہے

یا لو بار کی دیوار قدیم کے پاس کسی نے گھر بنایا تو انکا بند ہوئے کہ لو بار کے لوہا۔
 کوئی سے چھوٹکیٹ ہے مشہور ہو گیا یا نہیں قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہ
 قول انکا کہ میرے گھر میں دیوان اور غار نامی اور سکی بھی توقف نہ ہوگی وہ اپنا گھر خود لاؤ بنا لیتے۔

ماہ ۱۲۰۳ (۱۲۰۳) ایک حویلی کے بندہ نے ان میدان کی طرف کیلئے عورتوں میں اتفاقاً یہ
 حویلی گر گئی۔ اب میدان والے نے میدان میں گھر بنایا اور اس کے بعد حویلی اور سطح

تیار ہوئی جیسے پہلے ہی اب اگر حویلی کے روشنی والے ہیں ہے اس گھر کا زمانہ دیکھ لائی
 جوتا ہے تو بند نہ کیے جائیں بلکہ وہ اپنے گھر کا بند و بست کر لیں کہ زمانہ نہ دیکھا کی دیکھئے
 مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی میں رشتہ دار ہیں کہ اولیٰ نمبر ہمایہ کا زمانہ دیکھائی نہیں دیتا ہے
 ہمایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرا دی کہ اب وہ روشندانوں میں سے اس کا زمانہ
 دیکھائی دینے لگا۔ تو یہ دعویٰ اس کا کہ روشندان بند کر کے محکم ہوگا بلکہ بنابند و بست خود ہی کر
 گا وہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو یک حصہ دار بلند کر سیکے گا۔ اور نہ یہ کہ اوپر سے جو ہر اپنے
 بالا خانہ میں جایا کرے اور نہ اس کو یک طرح تغیر دے سیکے گا۔ خواہ ہمایہ کو ضرر ہو یا نہ ہو
 مگر شریک کو یہ جانے سے اگر مکان بناوے تو اس دیوار پر کر یاں رکھ سکتا ہے اور چلتے
 کر یاں یہ حصہ دار رکھ لے گا اور تین ہی دوسرا حصہ دار ہی رکھ سکتا ہے یعنی جب قدر طاقت ہو
 اس کا نصف ہر حصہ دار کو جبہ رکھ سکتا ہے اور اس سے زیادہ کر سکتا تو دوسرا حصہ کر سکتا ہے
 مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہیں ہے کہ اپنے کو دیوں کی جگہ بدل دی یعنی شمال سے
 جنوب یا جنوب سے شمال رکھ دے یا نیچے سے اوپر رکھ دے مگر اوپر سے نیچے رکھ سکتا ہے
 مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا بیٹا کھوان ہے دوسرے نے چاہا کہ اس کے پاس بیٹا نہ بنا کر
 یا کہارے پاس بیٹا کی نالی لاوے اور اس سے خوف ہے کہ اس کے کنوے کا پانی خواہ مع ملاوٹ
 ہر راہ کا ضرر و دفع کیا جائے۔ یا بیٹا نہ دغیرہ توڑ دیا جائے یا ایسے ہی اگر غیبی یا پانی کی نالی
 پاس کہاں یا پانی کی نالی لایا جائے یا تو بہ ضرر و دفع ہوگا اگر بے ضرر و دفع ہو سکے تو توڑ دیا جائے۔

فصل سوم راستہ کا بیان

مادہ (۱۲۱۳) راہ عام کے دو طرف ایک شخص کے مکان ہے اب یہ شخص چاہتا ہے کہ
 دو نو مکانوں میں چھتہ بنا لے کہ اوپر اور سکوراہ اور فرسٹ ہو جائے تاکہ شمع کرے گا۔
 اگر ناچکا اور راہ چلتے والوں کو بھی ضرر نہ ہو تو توڑا نہ جائیگا۔ مگر یہ کہ کسی کو حق نہیں ہے
 کہ اپنے گھر سے نکل کر اس چھتہ میں اگر بیٹھا کرین یا پانی نہ پیریں اور اگر چھتہ کر کے توڑ دیا جائے
 مادہ (۱۲۱۴) راہ عام میں سے جو چیزیں مضر عام ہیں گو قدیم ہوں اور نیا دیکھے جائیں
 مثلاً کپڑے یا پاشا نہ کہ ہر وقت جاری ہو۔
 مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے محلہ اگر اپنے گھر سے بنا کر کھینچ لیں یا تو حکم ہوگا کہ ایک طرف ڈالو۔
 اور جلد کام میں لاؤ۔

ماودہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہوئے تو حکم جسکے ملک چاہے بقیعت لیکر راہ مام میں لگا دے اور بقیعت نہیں لے سکتا ہے دیکھو ماودہ (۱۲۱۳-۱۲۱۴)۔

ماودہ (۱۲۱۰) راہ عام کے علاوہ کے زمین بقیعت مثل خریداری جویں میں شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنے میں عام ضرر اور ہرج نہ ہوئے۔

ماودہ (۱۲۱۸) راہ عام میں ہر شخص اپنا دروازہ بنالگا سکتا ہے۔

ماودہ (۱۲۱۹) طریق خاص میں جسکو حق مرور نہ ہو وہ بنیاد دروازہ نہیں نکال سکتا ہے۔

ماودہ (۱۲۲۰) طریق خاص سے کچھ والوں کا مشترک ہے بھ اجازت اہل محلہ کے کوئی شخص نیا تعمیر نہیں بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہ ہو۔

ماودہ (۱۲۲۱) جسے کوئی خاصین گھر بنایا اور زمین پر نہ لگے بھ اجازت اور دن کے نہیں نکالے گا۔

ماودہ (۱۲۲۳) جس نے راہ عام میں اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ یا اسکا مشتری اپہر جاری کر سکتا ہے تو اسکا حق ساقط نہیں ہو سکتا ہے۔

ماودہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پنازہ عام ہو تو راہ عام میں سے گذر سکتے ہیں اور راہ خاص والے اسکو مستحق ہو کر بیع سکتے ہیں اور نہ تقسیم کر سکتے ہیں۔ اور نہ اسکو شروع سے بند کر سکتے ہیں۔

فصل چہارم حق مرور حق متیل کا بیان

ماودہ (۱۲۲۴) حق ضرر اور متیل اور مجہری جیسے قدیم سے تین ویسے ہی رہیں گے۔ دیکھو ماودہ (۱۲۲۴)۔

اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی نو حادث ہوئے) پر دلیل نہ ہوئے متغیر نہیں ہو سکتے ہیں۔

اور جو قدیم خلاف شروع ہوا اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے یعنی جو چیز کہ ترقیت کے خلاف بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بھی ہے فوراً ذیل کی جائیگی۔ دیکھو

ماودہ (۱۲۲۵) مثلاً ایک جویں کا یا خانہ راہ عام پر قدیم سے بنتا ہے کہ لوگوں کو اس سے

تکلیف سے بند کر دیا جائیگا۔

ماودہ (۱۲۲۵) کسیکے زمین میں جو کسیکو حق مرور ہے مالک اسکو منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماودہ (۱۲۲۶) جسے کوئی چیز ایک بار مباح کر دے تو اسکو منع بھی کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی

اگر اجازت ہی ہوگی ہو تو لازم نہیں ہے مثلاً ایک کی زمین میں ایک شخص کو حق مرور نہیں ہے

مگر اسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک اسکو منع کر دے گا۔

ماودہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین میں ایک کی حق مرور حاصل ہے زمین والے نے اس حق کو اپنے کو

اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہو گئی تو اس کا حق مرور ساقط ہو گیا۔ اس حق کا دعویٰ سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۵۱)۔

مادہ (۵۲) کسی کی زمین میں کسی کا پانی چھوٹی یا بڑی نالی میں قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے میں اب پانی اپنی زمین میں نہیں آئے دو ٹنگا اور جب اس کی تعمیر اور صفائی کے ضرورت ہووے تو پانی والا اگر قفل سے لوسکی تعمیر کرے گا۔ ورنہ لینے والے اس کے کہ زمین میں نالی داخل کی جائے درست نہیں ہو سکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین میں نالی درست کر کے پانی لانی کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت نہ دے گا تو عام جبر اجازت دلوایگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین میں پانی آنے کے مادہ (۵۳) ایک شخص کا پانی برسات کا سایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو گھر والا اب اس کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ (۵۴) اگر طریق عام کے گہر دیکھے پرنالوں کا پانی سرک پر بہ کر ایک شخص کی زمین پر قدیم سے بہتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہیں کر سکتا ہے اگر بند کرے تو عام جبر توڑ دیے گا۔ اور بدستور قدیم رہے گا۔

مادہ (۵۵) کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے سے گہر کا پانی کسی کے گہر پر بہا دے۔

مادہ (۵۶) کہتے پانی کی نالی جو کسی کے گہر میں سے قدیم سے بہتے ہے گہر والا بند نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ گہر بک جائے تو شریعتی یا ہیبت نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ (۵۷) نالی خوب گہری یا ٹوٹ گئی کہ گہر والے کو اس سے ضرر یا حاش ہے گا اس پر حکم ہوگا کہ یہ تکلیف اور ضرر فاش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحت کے بیان میں او سمین سات فعلین میں۔

فصل اول کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہیں ہے۔

مادہ (۵۸) پانی اور گھاس اور گھسب لوگوں میں مشترک ہے۔

مادہ (۵۹) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہیں ہے۔

مادہ (۶۰) جو کنوئیں کہ کسی شخص کے کہودی ہوئی ہیں میں بلکہ قدیم سے ہر وہ رد

اور ہر ماہور کے آرام چلتے بند کی گئی ہیں سب میں مشترک ہیں۔

مادہ (۶۱) دریا اور بڑے بڑے تالاب مباح مشترک ہیں۔

ماوہ (۱۲۳۸) جو نہر کی کسی ملک نہیں بن لینے کسی کی زمین پتے بن وہ بام علم بن
شکار دیاسیل اور فرات اور طونہ اور قونجہ۔

ماوہ (۱۲۳۹) اور وہ نہر کی کسی ملک بن دو قسم بن ایک وہ کہ سب کیلئے مشترک بن
یعنی یہ نہیں ہے کہ سب شرکا اسی زمین میں پانی جمع ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شخص کو پانی لیتا مباح ہے
تو یہ نہر بن عام بن اسے کہ جو کوئی اپنا حق بھیے گا تو میں شفعہ نہیں ہوگا۔ اور دوم نہر خاص
کہ چند اشخاص کے زمین میں پانی جمع ہوتا ہے اور کہیں اس کا شفعہ نہیں ہے۔ اگر زمین
کوئی اپنا حق بھیے گا تو اس میں شفعہ جاری ہوگا۔

ماوہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھ کچھ بھی بیکر کسی کی زمین میں آگئی تو زمین والی ہی کو کیا حق نہیں ہے
ماوہ (۱۲۴۱) اگر گھاس اسی زمین میں ہے کہ کسی کی ملک نہیں ہے تو مباح عام اور مشترک ہے
اور اسی کی کسی کی زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہونے تو مشترک مباح ہے۔

اور اگر زمین والے نے گھاس لو گھنے کے لئے پانی دیا یا اس کے لئے احاطہ کیا (میں مانا)
تو یہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اس کو لے نہیں سکتا ہے اگر لیکر خرچ کیا تو ضمانت ہوگی
ماوہ (۱۲۴۲) جو چیز خود دیکھنے بلے پانی دے۔ اور کتی ہے وہ سب گھاس ہے
زودخت کر و گائے جاتے بن۔ اور نظری گھاس ہے (نظر بنون و طار حلقہ ناموسین
ہیں ہے شاید غلطی کا تب ہوگی نظر ضاد و مخمربا و جسکو گز کہتے ہیں۔

ماوہ (۱۲۴۳) جو زودخت کہ خود رد بن یعنی بے او گائے لو بے لگائے پیاروں اور
جنگلون میں ہونے بن وہ سب مباح بن۔

ماوہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے او گائے کسی کی زمین میں دخت آگلیں تو وہ زود
والیکے بن اور میں ہے اور کوئی لکڑی نہیں توڑ سکتا ہے اگر توڑے گا تو قیمت دے گا۔

ماوہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنے دخت کو ہوند لگایا اور اس سے جو کچھ ہوا وہ درخت
والے کا ہے ایسے ہوند لگانے سے جو ہل ہوئی ہوگا۔ وہ بھی دخت والے کا ہے

ماوہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم بڑی کی وہی فیصل کا مٹل ہے کوئی اور متعرض نہیں ہو سکتا ہے
ماوہ (۱۲۴۷) نہر کا مباح ہے۔

فصل فی مباحیہا و مباح کی کیونکر مالک ہو سکتے ہیں

ماوہ (۱۲۴۸) ملک ہو چکے تین سبب ہیں۔ ایک یہ کہ ایک مالک کے ملک سے

دوسرے ملک میں منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا تحفہ سے۔ دوم حلف یعنی قائم مقام ہوئے
مثلاً وارث۔ سوم احراز یعنی شئی مباح کو کہہ کر اور نہ کوئی مالک نہیں ہے اس لئے قطعاً نہیں
کہہ لیا یا یہ یا تو تخلیق سے کہ حقیقت میں اس کا قبضہ کر لیا۔ یا حکم سے کہ سب ملک فانی ہو
کے جاتا ہے مثلاً اپنے برتن میں برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال بھاگ کر تنکا رکھ کر آگیا۔
ماوہ (۱۲۵۹) جس نے شے مباح پر اپنا قبضہ کرتا۔ وہ اس کا مالک ہو گا۔ مثلاً ایک شخص نے
نہر سے پانی اپنے برتن میں بہر لیا اب اور کوئی بہر یا پانی نہیں لے سکتا ہے اگر بے اجازت غیر مجاز پر گیا تو
ماوہ (۱۲۶۰) اگر کسی نے قبضہ شرط سے یعنی اگر بارش کے پانی لینے کے لئے برتن رکھا یا۔ حوض اور
حلاب بارش سے بہرے سکتے بنائی کسی میں اوس میں بارش کا پانی بہر گیا تو احراز ہو گا۔
درنگر خود بخود برتن بارش سے بہر گیا تو مالک ہو گا۔ ہر شخص اس کو استعمال کر سکتا ہے دیکھو ماوہ (۱۲۶۱)۔
ماوہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کیلئے یہ شرط ہے کہ جاری نہ ہو اور جس کنویں کا پانی بہتا ہے وہ
محرز نہیں ہے اگر ایسے کنویں میں سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا۔ اور خرچ کیا
تو تھانہ نہ ہو گا۔ اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض میں ایک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے
جانب سے آتا ہے محرز نہیں ہے۔

ماوہ (۱۲۵۲) گھاس کاٹ کر جمع کر لینے اور گھنڈہ باندھ لینے سے احراز ہوتا ہے۔
ماوہ (۱۲۵۳) سارو زمین سے لکڑی مل جملہ جھونکے لینا ہمارے ہر جمع کر لینا احراز ہے
گھنڈہ باندھنا شرط نہیں ہے۔

فصل سوم عام مباح چیزوں کے احکام

ماوہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنے کام میں استعمال کر سکتا ہے کہ احراز عام کا باعث نہ ہو
ماوہ (۱۲۵۵) شے مباح کے لینے سے کوئی کسی کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۵۶) ایسی جگہ کے گھاس اور نہ کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص اپنے جانور کو چارو کر سکتا ہے جو تھوڑا سا
ماوہ (۱۲۵۷) کسی کی ملک میں گھاس جو بے سبب اٹکی ہے تو مباح ہے مگر مالک کو یہ اختیار ہے کہ
کہ اپنی ملک میں کسی کو نہ اٹنے دے۔

ماوہ (۱۲۵۸) سارو زمین کسی نے لکڑی جمع کی اور زمین چھوڑا یا کوئی اور اگر لے گیا تو وہ شہر
اس سے واپس لے سیکے گا۔

ماوہ (۱۲۵۹) چارو اور نہ مٹوں میں سے کہ اور نہ کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص

سیوہ توڑ سکتا ہے۔
 مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسی کو اسلئے مزدور و قصر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑی ان جمع کر دے یا شکار کرے تو یہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہوگا۔ اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے۔
 مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک میں آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی ملک میں آنے سے اور آگ بیکھنے سے منع کر سکتا ہے۔ اگر جنگل میں آگ جلائی تو ہر شخص اس سے فائدہ لے گا۔ اور اپنی ملک سلگاتا اور اس کی روشنی میں سے سلگاتا اور اس سے اپنی قندیل روشن کر سکتا ہے۔ اور شکار سے منع کر سکتا ہے۔ مگر بے اجازت اس کے اوس میں سے کوئی آگ نہ لے سکتا ہے۔

فصل چھارم حق الشرب اور ہر گے کمارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنے جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے۔
 مادہ (۱۲۶۳) آئندہ یا گھٹا بربانی لینا حق الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور روشنی سے ترشح ہو مند تو ہے پس ہاں دیا اور مالابون بھی ہو سکتا ہے۔
 مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو غصے جو کسی کی ملک نہیں ہے۔ سیراب کر سکتا ہے۔ اور غصہ عام میں سے اپنی زمین سیراب کر نیکی لئے پانچ گے گھر کر نیکی لئے ایک نالی کاٹ سکتا ہے۔ مگر جب پانی کم ہو جاوے کہ اور لوگوں کے پانی لینے میں تاخیر ہوئے لگی۔ اور یا بالکل پانی سوکھ جائے اور یا خشکی نہ چل سکے تو یہ ہر عام ہے اور سکو منع کیا جائیگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر کسی کا ملک نہیں۔ نہ حق الشفہ حاصل کر سکتا ہے۔
 مادہ (۱۲۶۷) جن میں کھالی میں نہر جاری ہے اس کی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہ ہر شخص کو حق الشرب ہے اور عام لوگوں کے لئے اس پر حق الشفہ حاصل ہے اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس پر نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوی سے جو خاص کسی کا ہے اپنی زمین سیراب کر سکے اور اپنی پانی جانوروں کو نالی کے کنارہ پر جو پلانا یا سیرا عوامی پانی پلا سکتے ہیں۔ اس شرط پر کہ گھاٹ اور زالیان ٹوٹنے نہ پادین اور نہروالے کو اختیار ہے کہ اپنی باغچین یا گھر میں پانی سینہ کر لیا سکے۔

مادہ (۱۲۶۸) پانی کو ایسا ہے کہ ہر شخص اس پر وارد ہو سکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے ہر شخص کو اپنی ملک میں آنے سے منع کر سکتا ہے اگر اس کے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہیں ہے تو اس مالک کو جبراً حکم کر نیکی لینا یا حب طلب لینے دیو اور ہر شخص

پاکے لئے اندر جاسکتے ہیں شریک نہریا کنوا وغیرہ حراب ہونے نائی اور کنارہ نہ ٹوٹے۔

مادہ (۱۲۶۹) کسی شہر کے مندرجہ ذیل میں بلا اذن یہہ اقتدار نہیں ہے کہ چھوٹی نالی اپنے لئے نکال سکے یا اپنا حق الشرب پچھنے گھاٹ بدل دے یا دوسری زمین میں گڑاؤ سکواس نہر سے حق الشرب نہیں ہے پانی لے جاوے۔ اگر اور حصہ داروں نے اجازت دے دے تو نہر اور کو یا رو بجے داروں کو اختیار ہے کہ منع کریں۔

مادہ (۱۲۷۰) موات کے بیان میں (یعنی زمین بنجر اور رافقہ کو آباد و قابل اُردو) چرگاہ سے اور نہ لکڑیاں سے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند اور زادالا اگر قبضہ کے باہر کھڑا ہو کر پکارے تو وہاں تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گاؤں اور قبضہ کے پاس زمین چرگاہ اور کھلیاں اور لکڑیاں کے لئے چھوڑی جاتی ہیں۔ اور سکوا یا فنی مشرکہ کہتی ہیں۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اسکا مالک ہوگا یا سلطان نے یا اسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے کہ مالک ہوگا اور صرف ارتفاع کر سیکے گا تو مجلسی شرط نہریا سے ویسا ہی ہوگا یا مالک میں ہوگا۔ مادہ (۱۲۷۳) اگر کوئی قبضہ زمین آباد کیا اور زمین ترک کر دیا تو حق زمین آباد کے سے اسے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک تھا اور اگر اطراف سے آباد کے اوپر حق کا قطعہ ہو کر کہنا تو پہنچ کا قطعہ ہی اور سیکہ مالک ہوگا۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے اعیانہ زمین کیا۔ اس کے اطراف کی زمین کو اور دوسری جہاں کیا تو اول کیلئے آمد و رفت کا راستہ اطراف کی زمین میں سے رکھے گا۔

مادہ (۱۲۷۵) جیسا تخم ریزی اور سنگ بست اعیانہ زمین سے ویسا ہی ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالی کو دنا احباب سے۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی یا سیل سے حفاظت کیلئے نہر کھدانا احباب سے۔

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کا مٹون اور خشک ڈالیوں سے اس کے گرد

یا کھڑک کرنا یا لا کر نایا کا مٹون کا بیلانا یا کنواں کھودنا یا حائنین سے ملکہ ہر حد نہر اور سنگ بست

مادہ (۱۲۷۸) ایسے ہی گھاس یا کانٹا کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اس سے

پائیکے لئے اندھا جاسکتا ہے بشرطیکہ نہریہ کنوا وغیرہ خراب ہونے نہائی اور کنارہ نہ ٹوٹے۔

مادہ (۱۲۶۹) کسی شہر کے کنوئیر میں بھلا اذن یہہ افتدائیں ہے کہ چھوٹی نہائی اپنے لئے نکال سکے یا اپنا حق الشرب پلئے گھاٹ بدل دے یا دوسری زمین میں کھاؤ سکواس نہر سے حق الشرب نہیں ہے باقی بچاؤے۔ اگر اور حصہ داروں نے اجازت دے دے تو پھر انکو یا اونچے و کارٹون کو اختیار سے کہ منع کریں۔

مادہ (۱۲۷۰) احیاء موات کے بیان میں (یعنی زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل آباد کرنا) مادہ (۱۲۷۱) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قبضہ اور کھاناؤ کی جہر گاہ سے اور نہ لکڑیاں سے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند اور اوز والا اگر قبضہ کے باہر کہراؤ کو پکارے تو وہاں تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (۱۲۷۲) گاؤں اور قصبے کے پاس زمین جہر گاہ اور کھلیاں اور لکڑیاں کے لئے چھوڑی جاتی ہیں۔ اوسکو ایراضی مشرکہ کہتی ہیں۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہو گیا اس سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے گی کہ مالک ہوگا اور حق انتفاع کر سکیگا تو مجلسی شرط پڑی ہے و سیاسی ہوگا یہ مالک ہیں مادہ (۱۲۷۴) اگر کوئی قبیلہ زمین آباد کرے اور سچے ترک کر دیا تو جتنے زمین آباد کرے ہے اتنے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کرے اوپر سے قطعہ ترک کیا تو پھر سچ کا قطعہ ہی اوس کا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۵) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دوسری احیاء کیا تو اول کیلئے آمد و رفت کا راستہ اطراف کی زمین میں سے رکھے گا۔

مادہ (۱۲۷۶) جیسا تخم زری اور سنگ بست احیاء زمین سے دیسا ہی ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نہائی کو دنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۷) زمین موات پر دیوار یا مٹی یا سیل سے حفاظت کیلئے کھرا کرنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۸) سنگ بست کرنا یا خشک کاعنوں اور خشک ڈالیوں سے اوسکے گرد باڑ کھرا کرنا یا نلا کر نایا کاعنوں کا بلانا یا کنواں کہودنا احیاء نہیں بلکہ بہرہ مند اور سنگ بست ہے۔

مادہ (۱۲۷۹) ایسے ہی گھاس یا کانٹا کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اوس پر

پاچ گز ہے اعمی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہیں لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۵) کسی بھی زمین میں کسی کے یا کسی کی انالی ہے تو دو طرف اس قدر حرم جیسا کہ یا کسی طرف بنے نیائے اور اگر دو طرف بلند ہیں تو وہاں سے پندرہ گز کے عین۔ اور اگر بلند نہیں کسی کا قبضہ بھی یا نہیں جاتا ہے سرکنو مکہ دو طرف درخت کے رہتی ہیں تو یہ دونوں زمین اس کا پیر نہ ہو الا جب پھر کہو دے گا تو اس کی بھی وغیرہ اس کے دو طرف ڈالے گا۔

مادہ (۱۲۹۶) کسی شخص نے جو اپنی ملک میں کنوا کو دیا اس کی حرم نہیں ہے اور اس کا ہمسایہ ہی اپنی ملک میں کنوا کو دے سکتا ہے اور اول ثانی کو منع نہیں کر سکتا ہے کہ میری کنویں کا پانی نہ پیتا ہو۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۷) شکار کرنا جائز ہے خواہ اگر جارج سے ہو مثل بندوق اور تیر یا جبال سے ہو یا حاتور و رندہ سے ہو جس کا تعلیم کیا ہو یا زبرد جیسے جرح وغیرہ۔

مادہ (۱۲۹۸) جو جانور انسان اسے دشت کرتے ہوئے شکار ہے۔

مادہ (۱۲۹۹) جیسے اہل بالور پھیرے ہستی میں رہنے والے شکار نہیں ہوتے ہیں ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ دیوں سے مانوس ہو گئی ہیں شکار نہیں ہوتے۔ مثلاً کبوتر ملی ہوئے اور چرخ کہ اس کے بالوں میں جہاں بھلے ہوں یا سر کہ اس کے گلے میں لوق ہو۔ اونٹ کا پکڑ لینا نقص ہے۔ اس کا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اس کے مالک کو دیا جاوے۔

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہ ہے کہ جانور اپنے پاؤں سے ہانگ کر یا پیروں سے اور اگر انسان کی گرفت سے اپنی ٹو پچا سکے اگر کوئی جانور اپنی پیٹنے سے لاپتہ ہو گیا۔ وہ شکار نہیں ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۶) جس نے شکار کو ایسا لاپتہ کر دیا کہ شکار ہونے سے حاتور یا تو گویا وہ شکار ہو گیا۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو کڑے اوڑھی کاٹے مثلاً ایک شخص نے ایک جانور کو شیر مارا کہ زخمی ہو کر ہانگا یا ایسا نہیں ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ ہی مالک اس کا ہے اور اگر زخم ایسا سخت ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ اس کا مالک نہیں ہے۔ بلکہ

کوئی اور دیکھو بندوق وغیرہ سے شکار کر کے مالک ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے شکار شیر مارا کہ کیر ہا کر گر پڑا اور پیر اوٹھا کہ ہانگ گیا تو وہ دوسرا شخص اس کو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیاں ماریں تو دونوں کا مشترک نصف نصف ہوگا۔
 مادہ (۱۲۹۹) ایسی دو شخص نے اپنے دوستے سرائر جوڑے اور انہوں نے برابر
 جاکر کچھ دو نون میں شکار مشترک کیا۔ اور جو ایک الگ دونوں نے دو شکار کر کے
 تو ہر شخص اپنے اپنے شکار کا مالک ہے۔ اگر دو شخص نے دو کٹے جوڑے ایک نے شکار
 کر دیا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا۔ اگر اول نے ایسا کر دیا تھا کہ اُسکی رانی ممکن نہی
 تو شکار شخص اول کا ہے۔

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر میں چھلیاں ہیں کہ بے شکار کے پکڑے نہیں جگاہیں تو جائز ہے
 کہ ہر کوئی ان کو شکار کر سکتا ہے۔
 مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانچ کناہے برابر ایک ایسا مکان بنایا کہ وہیں چھلیاں
 گھر شکار ہو سکتے ہیں۔ اس میں اگر چھلیاں آجاتی ہیں اور باقی آتا کہ مگو گیا کہ بے شکار
 چھلیاں کر سکتا ہے تو وہ چھلیاں اوسی شخص کے ہیں۔ دوسرا ان کو نہیں کر سکتا
 اور اگر پانی آتا بہت ہے کہ بے شکار کے چھلی نہیں کر سکتا ہے تو یہ بھی
 شخص اول کا مالک ہوگا۔ ہر کوئی شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گھر میں شکار گھس آیا یا وسینے دروازہ اس طرح بند کر لیا کہ وہ
 نہ کر گیا تو وہ اس کا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر ہی کر سکتا ہو تو مالک ہوگا۔
 شخص کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے
 سو کھانیکے لے بیہوش یا اتفاقاً۔ شکار کیا تو وہ اس کا مالک نہیں ہے جیسا کسی کے گھر ہے
 میں کوئی جانور آگیا تو وہ اس کا مالک نہیں ہے ہر شخص اس کو کر سکتا ہے اور اگر کوئی شکار
 کر لے کہ وہ اس کے گھر میں یا لالہ ایک شکار کے دیکھو مادہ (۱۳۰۴)۔

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص کے باغ میں جانور لے آئے یا بچہ دے تو باغ والا اس کا مالک نہیں ہے
 اگر کوئی اور لے لیا تو باغ والا اوس سے چھین نہیں سکتا ہے اور اگر باغ والی لے لیا ہے تو شکار
 اوس کے ہاں رہتا ہے یہی تو باغ والا ہی مالک ہوگا۔

مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص نے اپنے باغ میں ایسی جگہ بنا دی کہ شکار کی حکمی دین ان کے حال
 اور شہر ہو تو وہی اس کا مالک ہے۔ اور کوئی اور نہیں لے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہر کا

۱۳۰۶) ایک شخص کے روشن ذہن و جمال کا وہ ہے جس کے شہد کا مالک ہے۔
 ۱۳۰۷) شہد کی بھی اس کے روشن ذہن سے لکھ کر کسی اور کے گہر میں چلے گئے۔
 گہر والے نے اس کو پکڑ لیا تو روشن ذہن والا اس کو گہر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب سوم فصل اول

مخرج مشترك کا بیان اور بین دو فصل تین۔

۱۳۰۸) ایک مشترک کی ہر وقت ضرورت کے تب حصہ دار اپنے اپنے حصہ کو موافق
 خرج کر کے تعمیر اور مرمت کرتے رہیں۔

۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت مل کر مشترک کی تعمیر اپنے پاس
 کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اس کے حصہ کے خرج لے سکیگا۔

۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنا والا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حاکم
 بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آدھنگا اس سے خرج موافق حصہ کے لے سکیگا۔

۱۳۱۱) اور نہ اگر شریک سے اجازت لے اور نہ حاکم سے خود ہی تعمیر کرے تو یہ مشروع سے
 (یعنی احسان کرے والا ہے) حصہ دار سے خرج دل نہیں لے سکیگا نہ خواہ وہ ملک بال تعمیر ہو۔
 ۱۳۱۲) ایک شخص نے ملک مشترک قابل تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا یا اس کو
 تعمیر سے ہی منع کرتا تو مشروع ہوگا۔ اور اس کے منع کرنے پر حاکم کے یہاں ناسطی اگر لگتا تو
 حاکم ہی تعمیر کا حکم دے گا۔ بلکہ تقسیم کا حکم دے گا۔ اب یہ تقسیم نے اپنے حصہ پر جو
 چاہے سو کرے اور دیکھو مادہ (۲۴)۔

۱۳۱۳) جو ملک قابل تقسیم نہیں ہے مثلاً غراس کی اور حمام تعمیر کی ضرورت ہو
 اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو بااجازت حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اس کے کرایہ میں سے
 انصار تعمیر نقد حصہ لے سکتا ہے۔ کہ حصہ دار کے ائمہ ہر قریب ہے اور اگر سب اجازت
 حاکم کے ہر قریب تو نہیں لے سکتا ہے ہر وقت تعمیر ہو سکے کہ اس بنا پر کسی
 اس وقت کیا قیمت ہے اور نقد قیمت کی بنا پر لے سکتا ہے۔

۱۳۱۴) اگر غراس اور حمام کر کے میدان ہو گیا تو ایک حصہ دار بنا بنا چاہتا ہے۔

اور دوسرا زمین چاہتا ہے تو تجارت بنانا ضرور نہیں ہے بلکہ میدان تقسیم کر لین گے۔
 مادہ (۱۳۱) اگر دو مشترک مکان گنبد و میدان ہوگی جو شخص اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا
 اسکو منع کر سکیگا۔ اور یہی کے مشترک دانتے سے بالاتر نہ والا تھا ہا کر سکیگا نہ اپنا مکان بناد
 نہ دوسکو اوپر جائے نہ راستہ ملے اگر نہایت بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہ بھی بنا دیکھا
 اور بت تک کہ اس سے زر تعمیر لیلیوے اسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دے گا۔
 مادہ (۱۳۲) دیوار مشترک جو گھر کے اوپر دو نو ایسی ایسی کر دیان وغیرہ رکھتی ہے
 دو نو تعمیر کریں اگر ایک نکرے تو دوسرے کر سکتا ہے۔ اور چوٹ تک اپنا زر تعمیر نہ کر سکیگا
 دوسکو دیوار سے تصرف نہ کرنے دیکھا۔

مادہ (۱۳۳) دو جو زمین میں ایک دیوار مشترک ہی گزری اور ایک کا زمانہ دکھائی دینے لگا۔
 اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنا دین اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہیں ہو سکتا ہے
 مگر حاکم آنا خبر کرے گا کہ مٹی وغیرہ کا دو نو سے مشترک پردہ بنوا دیکھا۔
 مادہ (۱۳۴) اگر دو دیوار مشترک کی بنیاد سست ہوگئی اور خوف گرنے کا ہی تو حکم حاکم بعض
 زر مشترک دیوار کو اڑ جائے۔

مادہ (۱۳۵) ایک مکان دو تعمیر میں یا دو وقف میں مشترک ہے اور ضرورت اس کے تعمیر کرنا
 ایک ہی یا ایک متولی تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنے یا قبول
 نقصان ہے تو حکم حاکم بعض مال تقسیم اور مال وقف تعمیر کیا جاوے گا۔

مادہ (۱۳۶) ایک گوردیوار مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اسکو ترمیم کرے اور دوسرا
 انکار کرتا ہے تو اسکو حاکم حکم دیکھا کہ یا تو اسنا حصہ ہی ڈال یا ترمیم مشترک کر۔

مادہ (۱۳۷) جو گھر کہ کسی کی ملک نہیں ہے بہت اقبال سے کوئی تعمیر اور اصلاح کیجاوے
 اور اگر بہت المال میں گنجائش ہو تو لوگوں سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۸) جو لوگ نہر سے ملک میں وہی اسکی تعمیر کر نیلے یعنی وہ لوگ کہ زمین حق اشتراک میں
 رکھتے ہیں نہ وہ کہ انھیں حق اشتراک ہے۔

مادہ (۱۳۹) بعض حق اشتراک نہر کا ہوا کرنا چاہتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں اگر نہر عام
 نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے میں سب سے پہلے ویت اور ہوا کرنا چاہو گا ورنہ مادہ (۱۴۰)
 لوگوں نہر خاص ہے تو درست کر نیوالے حکم درست کریں لو انکار کر نیوالا غنیمت کہ اپنے حصہ کا خیر

میں باقی زمین کے حاکم ہیں۔

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب کے نہ درست کرنے سے انکار کر گئے ہیں اور ہر عام فقہر ان سب سے سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنی نہ ہر عام ہے تو جبر نہ ہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور ہوا اس کے اور سر سے نہر کے توڑ دینا تو نہر کے نہر پر آمد و رفت اور حق الشرب اچھے وغیرہ سے منع نہ کر سکیگا اور اس کی زمین پر سے عام آمد و رفت رہنمائی نہر عام ہوگی کسی کی ملک ہو یا نہی۔

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اور سیر سے کیا دے اور سب حق الشرب والے اس میں شریک رہیں گے۔ اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ اس کے حق سے بری ہوتا جائیگا۔ دیکھو مادہ (۱۳۲۷) اگر غیر عام مثلاً ایک سہرین دس آدمی شریک بن شروع کے حصہ بن کے سب صفائی شریک بنیں گے اور جب صاف ہو جائیگا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اور اس کے بعد کی درستی میں تو آدمی شریک رہیں گے اس طرح آخر کے صفائی ہونے کے حصہ آخری والا کریگا۔ اسی لئے سب سے کم قسمت و حق شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے قسطاً اور یہ حکم مادہ (۱۳۲۸) سے متعلق ہے اور حامل ان دونوں مادوں کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کنارے یا نالی آخر سے صاف کیا دے اور جس کا حق الشرب صاف ہو جائیگا وہ دوسری قسمت سے بری ہوتا جائیگا۔ اس لئے آخر میں سب حصہ و حصہ اور شریک ہونے لگے اور شروع کی درستی صاف ہو کر رہے۔

مادہ (۱۳۲۸) اس طرح طریق خاص ہی درست کیا جاوے مگر اس سے پہلے جہاں نہر سے شروع ہوا ہے اور جہاں تک تمام ہوگا اپنے اپنے گھر تک سب صاف کر نیچے حوائج گھر تک صاف کر کے دے آگے سے بری ہے۔ اس لئے شروع میں سب شریک ہونے لگے۔ اور آخر کی درستی و نچا کر رہا جس کا گھر وہاں واقع ہے۔

باب ششم شرکت فقہ کا بیان اس میں چھ فصل ہیں۔
فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور قییم کا بیان

مادہ (۱۳۲۹) اس میں جب یہ عقد ہو کہ اس المال اور اس کا فائدہ مشترک ہو اور اس کو شرکت العقد کہتے ہیں۔

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کہن واجب قبول ہے لفظاً ہوتا ہے ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں نے یہ عقد دیکر تجھ کو شریک کیا تو انہی میں سے دوسرے نے جواب میں کہا کہ میں نے قبول کیا

مادہ (۱۳۳) شریکین حصہ مشترک اور مشاع یا بے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسرے کا ثلث اور تیسرے کا ربع سے اور اگر یہ شرط لہرے کہ رجب میں اپنی قریش غلام کے اور تیس قریش دوسرے کے تو یہ شریکت باطل ہے۔

فصل سوئم شرکت اموال میں حشر و اطفاف ہیں۔

مادہ (۱۳۴) اس المال کا نقد و ناشط ہے۔

مادہ (۱۳۵) جس سک میں تا سبلا ہو اسے اور وہ راج ہی ہو تو عرفاً بمنزلہ نقد کے ہے۔
مادہ (۱۳۶) سونہ اور چاندی کے ٹکڑے جو سکے نہ ہوں مگر اسکا رواج ہے تو وہ ہی بمنزلہ نقد ہیں اور اگر رواج نہیں ہے تو بمنزلہ اسباب کے ہیں۔

مادہ (۱۳۷) ضروری ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ اس المال بنو نہ کہ جو کوئی غیر معین وہ اس المال کیا جائے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہ دونوں کو اپنا مال اس کے کوئی شرکت نہ کریں یا ایک مال تعیین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو نکال اور پر قرض ہے وہ مال اس المال نہ رہا مگر تو یہ شرکت صحیح نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۸) نقد کے سوا اور مال مثل اسباب اور جو علی کے اس المال نہیں ہو سکتا ہے مگر جب ایسے مال میں شرکت پیدا کریں مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ میں دے تو اب دونوں ایک مال میں شریک ہو گئے یا مثلاً اپنی اپنی گھوڑا لایوں اسلئے لعل شریک ہو گیا۔

مادہ (۱۳۹) مثلاً ایک شخص کا گھوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونوں شرکت کر رہے ہیں لگے تو یہ شرکت فاسد ہے گھوڑا والا کر رہے لیگا اور گاڑی والا اجرت ملے گا مستحق ہو گا۔

مادہ (۱۴۰) ایک شخص کا گھوڑا ہے اور دوسرے کا اسباب اب یہ شرکت نہ رہی کہ یہ اسباب گھوڑا ہے پر لاؤ کہ یہی ہیں اور رجب دونوں کا رہے تو یہ شرکت فاسد ہو گئے اور رجب اسباب والا لے گا کہے اور گھوڑا والا اجرت ملے گا۔ اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے

ذمہ میں رکھے اور دوسرے کے شریک میں تو رجب اسباب والا لے گا کہے اور دکان والا اجرت ملے گا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کا بیان۔

مادہ (۱۴۱) اگر کبھی مال اور کام کے قیمت تقریر کی جاتی ہے مثلاً شرکت عثمان میں عدو کا مال برابر ہو اور دونوں کام ہی کرتے ہیں۔ مگر چونکہ ایک شخص کام میں زیادہ مہر ہے اور کام خوب کرتا ہے

مگر اسکو بہت دوسرے کے حق رجب زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کلم کا دامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کر دینا یہی کام کرنا ہے۔ اس لئے اصل کام کے جرت میں دامن ہی جرت اور ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اس سے کوئی واقف نہیں ہے۔ اس لئے ایک واقف کار نے اپنی دوکان میں اس کو شہلا یا اور لوگوں سے اپنی ذمہ داری پر اس کو کام دلایا جو اجرت کا حاصل ہوگی بسبب اپنی ذمہ داری کے اس میں مثلاً نصف کا حق رہے گا اور دوکان کا کر ایہ الگ لے سکیگا کیونکہ کر ایہ دوکان ہی اس میں شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے بچ کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مفاربت میں رب المال اپنی مال کی سبب اور مفاربت اپنی عمل کی سبب بچ کے مستحق ہیں یہی مفاربت اور ذمہ داری کی بھی بچ کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک دستاویز کے دے کر اس سے سب لوگ واقف بن ایک شاگرد تیار کیا لوگوں کا کام جو اوستا دے پاس آتا ہے شاگرد ہی اپنی ذمہ داری سے کرتا ہے۔ وہ اوستا کی اجرت میں سے جو باقیم حصہ مقرر ہو جائے مستحق ہوگا۔ دیکھو مادہ (۸۵) مگر یہ مادہ (۸۵) اس سے متعلق نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان میں چیز زمین سے کوئی چیز نہ ہو کہ بچ کا ہوگا مثلاً مال بھٹل اور زمین اور ذمہ داری مثلاً ایک شخص کو یہ کہا کہ کوئی مال سے تجارت کر اور جو توقع ہوگا وہ مشترک ہوگا اور مستحق جو بچ ہوگا وہ صاحب مال کا ہے اس شخص کو تو یقین ہو جاتا ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاق بچ مفاربت بلحاظ شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت میں مذکور ہو نہ بلحاظ اس عمل کے کہ واقع ہوا ہو جو شریک کو عمل تک پہنچا شرکت میں جو اس کا عمل مشروط ہوا تھا گو یا مال قرار دیا جائیگا اور بچ کا مستحق ہوگا مثلاً شرکت صحیح میں یہ شرط نہ رہی تھی کہ دو لوگ کام کرتے ہیں ایک پر ایک تو عمل کرتا رہا اور دوسرے نے غرض یہ بعد کام کیا تو بھی بچ دونوں میں تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا ذکیل ہے اور بچ کی شرکت ایسا نہیں گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ میں ہو جاتا ہے پس اگر بچے تعمیری اور بچے قصوری مال تلف ہو گیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا حصہ ہوا مادہ (۱۳۵۱) اگر اس المال شرکت اموال میں دو لوگ شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زیادہ جب تک کہ اس المال ہوا وہ دوسرے کا مفاربت عمل ہے نہ ہی اور یہ بھی گفتگو ہو سکتی ہے دو لوگ مشترک ہے تو یہ عقد مفاربت ہوگی جیسا اوپر کے باب میں خاص اس کا ذکر ہو۔ اور اگر یہ نہ ہو کہ سارا بچ مفاربت عامل کا ہے تو اس کو قرض کہتے ہیں اور اگر بچ مفاربت

راس المال والے کاٹھرے تو راس المال عامل کے پاس بیعت ہے اور عامل تبضع ہے۔ کہ وہ
 وکیل متبرع ہے اور نقصان اور رفع سب مال والے کا ہے۔
 مادہ (۱۳۵۶) ایک شریک جو جائے یا محزون طبق ہو جائے تو شریک فسخ ہو جائے اور اگر
 کسی ایک آدمی تین چار یا زیادہ شریکین تو صرف موتی اور محزون کے حصص شریک فسخ ہوگی
 اور اوروں کے حق میں قائم رہے گی۔

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کر کے سے ہی شریک فسخ ہو جاتی ہے۔ مگر شریک ثانی کو فسخ
 علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اسکو علم نہ ہو فسخ نہ ہوگی۔

مادہ (۱۳۵۴) جب دو نے شریک کو فسخ کر دیا اور حصہ دیا کہ حصہ روپیہ موجود ہے وہ ایک شریک
 اور حصہ لوگوں پر قرض ہے وہ دوسرا یوں تو بوقت تقسیم نہ ہوگی بلکہ جو کچھ موجود ہے اور جو قرض ہے
 وہ سب دونوں میں شریک رہے گا دیکھو مادہ (۱۳۵۵)۔

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت میں سے کچھ لے لیا اور تجارت کر کے بے نقصان
 حساب مجبور کر لیا تو اس کے شریک میں سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکھو مادہ (۱۳۵۶)۔
فصل پنجم شریک مفاد و مفاد کا بیان۔

مادہ (۱۳۵۶) دونوں مفاد میں ایک دوسرے کی کفیل ہوتے ہیں جیسا فصل ثانی میں مذکور ہوا جیسا
 اقرار ایک کے حق میں جاری ہوگا ویسا ہی اس کے شریک کے حق میں جاری ہوگا۔ اس لئے قرض خواہ
 جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر مع و شریک و اجارہ وغیرہ کہ ایک شریک
 بنو یا دوسرے پر بی دبت ہوگا جو اس شریک میں پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک
 چیز بیچی تو دوسرے شریک پر سچا دایں ہو سکے گی اور جو ایک شریک خریدی تو دوسرا شریک اس
 مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھ اپنے اور اپنی عیال کیلئے کہائے اور بیٹی اور سب عاقلوں کے
 واسطے یوں تو دوسرے کو اس میں کچھ حق نہیں ہے مگر باع ان اشیاء کی قیمت دوسرے شریک سے
 بسبب اس کی کفالت کے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۵۸) دونوں مفاد میں ایک دوسرے کی کفیل اور راس المال اور راس مال مساوی ہونا شرط ہے ایسا نہیں ہے
 کہ کسی مال زیادہ ہو سکے اور راس المال ہو سکے لائق ہو جیسی نقد یا مال کہ نقد کے حکم میں ہے
 مگر جب ایسا مال زیادہ ہو سکے راس المال ہو سکے لائق نہیں ہے جیسے اسباب اور مکان اور
 قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاد و مفاد میں کچھ غلط نہیں ہوتا ہے۔

ماوہ (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دونوں شریک نے جب یہ عقد کیا کہ دونوں میں سے جو کوئی جو کام قبول کرے تو وہ دوسرے پر اس پر ہوگا یعنی نہ ان کے درمیان میں اور کام کرنے میں اور فائدہ اور ضرر میں دونوں برابر ہوں گے اور جب ایک ہر کچھ کام لازم ہو جائے اور دوسرا اس کا تعین ہووے تو یہ عقد شفا و ضمہ ہو جائیگا۔ اور اس صورت میں جو اجرت مزدور کی یا اگر یہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے۔ اور اگر کسی کو دعویٰ کیا ہو ایک شریک نے اقرار کیا تو یہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

ماوہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہوں کہ مال قرض لائیں اور بیچا کریں اور مال جو خرید اسے اس کی قیمت اور اس کا سب سے سب شریک نصف نصف ہوگا۔ اور دونوں ایک دوسرے کی تعمیل رہیں گے تو یہ ہی شرکت مفاد و ضمہ شرکت ہو جائے گی۔

ماوہ (۱۳۶۱) شرکت مفاد و ضمہ میں لفظ مفاد و ضمہ اور سب شرطوں کا ذکر کرنا شرط ہے اور اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

ماوہ (۱۳۶۲) جب شرط مذکورہ میں سے کوئی شرط مقرر نہ ہو تو شرکت مفاد و ضمہ شرکت عنان ہوگی مثلاً ایک شریک کہے ہوں کہ ہم مل وراثت یا ہبہ ہو یا اگر شرکت کا اس المال ہو سکتا ہے۔ غرض یہ کہ تو عقد مفاد و ضمہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر اس المال شرکت ایسا مال نہیں ہے بلکہ سبب یا مکان ہے تو مفاد و ضمہ میں کچھ غلط ہوگا۔

ماوہ (۱۳۶۳) جتنے شریکین عنان کے تحت کیلئے لازم ہیں اتنی ہی شرکت مفاد و ضمہ کیلئے لازم ہیں۔

ماوہ (۱۳۶۴) دونوں شریکوں کو جو عقد شرکت عنان میں جائز ہے وہ سب مفاد و ضمہ میں ہی جائز ہے۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمیں تین بحث ہیں بحث اول۔ جو امور شرکت شریک

اموال سے متعلق ہیں۔

ماوہ (۱۳۶۵) شرکت عنان میں دونوں کا مال مساوی ہونا ضرور نہیں ہے بلکہ ایک کا مال زیادہ اور دوسرے کا مال کم ہو سکتا ہے اور یہ ضرور نہیں ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت میں داخل کر دے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت میں لگاوے تو ممکن ہے کہ ہر شخص کے لینے سو اس مال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ اس المال ہونیکے قابل ہووے۔

ماوہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان میں یہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کیجیوے یہ بھی جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجیوے۔

ماوہ (۱۳۶۷) شرکت صحیح میں یہ کیلئے جو شرط پڑ جاوے وہ بھی واجب العمل ہوگی۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دونوں شریک نے جب یہ عقد کیا کہ دونوں میں سے جو کوئی جو کام قبول کرے تو وہ دوسرے پر اسے ہوگا یعنی انھوں نے ذمہ داری میں اور کام کرنے میں اور فائدہ اور ضرر میں دونوں برابر ہونے کو چاہا۔ ایک ہر کچھ کام لازم ہو گا۔ اور دوسرا اس کا تعین ہووے تو یہ عقد شفاوضہ ہو جائیگا۔ اور اس صورت میں جو اجرت مزدوم کی یا اگر یہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے۔ اور اگر کسی شخص کوئی کام اور ایک شریک کے اقرار کیا تو یہ پھر لازم ہوگا۔ اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دونوں شریک ہوں کہ مال قرض لائیں اور بیچا کریں اور مال جو خریدے اسے اس کی قیمت اور اس کا بیچ سب شریک نصف نصف ہوگا۔ اور دونوں ایک دوسرے کی فینل دینے کے لیے ہوں گے۔

شرکت مفادضہ شرکت وجوہ ہو گے۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکت مفادضہ میں لفظ مفادضہ اور سب شرطوں کا ذکر کرنا شرط ہے اور اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شرط مذکورہ میں سے کوئی شرط مقرر ہو تو شرکت مفادضہ شرکت عنان کے مثل ایک شریک کے پاس کچھ مال وراثت یا ہبہ ہو یا اگر شرکت کا اس مال ہو سکتا ہے۔ غرضے نقد تو عقد مفادضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر اس مال شرکت ایسا مال نہیں ہے بلکہ سبب یا مکان ہے تو مفادضہ میں کچھ غلط ہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنے شریکین عنان کے تحت کیلئے لازم ہیں اتنی ہی شرکت مفادضہ کیلئے لازم ہیں۔

مادہ (۱۳۶۴) دونوں شریکوں کو جو شرکت عنان میں جائز ہے وہ سب مفادضہ میں بھی جائز ہے۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین میں بحث میں بحث اول۔ جو امور شرکت کے اموال سے متعلق ہیں۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکت عنان میں دونوں کا مال مساوی ہونا ضرور نہیں ہے بلکہ ایک کا مال راہ اور دوسرے کا مال کم ہو سکتا ہے اور یہ ضرور نہیں ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت میں داخل کرے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت میں لگاوے تو ممکن ہے کہ ہر شخص کے اپنے سو اس مال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ اس مال کو نیچے قابل ہووے۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان میں یہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کی جائے۔

جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کی جائے۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت میں بیچ کیلئے جو شرط ہو جاوے وہ بھی واجب العمل ہوگی۔

ماوہ (۱۳۷۹) جس شریک نے اپنی ذاتی رو سے ایسی چیز خریدے کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اسکی ذاتی ہے شریک کو اس میں حصہ نہیں۔ اور اگر اسکی قیمت میں اس المال ہے اور اسکی کوئی شئی تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدی تو مال شرکت میں شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑے خریدے اور شرکت بزاز کی سوداگر میں بھری تھی تو یہ گھوڑے اسکی ذاتی ہے اور اگر گھوڑے خریدا تو شرکت میں داخل ہوگا اگر خریدے وقت اسپیر کو لا کر رکھ لے کہ میں اپنی ذات کیلئے خریدا ہوں شرکت کے لئے نہیں شریک کو کچھ حق نہیں ہے کہ سودہ ہوگا بلکہ شرکت ہی میں شمار ہوگا۔ اور شریک کو بھی اسکی حق شرکت چھوٹا ماوہ (۱۳۷۹) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہیں یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت ہمدی تو اسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر شریکانہ شریک پر اور ایسے ہی جو شریک تھے تو میں لینا بھی اسکا کام ہے۔ اگر ایک شریک نے بیجا اور دوسرے نے من من کر کر لیا تو عقد اور اسکی حصہ کے مشتری زرفش کے بری ہو گیا یہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے مال چھوڑا اور دوسرے نے وصول کر کے کیلئے وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہیں کر سکتا ہے اور اگر بیع یا شرایا اجارہ دینی میں یعنی اصل تجارت میں ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا شریک اسکو موقوف کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۳۷۹) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعجب واپس کر لے گا نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہے مشتری اسکو بخیر عیب واپس دے گا نہ شریک کو۔
ماوہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو سہ اقتدار ہے کہ مال شرکت کو دو قیمت اور ضمانت اور مضاربت دے سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت کی حفاظت کیلئے دوکان کر لے لینا اور اسکو لو کر رکھنا جائز ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ اپنی مال کے ساتھ اسکی ملوثی حفاظت کرے یا بے اذن شریک کے کسی اور کے ساتھ عقد شرکت کرے اگر کرے گا اور ضایع ہوگا تو ضمان دے گا۔

ماوہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو سہ جائز نہیں ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دلوے پر شرکت کے معاملہ کیلئے قرض لینا جائز ہے اور دوسرے شریک پر ہی دین بالا شرکت لازم آئے گا۔
ماوہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کیلئے سفر کرے گا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا۔

ماوہ (۱۳۸۲) ایک شریک پر جب اس شرکت دوسرے کی ذاتی سرمایہ دی گئی تو اس مال میں جب مناسب جانتا ہے کہ تا بہر تو جو کچھ تجارت کے لئے لازم ہیں وہ سب کرتا رہے گا مثلاً مال شرکت میں نہ کرنا کچھ مال میں لینا اور مال شرکت لیکر کہیں سفر کرنا اور اپنے مال کے

ساتھ مال شرکت ملا دیا اور کسی اور کے ساتھ شرکت عقد کرنا اگر تلف کرنا کسی کو بلوغت یا مالہ اذن میں جائز ہوگا مثلاً کسی کو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہمسہ کرے۔

ماوہ (۱۳۸۶) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہیں سفر نہ کرے یا قرض پر مال شرکت چھینا اور دوسرے کو منع خلاف کیا۔ یعنی سفر نہ لیکنا یا قرض پر نہ جاننا تو خسارہ واقع ہوگا۔ وہ سب روکنے دوسرے لگا۔
 ماوہ (۱۳۸۷) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت سبیلے قرض کا قرض کیا تو دوسرے شریک پر وارد ہوگا۔ اگر نہ تو
 کیا کہ سہ قرض ہمدون کے معاملے سے واقع ہوا تھا تو اس پر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ خاص شریک
 تانی کے معاملے سے بہ دین واقع ہوا تو اس پر یکم لازم ہوگا۔

مبحث دوم وہ منسب مال کہ شرکت اعمال سے متعلق ہیں۔

ماوہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپس میں شرکت قبول کریں یعنی دوا جیر اور دوا
 مزدور جو آپس میں شریک ہوں یعنی کام اور مزدوری اپنی اور لازم کر لیں جو کام کہ متنازعہ ہے لیکن خواہ ہی اپنی
 ضمان اور ذمہ داری میں دونوں برابر ہوں یا ایک زیادہ اور ایک کم لایا ہی عمل ہی لیکنا کہ دوا جیر اور ایک شریک
 ماوہ (۱۳۸۶) اگر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کام دلوں کے پاس سے لائے اور دوسرے کام کرتا رہے اور سب
 جائز ہے کہ دودرزی اپنی کام میں شرکت کریں کہ ایک کوڑے لائے اور کوڑے اور دوسرا سیتار
 ماوہ (۱۳۸۷) اگر ایک شریک ایک دوسرے کام لائے کیلئے دیکھیں کہ جو کام کہ ایک قبول کرے لایا دوسری
 اور دوسرے شریک پر ہی عمل کرنا لازم ہے پس ضمان شرکت اعمال بسبب ضمان اور ذمہ داری ہر ایک کے شرکت
 مفاد سے کہ متنازعہ جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنا بقا کا کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار ہوگا
 کام پورا کرے گا کیونکہ اعتقاد نہیں ہے کہ یہ کہہ سکے کہ یہ کام میرا شریک لایا تھا میں اس کے ساتھ ہوا وقت نہیں
 ماوہ (۱۳۸۸) ضمان شرکت المال بالقبضہ حق اجرت ہے ہی مفاد نہیں ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرت
 کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہو جائیگا۔

ماوہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا۔ اور سب جیر ہوگا۔ کہ وہ خود ہی کرے بلکہ
 اسکو جائز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لے کر جب مستاجر پر نہ ہو بلکہ کہ وہ خود ہی کام
 کرے اور سے کام نہ لے سکے گا۔ دیکھ ماوہ (۱۳۹۰)۔

ماوہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ بیع فی تقسیم نہیں ہری تہی اسی شرط پر تقسیم ہوگا۔ یعنی اگر برابر ہری
 تو برابر تقسیم کرے اور اگر ہری تہی کہ ایک زیادہ لایا یعنی دیکھ اور ایک کم لے لیکہ نہ تو برابر ہی
 ماوہ (۱۳۹۱) عمل اور سب میں اگر مساوات شرط کریں یا زیادتی شرط کریں تو جائز ہے مثلاً

شرک کی کام تو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو یہی جائز ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی زمین زیادہ ماہر اور شائق ہے اور دوسرا کم ہے۔

ماوہ (۱۳۹۲) جب دونو شریک ضمان ہوں تو دونو اجرت کے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کر مارا اور دوسرا بیمار ہو گیا یا اور جگہ چلا گیا یا بیمار بیٹھا رہا تو یہی موافق شرط کے برج تقسیم ہوگا۔

ماوہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے سنا جرتہ تلف ہو گیا یا عیب داد ہو گیا تو شریک ثانی کیسے تہہ مشترک ضمان دے گا اور سنا جرتہ سے جہاں ضمان لے لیگا۔ اور خسارہ دونو سربقدا ضمان اور گنا شراکت اعمال نصف نصف اجرت پر نہ رہی تھی تو خسارہ ہی نصف نصف ہوگا اور اگر یہ نہ رہا جرتہ ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ ہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہوگا۔

ماوہ (۱۳۹۴) دو خیال یہی یہی عمل کرنے پر شریک کرین تو صحیح ہے۔

ماوہ (۱۳۹۵) اور یہ بھی شریک ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسری اور زار ہوں اور سنا ہو

ماوہ (۱۳۹۶) اور یہ بھی شریک ضمان ہو سکتی ہے کہ ایک کے دوکان ہو اور دوسرا گاہ و حکم ہو سکتا ہو (الامام)

ماوہ (۱۳۹۷) جب شریک اعمال اس طرح نہ رہے کہ ایک کا خیر ہو اور دوسرا کا اونٹ ہو اور دونو

بار برداری برابر کر تے رہیں تو یہ بھی جائز ہے اور اجرت دونو برابر تقسیم ہوگی اور یہ لحاظ ہوگا کہ اونٹ

زیادہ بوجھ دیتا ہے کیونکہ اس شریکین اجرت باعتبار ضمان اور زار داری کے تقسیم ہوتی ہے۔ جب

شرکت و غنہ ہو بلکہ خیر اور اونٹ بعینہ کر ایٹ کنی اور یہ شرط ہو کہ اگر ایہ زمین تقسیم ہوتا ہو بلکہ غنہ

شرکت خاصہ ہے اور اجرت چھری جو دار لیکو اور اونٹ سی اونٹ والی کو بیلی بد اور ایک دوسرے کے

ازلائے اور اونٹ زمین مدد کرنا ہو بلکہ تو ہر ایک اجرت مثل کا مستحق ہوگا۔

ماوہ (۱۳۹۸) جب ایک کام میں ایک شخص کا رنگہ ٹھہرا اور وہ اوسکا بیٹا جو اوسکی پرورش میں ہو ملکر

کام کرتے ہیں تو اجرت اوسکی سے لود اوسکا بیٹا مددگار ہو بلکہ شراکت ایک شخص کا بیٹا اجرت لگانے میں

اوسکی مدد کرنا ہے اور اجرت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس میں شریک ہوگا۔

بحث شویم شریک وجوہ کے قایل کا بیان

ماوہ (۱۳۹۹) جیسا کہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر تین برابر ہو دیا ہی یہ بھی جائز کہ ایک دو

ثلث خرید کر لاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ یہ دولت شریکین ہے۔

ماوہ (۱۴۰۰) سچ کا استحقاق شریک جوہ میں بلحاظ ضمان و ذمہ داری کے ہے۔

ماوہ (۱۴۰۱) ضمان و ذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے۔

راس المال نہیں ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اثبات دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زر رشن
 راس المال کر کے مضارب کو تو بیچ ہو گا یا رب المال نے کہا کہ فلاں کے جو قرض ہے وہ لے لو
 اور متعین کر دیا کہ اتنے قرش ہیں اور مضارب بت کر تو یہی بیچ ہو گا۔

۱۷۵۱۰۵ - اور شرط یہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے۔

۱۷۵۱۱۰۵ - جیسا شرکت العقدین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضارب بت
 بن بھی شرط ہے کہ راس المال متعین معلوم ہو اور بیچ میں حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو
 اگر مطلق ذکر ہو کہ بیچ مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا۔

۱۷۵۱۲۰۵ - جب ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو مثلاً بیچ میں حصہ مشاع نہ ہوا ہو بلکہ
 بیچ بیکرا کہ اتنے قرش رب المال لیگا تو مضارب بت فاسد ہے۔

فضل سوم مضارب بت کے احکام

۱۷۵۱۳۰۵ - مضارب این ہے کہ راس المال اس کے پاس ودیعت ہے اور باعتبار تقریر
 اور معاملہ کے وکیل ہی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے بیچ میں شریک ہی ہے۔

۱۷۵۱۴۰۵ - باعتبار مضارب بت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے بطرح ہونے
 تجارت کرے اور جتنے امور کہ تجارت کو لاشی ہونگے وہ کھالائیگا اور لایح حاصل کرنے کے لئے
 خرید و فروخت کرنا ہیگا۔ لیکن غبن فاحش بخیرہ او خاص اسکا ذمہ ہے مضارب بت میں شامل نہ ہوگا
 و قوم۔ جائز ہے کہ مال بیچتا ہے نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جہد مہلت کہ تاجر کو
 میں معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بھی دیکھنا مہلت دراز کہ تاجرین میں عادت نہیں ہے۔
 سوم۔ جو مال کہ بیچا ہے اس کے زر رشن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے۔

چہارم۔ کسی اور کو بیع اور شراکے لئے وکیل ہی کر سکتا ہے۔

پنجم۔ مال مضارب بت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو
 کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم۔ اپنے پیسے اور دیئے کیلئے سفر بھی کرنا جائز ہے۔

۱۷۵۱۵۰۵ - مضارب بت مطلقہ میں یہ جائز نہیں ہے کہ مال مضارب بت اور اپنا مال
 ملا دیو یا کسی اور کو مضارب بت دیوے اگر سب مضارب بت والوں کی عادت ہے کہ مال
 مضارب بت اور اپنا مال ملا دیتے ہیں تو بیچ بھی مجاز ہو گا۔

۱۴۱۵۵۶ - اگر مضاربت مطلقہ میں رب المال نے یہ کہہ دیا کہ تم اپنی اسے پر جو مناسب ہو کر رہو تو اپنے مال کے ساتھ مال مضاربت ملا ہی دیگا اور کسی کو مضاربت بھی دیگا۔ اور یہ کہ کرنا اور قرض دینا اور اس مال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جائز نہ ہوگا۔
 ۱۴۱۶۵۷ - اگر اپنا مال اول مضاربت دونوں کو ملا دیا تو بقدر نفع اسکے خاص مال کا ہے وہ ہی لینگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونوں آپس میں حسب ارادہ باہمی تقسیم کریں گے۔
 ۱۴۱۷۵۸ - مضارب نے اگر اس مال سے زیادہ مال باجائز خرید لیا تو یہ شریعت وجہ ہوگی
 ۱۴۱۹۵۹ - مضارب کو مضاربت کے لئے اگر کچھ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت میں سے ہوگا۔

۱۴۲۰۵۱۰ - جو غلام رب المال نے مضاربت میں مقرر کی ہوگی اسکی رعایت ضرور ہے۔
 ۱۴۲۱۵۱۱ - مضارب نے اگر شریعت کے خلاف کیا اور مجاز نہ ہو تو غاصب تصور ہوگا۔
 اسی لئے فائدہ اور خسار جو لینے اور دینے میں واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا اور اس مال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا۔

۱۴۲۲۵۱۲ - رب المال نے منع کر دیا ہوتا کہ مال مضاربت غلام جائے نہ بیچا نایا قرض پر نہ بیچا پر اسکا اسکا خلاف کیا کہ اس جائے لے گیا یا قرض بچا۔ اور زرخش یا مال تلف ہو گیا تو ضمان دیگا۔

۱۴۲۳۵۱۳ - رب المال نے چودت مضاربت کی مقرر کی تھی اسکے گزرتے ہی۔
 مضاربت منسوخ ہو جائے گی۔

۱۴۲۴۵۱۴ - رب المال نے جب مضارب کو موقوف کر دیا تو ضرور ہے کہ اسکو اطلاع ہی ہو جاوے ورنہ جب تک کہ اسکو اطلاع ہوگی سب تصرفات اسکے جائز ہوں گے اور بعد اطلاع کے اسکو جائز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اس سب کو بیچ کر نقد کرے اور جو نقد موجود ہے اس میں کچھ تصرف کرے۔

۱۴۲۵۵۱۵ - مضارب اپنے عمل کی مقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کسی مقنوم ہوتا ہے اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹھہرایا ہوتا وہ اسی کا مستحق ہے۔

۱۴۲۶۵۱۶ - رب المال بیب اپنے مال کے ربح کا مستحق ہے اسی لئے مضارب مفلس نہ ہونے میں کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل باجیا مگر اس مقدار سے کہ وقت عقد

قرار پایا تھا زیادہ سے سکینکا بندہ اگر زنج حاصل نہ ہو گا تو کچھ نہ پایا جگا۔

۱۴۵۵ء - اگر مال مضاربت میں نقصان ہوا تو پہلے ربح میں سے اس کی تکمیل کی جاوے گا اس مال میں سے اور ربح اگر کافی ہو گا تو اس وقت اس مال میں سے تکمیل کی جائے گی اور مضارب کے ذمہ کچھ لازم نہ ہو گا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

۱۴۵۸ء - بحر حال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہ شرط ٹھیک ہو کہ دونوں پر وارد ہو گا تو یہ شرط معتبر نہیں ہے۔

۱۴۵۹ء - جب رب المال مر گیا یا مجنون ہو گیا تو مضاربت فسخ ہو جائے گی۔

۱۴۶۰ء - اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مر گیا تو اس کے ترکہ پر ضمان ہو گا دیکھو مادہ ۸۰۱ و ۱۲۵۵۔

باب ششم مزارعت اور مسافات کے بیانیہ اس میں دو فصل ہیں فصل اول مزارعت کا بیان

۱۴۳۱ء - ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اس میں کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونوں کی مشترک اس کو مزارعت مزارعت کہتے ہیں۔

۱۴۳۲ء - شرکت مزارعت کا ارکن اسباب و قبول ہے زمین والے نے کاشتکار کو کہا کہ میں نے تجھ کو یہ زمین مزارعت کے لئے دی پیداوار میں حصہ اس قدر ہو گا اور کاشتکار نے کہا کہ میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضا مندی پر دلالت کوے یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجھ کو اپنی زمین مزارعت کیلئے دے کہ میں اس میں مزارعت کروں گا اور زمین والا راضی ہو گیا تو عقد مزارعت منعقد ہو گیا۔

۱۴۳۳ء - دونوں کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہیں ہے اسی لئے تین ذراؤں والا لڑکا عقد مزارعت کر سکتا ہے۔

۱۴۳۴ء - شرط بیعہ ہے یا تو قسم مزارعت اور تحم متعین ہو جائے یا تقسیم کہ جو چاہے سو ہوئے۔

۱۴۳۵ء - یہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ شائع نصف و ربع وغیرہ متعین ہو جائے اگر حصہ متعین نہ ہو یا بیعہ کہا کہ سوا حاصل کے اور کچھ دیوین گے یا حاصل میں سے آخری سیر دیں گے تو یہ عقد صحیح نہیں ہے۔

ماوہ - ۱۴۲۶ - شرط یہ ہے کہ زمین مزارعت کے قابل ہو اور زمین کاشت گار

کو سوئپ دیجاوے۔ اگر شرط مذکورہ میں سے کوئی شرط نہ پائی جاسکے تو

عقد فاسد ہوگا۔

ماوہ - ۱۴۲۸ - عقد بیع میں جو شرط ایسی ہو جس پر محاصل تقسیم ہوگا۔

ماوہ - ۱۴۲۹ - عقد فاسد میں کل محاصل تخم والے کا ہے اور خص ثانی اگر صاحب

زمین ہے تو زمین کی اجرت مثل اور اگر کاشت گار ہے اور اگر کاشت گار ہے تو اس کے

عمل کی اجرت مثل پاویگا۔

ماوہ - ۱۴۳۰ - زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کہ کہتی تیار نہ ہوئی تو کاشت گار بدستور

کار کرتا رہے گا اس کے وارث منع نہ کر سکیں گے اور کاشت گار مر گیا تو اس کے وارث اگر

چاہیں بدستور کام کرتے رہیں گے زمین والا انکو منع نہ کرے گا۔

فصل دوم مساقات یعنی درختوں کے حصہ

رکنے اور پانی لینے کے بیان میں۔

ماوہ - ۱۴۴۱ - ایک شخص کے درخت ہیں اور دوسرا پانی وغیرہ دیکھ لے کر بیت کرتا ہے

اور یہ شخص اگر تمام درختوں میں مشترک ہوگا تو یہ شریعت مساقات ہے۔

ماوہ - ۱۴۴۲ - عقد مساقات میں یکجا ہے و قبول رکھتا ہے درخت والے ہلے کہا کہ

یہ درخت میں نے تجھ کو مساقات کے لئے یا میں نے تجھ کو مساقات کے لئے یا میں نے تجھ کو مساقات کے لئے

درخت قبول کر لیا تو مساقات منقذ ہوگی۔

ماوہ - ۱۴۴۳ - شرط یہ ہے کہ دونوں حاکم عادل ہوں

ماوہ - ۱۴۴۴ - اگر مزارعت میں حصہ شریعتی ایسا ہی ایسا ہو جس میں شرط ہے

درختوں کا عادل کو شریعتی دینا شرط ہے۔

۱۴۴۶ء - حسب شرط یا بھی تقسیم ہو گئے۔
 ۱۴۴۷ء - عقد سدیدین نام پھل درخت والے کے بین اور عامل کو اجازت
 ۱۴۴۸ء - اگر درخت والا مر گیا تو عامل حبس تک کہ پھل ایک چکی بدستور کام
 کرتا رہیگا اسکے وارث منع نہ کر سکیں گے اگر عامل مر گیا تو اسکے وارث اگر چاہیں تو
 بجائے اسکے کام کرتے رہیں درخت والا انکو منع نہ کر سکیگا۔

کتاب یازدہم وکالت کا بیان اس میں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں
 مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں کہ وکالت سے متعلق ہیں۔
 ۱۴۴۹ء - کیس کو اپنا قایم مقام کر کے اپنا کوئی کامل سکوپہ پر وکالت ہے جو شخص
 مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ مکمل ہے اور جس کام کے
 لئے مقرر کرے وہ موکل بفتح کاف ہے۔

۱۴۵۰ء - کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس پہنچا رہا البتہ ہر اور اس میں کسی
 قسم کا تصرف نہیں ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجاوے وہ رسول
 اور جسکے پاس پہنچا ہے وہ مرسل بفتح سین ہے۔

باب اول وکالت کے رکن و تقسیم کا بیان

۱۴۵۱ء - رکن وکالت ایجاب قبول ہے موکل نے کہا کہ میں نے جسکو حامل بنایا
 کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کیا یا کوئی جو قبول پر دلالت کرے یا کہ
 کہا بلکہ جس کام کے لئے وکیل کیا وہ کرنے لگا تو یہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت
 منعقد ہوگی اور اگر ایجاب کے جواب میں اس نے کہا کہ میں وکالت قبول نہیں کرتا
 ہوں اور یا یہ کہ میں نے وکالت روکی تو وکالت ثابت نہ ہوگی اسکے بعد اگر کار

وکالت کرنے لگا جائے نہ ہوگا۔
 ۱۴۵۲ء - کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا انکار دینے کے لئے

وکیل کرنا ہے۔ ۱۴۵۵ء۔ کام کرنے کے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہو
 مگر مثلاً ایک شخص فضولی بے اطلاع دے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے
 اجازت دیدی تو گویا اس شخص کے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔
 ۱۴۵۶ء۔ رسالت وکالت نہیں ہے مثلاً ایک شراف نے اپنا نوکر کسی
 پاسبان یا کلاں سے اس قدر قرض لا دے تو بعد نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل
 اور اپنے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہ پیام دیکر بھیجا کہ فلاں گھوڑا
 خریدنا ہے دلال نے کہا کہ میں نے وہ گھوڑا اس کے ہاتھ ہی تو بچہ گھوڑا اس کو پونچھا
 اس نے بچہ گھوڑا اس کو پونچھا یا اور جو کچھ دلال نے کہا تھا وہ بھی کھدیا میں اور دلال
 کے درمیان بیع منعقد ہوگئی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل اور
 ایسا ہی ایک شخص نے فتالی سے کہا کہ میرا فلاں نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے
 اس کے ہاتھ اتنا گوشت بیچا کر فتالی ہر روز گوشت اس کے ہاتھ بیچنے لگا تو بعد
 نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

۱۴۵۵ء۔ آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً
 آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لا تو بعد وکالت ہے اور اگر آقا نے خود
 خریدا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آؤ تو بعد صرف رسالت ہے۔

۱۴۵۶ء۔ وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اس میں کوئی کام خاص یا مدت معین
 وغیرہ نہیں ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے
 دوسرے کو کہا کہ جب غلام تاجیر پاؤں لگا تو اس کے ہاتھ میں عید گھوڑا میرا بیچنا تو بعد وکالت
 مقید ہوئی کہ وہ تاجیر جب بیان آگیا تو بیچنا اور نہ نہیں یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ بیچنا
 گئے بیچنے میں ہرے جاؤ بیچنا تو اسی بیچنے میں بیچنا نہ بعد اس کے اور نہ قبل اس کے

اور ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ مثبت متعین ہو مثلاً ہمارا ایک ہزار قرش کو چھپاتے ہی کو بیچ سکتا ہے نہ کم کو

باب دوم وکالت کی شرطوں کا بیان

مادہ - ۱۴۵۷ - شرط یہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اُسکے کرنے پر قدرت رکھتا ہو یعنی ہی بے تمیز لو کا اور مجنوں کسی کو وکیل نہیں کر سکتے ہیں اور تمیز دار لو کا اگر ایسے کاموں میں کسی کو وکیل کرے کہ اسکے تغییر مضر نہوں مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گوالی بھی اجازت دے تو جائز نہیں اور اگر نفع کے کاموں میں کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گوالی اجازت ہے تو بھی جائز ہے اور اگر ایسے کام میں کہ اس میں نفع ہو ضرر دونوں متصور ہیں مثلاً بیع و شرا اگر لو کے کو، کی بطرف سے اجازت ہے تو وکالت جائز ہے ورنہ ناجائز دلی سکتے وکیل ہو گا۔

مادہ - ۱۴۵۸ - عید بھی شرط ہے کہ وکیل با عقل با تمیز ہونا اور بالغ ہونا اسکا شرط نہیں ہے اسلئے لو کا جو با تمیز ہو وکیل ہو سکتا ہے گو محدود نہوں اور اس صورت میں حقد کے حقوق کا قہرین پر لازم ہونے کے واسطے لڑ کے پر۔

مادہ - ۱۴۵۹ - جتنے کام کہ خود کر سکتا ہے سب میں دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی بیع و شرا میں اور کرایہ دینے میں اور کرایہ لینے میں اور اگر درجہ میں اور اگر ایسے میں اولیعت دینے میں اور وادیعت لینے میں اور ہبہ کو بخش لینے میں اور صلح کرنے میں اور ابرا میں دینے مختلف کر سکتے ہیں اور تامل کرنے میں اور دفعہ کئے طلب کرنے میں اور غیرہ وغیرہ میں سب میں اور

قرین اور کمر بستہ قرین اور قمر منج کے لینے اور مال قبضہ کرنے میں۔ پشورط بھیر ہے کہ جس کلم
پر کسی کو کیل کرے وہ کام حسین اور معلوم ہوے۔

باب سوم وکالت کے احکام اور اس میں چھ فصل ہیں
فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

ماہ ۵ - ۱۲۶۰ - لازم ہے کہ سب اور عاریتہ اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضارب اور انکار دعویٰ پر صلح ان سب کو وکیل اصل موکل کے ساتھ متعلق کرے اور یہ ضمیمہ ہوگا۔

۱۲۹ - بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح میں بیعت یا نہیں ہے کہ مومل کے ساتھ
 متعلق کر کے بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھ متعلق کر سکتا ہے یعنی یہ کہہ کہ میں نے خرید یا بیع
 اور ان دونوں صورتوں میں ملک تو مومل کی ہے رہی گی اگر وکیل نے مومل کے ساتھ عقد
 متعلق کی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے اور وکیل ہر صورت میں صرف رسول
 مثلاً وکیل نے مومل کا کچھ مال بیجا اور اپنی طرف متعلق کیا اور مومل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر
 کیا جائیگا کہ بیع مشتری کو پوچھا جائے اور نہ بیع مشتری سے وصول کرے اور اگر بیع کا
 کوئی اور عقد نکل آیا اور نامش کر کے بیع لی لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لے گا
 اور اگر وکیل نے کچھ مال خریدا اور اپنے طرف متعلق کیا اور مومل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی با بیع
 سے ملے گا اور اگر مومل نے زینت نہیں دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا اور مال
 دار نکلا تو وکیل ہی نامش کر کے واپس کرنے کا مجاز ہوگا اگر وکیل نے کہا کہ میں نے مال
 مومل کے لئے ہو کالت خریدا ہے یا مومل کا مال ہو کالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے
 مومل پر وارد ہوں گے اور وکیل ہر وقت صرف رسول ہے۔

ماہنامہ - ۱۴۱۰ھ - رسالت کے سب احکام و مسائل پر دلچسپی رکھنے والے قاریوں کے لیے
ماہنامہ - ۱۴۱۰ھ - سچ اور شہرہ آفاق ایسا ہے اور اس کی قیادت میں اور مقصد مال عین -

وکیل کا قبضہ بنزلہ و دبیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہو گا تو ضمان نہ دیکھا اور رسول کا قبضہ
بے بنزلہ و دبیعت ہے کہ جبکا وہ ہے حکم ہے۔

۵۰۶-۱۴۶۴۔ قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس ہیجا اور ابھی اس تک
پونچا بھی نہ تھا کہ راستہ میں تلف ہو گیا تو یہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ
اپنا آدمی لینے کے لئے ہیجا اور اس کے پاس سے تلف ہو گیا تو قرضخواہ کا مال گیا
یہ قرضدار بری ہو گیا۔

۵۰۷-۱۴۶۵۔ ایک شخص نے دو آدمیوں کو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام لکھتا نہ کر
سیگا۔ پر حالت میں ناشس یا ادارین یا دبیعت ان دونوں میں سے جو کوئی کرے گا
تو صحیح ہو جائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسرے کو آغاز پر وکیل کیا تو ان میں سے
جو کوئی تمام کام کرے گا تو درست ہو گا۔

۵۰۸-۱۴۶۶۔ بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا ہے اگر
صحیح اجازت ہے یا یہ کہ اگر تیرے پاس میں جو آوے وہ کرنا ہو اس سے پہلے کہ
کو وکیل کیا تو یہ شخص وکیل اصل کا موکل کا ہے نہ وکیل کا کا اسکے موقوف کرے
یا اسکے مرنے سے یہ وکیل ثانی موقوف ہو گا۔

۵۰۹-۱۴۶۷۔ اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل متقی اجرت ہو گا۔ احمد اگر اجرت
قرار نہیں پائی اور وہ شخص محدث پیشہ ہی نہیں ہے تو اجرت نہ پایگا بلکہ قبیح ہو گا۔
فصل دوم وکالت بالشرار کا بیان یعنی جب کسی کو مال خرید
نے کا وکیل کریں۔

۵۱۰-۱۴۶۸۔ جب فقرہ اخیرہ ۵۰۵-۱۴۵۳۔ لاؤم ہجرا وکالت متعین و معلوم
ہو کہ امام بھی ہو سکے ورنہ کار مجہول کہو نہ کر ہی لا سکتا ہے البتہ لازمی ہے کہ جو خیر
چاہتا ہے اس کے چہنیں بیان ہوئے اور اگر بیان چہنیں کافی نہ ہو اس کی نیت قبیح ہے

لازم ہے کہ ایک نوع اور اس کی قیمت بیان کر دین اور اگر جانیں ہی بیان نہ ہوے یا بیان ہو
پر انواع بہت مختلف ہیں اور نوع بھی متعین نہ ہوے اور قیمت بھی بیان نہ ہوے تو وکالت
صحیح نہ ہوگی پر اس وقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید و تو بیعہ وکالت صحیح ہو
اور جو کہا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے کہ اس کا بیان ہوے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور
بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا اور اگر جنس کا بیان نہ کیا اور کہا
کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑا یا اطلس لادو اور نوع کا بیان ہے نہ فمن کا تو صحیح نہیں ہے اور
اگر یہ کہا کہ کپڑا یا اطلس جو تیرے رائے میں آوے خرید لادو تو یہ وکالت عام ہے اور وکیل کو
اختیار ہے کہ جو کچھ چاہے خریدے۔

۱۴۶۹۔ جو اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس ہی مختلف ہوتی ہے مثلاً روٹی
لوٹکے ہیں اور کتان اور شے ہے اسلئے خام روٹی اور خام کتان بھی مختلف ہیں اور
اور عیسایہ مقصود جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ اس سے مودے وغیرہ بناے جاتے ہیں اور
ان سے غالیچہ وغیرہ بناے جاتے ہیں اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس میں اور رومی اور
جنس میں گو یہ سب اُنکے ہیں مگر ساخت ہر ملک کی جدا جدا ہے۔

۱۴۷۰۔ اگر وکیل نے خلافت حکم موکل کیا یعنی موکل نے کہا کہ فلان جنس میں
خریدنا اور اس جنس اور جنس میں سے خریدنا تو موکل کا کام ادا نہیں کیا بلکہ وکیل کے
دھرم پر لگا اگرچہ اس میں فائدہ زیادہ ہو ورنہ۔

۱۴۷۱۔ موکل نے کہا کہ مجھ کو ایک میڈا لادو اس جس بھر خریدی موکل
کے مانگے ہو گا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

۱۴۷۲۔ موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خریدو کہ اس پر
مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا بلکہ کہ فلان احاطہ میں
جو زمین خریدی جائے احاطہ میں خریدی جائے۔

مادہ - ۱۲۷۳ - اگر کہا کہ میرے لئے دو د خریدو اور یہ بیان نہیں کیا کہ کس جانور کا دودھ لاؤ تو جو دودھ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائے گا۔

مادہ - ۱۲۷۴ - موکل نے کہا کہ میرے لئے چار دل لاؤ تو وکیل بارہ دین سے جو چار دل اسکو ہاتھ آئیں گے لے لیگا۔

مادہ - ۱۲۷۵ - حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا توقیت اور محکمہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ بیع ہوگا۔

مادہ - ۱۲۷۶ - جب تک کہ موتی اور یا قوت سرخ کی قیمت بیان نہ کرے وکالت بیع ہوگی۔

مادہ - ۱۲۷۷ - چیزیں کہ مقدار پر خریدے جاتے ہیں انکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضروری

مثلاً اتنے کیل یا اتنے گیر گیہوں اتنے روپیہ کے ورنہ بیع ہوگا۔

مادہ - ۱۲۷۸ - کسی چیز کا ایسا وصف لکھ کہ جس سے اعلیٰ یا ادنیٰ یا واسطہ معلوم ہو بیع نہیں

بلکہ ایسا بیان کرنا بیع ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کہ یہ پر چلانے والے بنے وکیل سے کہا کہ میرے

لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اس کے موافق خریدنا چاہئے میں ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا لا سکا

خرید گیا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

مادہ - ۱۲۷۹ - موکل نے جو حقہ لکھا ان کے خلاف نہ کیا جائے ورنہ وکیل پر ہوگا۔

نہ موکل پر مگر صورت میں کہ فائدہ اسکا نہ ہو اور پتہ نہ ہو کہ تو موکل کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ

ہزار قرش کو غلامی حویلی خریدو یا پتہ کچھ زیادہ پر خریدو تو جائز نہ ہوگا اور اگر کم پر خریدو تو جائز

یا کہا کہ قرش پر خریدو یا پتہ نقد پر خریدو تو جائز نہ ہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خریدو یا پتہ قرش پر خریدو

تو جائز ہے۔

مادہ - ۱۲۸۰ - اگر کہا کہ غلامی چیز خرید لاؤ دودھ آدھی خرید لایا اگر تقسیم میں خرید نہ ہوگا تو

جائز ہے ورنہ نہیں مثلاً موکل نے کہا کہ ایک عاتقہ خریدو یا پتہ ادائیہ جائز نہ ہوگا۔

اور اگر چھ کیل گیہوں خریدو و پتہ کیل لایا جائز ہے۔

مادہ - ۱۲۸۱ - موکل نے کہا کہ چھ کیل لایا تو چھ کیل لایا جائز ہے۔

مادہ ۵-۱۴۸۲- جیسا قیمت نقل کہیں شدہ پتہ کے لئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی ضمن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ مندرجہ ہو اسے اعلیٰ ضمن قلیل بھی جائز نہیں ہے اور ضمن فاسخ پر تو کسی حال میں خریدنا جائز نہ ہوگا۔

مادہ ۵-۱۴۸۳- اگر وکالت کے وقت قیمت کا بیان نہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا مثلاً وکیل نے بیع متعینہ کیا جیسے کوئی چیز بیع کی قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

مادہ ۵-۱۴۸۴- اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت ہی اسی موسم کے ساتھ جاری رہے گی۔ مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خریدو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کے لئے جبہ خریدنا چاہتا ہے لہذا موسم سرما کے بعد یا سال آنیدہ کے بعد یا بین خریدیگا تو جائز ہوگا۔

مادہ ۵-۱۴۸۵- جن مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اسکو اپنے لئے بہترین بنانا ہے اگر پہلے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اس قیمت سے زیادہ خرید کر وکالت میں قیمت مقرر کی تھی یا ضمن فاسخ پر خرید یا موکل کے رو برو اپنے نام سے خرید یا تو مال وکیل ہوگا نہ موکل۔

مادہ ۵-۱۴۸۶- موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلاں گھوڑا خریدو بلا شرط وکیل نے کہا کہ ہاں میں اور چلا گیا اور گھوڑا خرید کر اب وقت خریدنے کے لئے موکل اپنے نام پر خریدتا تو موکل ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا نہ یا خرید تو یا اگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور قیمت پر خرید لیا کہ یہ اصل موکل کا ہے اور کچھ اور چیزیں اور خرید لیا اور وہ بے بار ہوئے کہ نہ کہہ کہا کہ یہ موکل کا ہے یا نہ کہہ نہ کہہ

مادہ ۵-۱۴۸۷- اگر ایک شخص کو دو چیزیں دیں جن پر وکیل کیا کہ ہاں میں نے

بیع منعقد ہو گئی واپس نہ ہو گئی اور موکل اپنا ضرور نقصان وکیل سے لے لیگا۔
 ماوہ - ۱۴۹۶ - وکیل مال بیع اپنے لے وہ مال نہیں خرید سکتا ہے کہ
 جن کے بیع کا وکیل ہوا ہے۔

ماوہ - ۱۴۹۷ - اور ان کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ بکلی گواہی اسکے
 حتمین مقبول نہ ہو۔ پر قیمت زیادہ سے جائز ہے اگر موکل نے یہ کہا کہ مجھ کو
 اختیار ہے جس کے ہاتھ چاہے یہی سے اس نے ان ہی لوگوں کے ہاتھ میں
 مثل پر بھی دیا تو جائز ہے۔

ماوہ - ۱۴۹۸ - وکیل مطلق نقد پر اور قرض پر بیچ سکتا ہے مگر قرض کی وہی
 مدت ہوگی جو سوداگر ان میں دستور ہے نہ اس سے زیادہ اور اگر موکل نے
 کہا یا کہ نقد پر بیچنا یا میرا مال بجیکے میرا قرض ادا کر دو قرض پر نہیں بیچ سکتا ہے
 ماوہ - ۱۴۹۹ - جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اسکا نصف نہیں
 بیچ سکتا ہے کیونکہ اس کے لئے کر نہیں ضرور ہے اور اگر ضرور ہوگا تو نصف بیچنا
 ہے جائز ہے۔

ماوہ - ۱۵۰۰ - وکیل نے اگر قرض پر کچھ مال بیچا تو اس زمرہ کی موصوفین
 یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر نہیں تلف ہو گیا یا کفیل مغضوب ہو گیا تو وکیل ضمانت
 ماوہ - ۱۵۰۱ - جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہ مال نہیں یا کفیل لیکر بیچنا تو
 ضرور ہے کہ بے رہن اور بے کفیل لے نہ دے۔

ماوہ - ۱۵۰۲ - جب تک کہ مشتری زمرہ میں ادا نہ کر دے وکیل بائع سے
 اس کا ادا کر سکتا ہے۔

ماوہ - ۱۵۰۳ - موکل بھی زمرہ میں مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ یہ
 لازم وکیل سے نہ ہو۔

۱۵۰۴-۵-۶۔ جب وکیل نے اجازت ہو تو اس پر ضرور نہیں ہے کہ زر
 ثمن وصول کر کے موکل کو لوٹا دے بلکہ موکل کو اپنے طرف سے وکیل کو
 کہ اپنا زر ثمن وصول کروا کر وکیل ایسا شخص ہے کہ بی اجرت کام نہیں کر سکتا
 ہے مثلاً دلال تو بالضرور زر ثمن مشتری سے وصول کر کے موکل کو لوٹنا چاہیگا
 ماوہ۔ ۱۵۰۵۔ وکیل پانچ بے حکم اپنے موکل کے بھی قاتل کر سکتا ہے کہ
 اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا بھلا قاتل موکل پر جاری ہوگا۔

فصل چہارم جو مسائل کہ مامور کے ساتھ متعلق ہیں جو
 شخص حکم کرے وہ امر ہے اور جس پر حکم کیا جاوے وہ
 مامور اور مامور علیہ ہے اور جس کا حکم ہو وہ مامور ہے
 ماوہ۔ ۱۵۰۶۔ آمر نے مامور کو حکم کیا کہ میرے اوپر جو غلام کا یا بیت المال کا
 قرض ہے وہ ادا کر دو مامور اسکا دین ادا کر کے اس کے لیے دیگا اس نے
 کہا ہو یا نہ کہا نہ کہ تم میرا دین دیکر مجھ سے لے لینا چھو تم میرا دین دو تو میں
 تم کو دے دوں گا۔

ماوہ۔ ۱۵۰۷۔ آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کوئی ہے وہ سب میں وہ ادا کر دے
 مامور نے خالص درہم ادا کیے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہیں
 ادا کر دو اس نے کھوٹے درہم دیے تو دونوں صورتوں میں مامور آمر
 سے کھوٹے درہم لے گا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرض خواہ کے بچھا دیا اور
 زرعیت دین میں مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جواہر کیا ہے لیگا۔ اور اگر قرض خالص
 شایہ کہ کوئی تو آمر کو بھلا اختیار نہیں ہے کہ اصل قیمت مامور کو دے دے اور نہ اس کے
 دین میں مجرا دیوے۔

ماوہ۔ ۱۵۰۸۔ آمر نے مامور کو حکم دیا کہ میرا دین میرا مال و خیال کو خرچ روز میرا

تو پھر مامور سے خرچ کیا ہے لے لیا کو بیخ عادت اور رواج کے موافق ہو گا خواہ شرط
والیسی کی ہو یا نکل ہو۔ اور اسے ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بناوے تو موافق
رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیا۔ کو خرچ لینے کی ہوئی یا نہ ہو۔

ما ۵۰۹-۱۵۰۹۔ آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ
دیے کہ پھر میں تمکو دوں گا اگر اس نے ادا کیا تو آمر سے لیا ادا کر دیا کہ یہ شرط نہ تھی کہ کچھ لیا
وہ واپس لے لیا یا میں ادا کر دوں گا تو مامور کو حق والیسی نہیں ہو گا۔ اور اگر جس پر خرچ کیا ہے
وہ ایسا ہے کہ آمر کے عیال میں ہے یا اس کے شریک کے عیال میں ہے تو پھر خرچ حسب راج
و عادت ضرورت قابل والیسی کے ہے گو شرط کی گئی ہو دیکھو ما ۵۰۹-۱۵۰۹۔

ما ۵۱۰-۱۵۱۰۔ آمر کا حکم اس کے ملک پر جاری ہو گا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ عیال میں
پیشک ہے مامور نے دریا میں پیشک دیا اور دھبہ جانتا ہے کہ عیال کا نہیں ہے
کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیا کہ نہ آمر سے مگر جب کہ آمر
مامور پر مجبور ہو۔

ما ۵۱۱-۱۵۱۱۔ آمر نے مامور سے کہا کہ مجھ پر جو کسی کا اقتدار قرض چاہے پھر
ادا کر دے اس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دوں گا اگر نہ دیا تو صرف بلحاظ اس کے وعدہ
جبر کیا جاوے گا۔

ما ۵۱۲-۱۵۱۲۔ مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد و دینت ہے آمر نے اسکو کہا کہ
مجھ پر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کے لئے ہو گا اور اگر آمر
کہا کہ میرا فلان مال چکر قرض ادا کر دے اگر وہ کیل قریب بے اجرت ہے تو اس پر جبر ہو گا
اور اگر اجرت والا ہے تو اس سے قرض واکام لیا جاوے گا۔

ما ۵۱۳-۱۵۱۳۔ اگر قرض دار نے کچھ ذریعہ دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان درخت خواہ
کو دے تو اوپر قرض خواہ اس میں سے کچھ دے سکے اور نہ مامور کسی اور قرض خواہ

کو آئیں میں سے سے سیکھا صرف اسی کو دیگا کہ قرضدار نے اسکا نام لیا ہے ۔
 مادہ - ۱۵۱۴ - آمر نے کچھ درہم مامور کو دئے کہ فلان کو بابت قرض کے پینچا
 دے مامور کے پونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہو گئی کہ آمر مر گیا تو بیہ وراہم ترکہ
 میں شامل ہو قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کرے گا۔

مادہ - ۱۵۱۵ - آمر نے مامور کو کچھ درہم دئے کہ فلان بھونچا دئے مگر۔
 جب تک کہ میرے دستاویز کی نشت پر جو اسے پاس ہے وصول نہ لو ا دے یا جدا قبض
 الوصول نہ لکھیدی اسکو بیحد و رشم نہ دینا۔ مامور نے نہ دستاویز کی نشت پر وصول نہ لیا
 اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ دیدئے اب اگر قرضخواہ انکار کرنے اور قرض
 سے دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لے گا۔

فصل پنجم وکالت باخصومت کا بیان یعنی جو شخص مقدمہ میں کسی کا وکیل ہو۔

مادہ - ۱۵۱۶ - مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہیں اور یہ شرط
 نہیں ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہو و نحوہ
 مادہ - ۱۵۱۷ - وکیل باخصومت اگر خاکم کے رو برو قرار دعویٰ کرے تو جائز ہے
 ورنہ نہیں یعنی کسی اور جگہ قرار کرے گا تو معتبر نہ ہو گا بلکہ وکیل معزول ہو گا۔

مادہ - ۱۵۱۸ - مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل باخصومت کیا اور اقرار کر لئے ہے
 اسکا اقرار صحیح ہو گا بلکہ خاکم کے رو برو مدعی آخر کرے گا تو جائز ہو گا اور وکالت سے
 نفوت ہو جائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ - کا فقرہ اخیر

مادہ - ۱۵۱۹ - وکیل باخصومت وکیل بالیقین معاہدے کے لئے کافی نہیں ہے جب تک
 صراحتہ اجازت نہ ہو۔

مادہ - ۱۵۲۰ - ایسی ہی وکیل بالقبض وکیل باخصومت نہیں ہو سکتا ہے۔

فصل ششم وکیل کے موقوف ہوئی کا بیان

ما ۵۱-۱۵۲۱۔ موکل جب جانے لے اٹھا تو وکیل موقوف کر دے مگر سب اس سے کسی کا حق متعلق ہو گا تو موقوف نہ ہو سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اس مال کو فرو کیا اور عقد رہن کے وقت اس کے بعد مدیون نے کسی وکیل کو یہ میرا مال مرہون مدت رہن پر چیکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مقرر۔ وکیل کو موقوف نہ کر سکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعی علیہ نے کسی کو وکیل بنا لیا۔ موقوف کیا تو مدعی کے غیبت میں مدعی علیہ اس کو موقوف نہیں کر سکتا۔ ما ۵۲-۱۵۲۲۔ وکیل خود بے وکالت سے استفادہ کر سکتا ہے مگر جب اس کے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اس کے ادا کے لئے لیا جائیگا۔

ما ۵۳-۱۵۲۳۔ موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہو اس کا تصدیق جائز ہو گا۔ ما ۵۴-۱۵۲۴۔ وکیل جب خود استفادہ کرے تو ضرور ہے کہ موکل کو بے خبر کر دے ورنہ جب تک وکالت قائم رہے گی۔

ما ۵۵-۱۵۲۵۔ وکیل بقبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کہا گیا تو بے اسکی اطلاع کے موقوف نہ ہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اس کے موقوف کر کے خبر پوچھے تو دین سے بری ہو جائیگا۔

ما ۵۶-۱۵۲۶۔ کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہو گیا اور وکالت تمام ہو گئے۔ ما ۵۷-۱۵۲۷۔ موکل کے میراث سے وکیل موقوف ہو گیا جب

اِس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوفیت نہ ہو گا دیکھو مادہ ۵۰-۶۰۔
 مادہ ۵۰-۵۱۔ دکیل۔ دکیل ہی موکل کے مرنے سے موقوف
 ہو جاتا ہے دیکھو مادہ ۵۱-۱۲۶۶۔

مادہ ۵۰-۵۲۔ وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مر جائے تو۔
 اِس کا وارث بھی اِس کے قائم مقام دکیل ہو گا۔
 مادہ ۵۰-۵۳۔ موکل یا دکیل مجنون ہو گیا تو وکالت باطل ہوگی۔

و

کتاب دوان و ہم صلح اور ابراہا کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہیں

(مقدمہ اصطلاحات فقہہ جو صلح اور ابراہا سے متعلق ہیں)

۱۵۳۱ - مادہ - جو عقد کے برخلاف باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے۔

۱۵۳۲ - مادہ - جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

۱۵۳۳ - مادہ - جس چیز پر صلح تفرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

۱۵۳۴ - مادہ - جس مال یا جس حق کے بابت صلح کریں وہ مصالح عندہ (بفتح ام)

۱۵۳۵ - مادہ - صلح تین قسم - اول مصالح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ مدعا علیہ کو دعو کا -

اقرار ہوا کسی پر بھی صلح کر لیں۔ دوم مصالح عن الانکار یعنی مدعی علیہ کو دعویٰ سے انکار ہے

اور انسیر بھی صلح کرنا۔ سوم عن السکوت یعنی نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار ہے

بلکہ سکوت سے قیاسی صلح کر لینا۔

۱۵۳۶ - مادہ - ابراہا دو قسم ایک ابراہا سقاط دوم ابراہا استبعاد اول وہ ہے

کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب میں اسی قسم ابراہا سے بحث ہے دعویٰ حق

کے وصول کر لینے کا اقرار کرنا کہ میں نے اپنا حق جو غلام پر تھا لے لیا یہ قسم اقرار میں

۱۵۳۷ - مادہ - اپنے کسی دعویٰ خاص سے کسی کو بری کرنا ابراہا خاص ہے۔

۱۵۳۸ - مادہ - اپنے جملہ دعویٰ اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراہا عام ہے۔

باب اول کون کون صلح اور ابراہا کر سکتا ہے۔

۱۵۳۹ - مادہ - تہذیب و تمدن کے حامل ہو گو بالغ ہو۔ اس لئے مجنون و فاسق و مجرم

اور بے تہذیب و تمدن صلح نہیں کر سکتا۔ صبی ماؤن کی وہ صلح کہ اس میں ضرر نہ

ہو صلح کر سکتا۔ صبی ماؤن کی وہ صلح کہ اس میں ضرر نہ ہو صلح کر سکتا۔ صبی ماؤن کی وہ صلح کہ اس میں ضرر نہ

ہو صلح کر سکتا۔ صبی ماؤن کی وہ صلح کہ اس میں ضرر نہ ہو صلح کر سکتا۔ صبی ماؤن کی وہ صلح کہ اس میں ضرر نہ

کر سکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہیں تو کچھ کم مقدار میں صلح نہیں کر سکتا اور اگر اس کے پاس گواہ نہیں ہیں اور معاہدہ غالباً حلف کریگا تو جس مقدار پر صلح کرے صلح ہوگا۔ اور اگر مال دعویٰ کی قیمت پر صلح کریگا تو صلح ہے یہ صلح ہوگی۔

مادہ ۱۵۲۰۔ اگر صبی پر کسی نے دعویٰ کیا اور اس کے پاس گواہ نہیں تو اس کا پانچ کسی مقدار پر صلح کر کے اس کے مال میں آدھ کرے گا تو صلح ہے اور اگر گواہ نہیں ہیں تو دلی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہوں اور ان کا دلی اس کے دعویٰ میں سے کچھ کم کر کے معاہدہ سے صلح کرے صلح ہوگا۔ اور اگر گواہ نہیں ہیں اور صلح کرے معاہدہ حلف کرے گا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے دلی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کر لے کہ اس کی قیمت زر دعویٰ کے برابر ہے تو صلح ہے یہ صلح فاحش نہ ہو۔

مادہ ۱۵۲۱۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراہ کرنا مطلقاً جائز نہیں۔
مادہ ۱۵۲۲۔ وکیل یا خصوصیت صلح کا مجاز نہیں ہے اس لئے اگر وکیل یا خصوصیت بے اجازت موکل صلح کرے صلح تو جائز نہ ہوگا۔

مادہ ۱۵۲۳۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھ پر جو مالش ہوئی سب سے صلح کر لو۔ اگر اس نے صلح کر لی تو صلح اور مصالح علیہ موکل پر لازم نہ ہوگا۔ اور اگر وکیل اگر ضامن ہے تو وکیل زر صلح طلب ہوگا۔ اور عجز وکیل موکل کے لئے سبب کیونکہ یہ صلح بمنزلہ صلح کے ہے۔

مادہ ۱۵۲۴۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل عقد سے صلح کر لی۔
(۱) اب یا تو یہ فضولی خود ضامن ہی ہے یا اس نے مال پر صلح کی کہ اس میں سے مال پر صلح ہے (۲) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اس سے طرہ اختصار سے صلح کر لیا کہ میں نے اس پر صلح کی (۳) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی دلی صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیا یا مال یا جو مال یا جو دلی صلح ہے۔

کر سکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہیں تو کچھ کم مقدار میں صلح نہیں کر سکتا اور اگر اس کے پاس گواہ نہیں ہیں اور معاہدہ غالباً حلف کر لیا تو جس مقدار پر صلح کرے صلح ہوگا۔ اور اگر مال دعویٰ کی قیمت پر صلح کر لیا تو صلح ہے یہ صلح ہوگی۔
 مادہ ۱۵۲۰۔ اگر صبی پر کسی نے دعویٰ کیا اور اس کے پاس گواہ نہیں تو اس کا پانچواں کسی مقدار پر صلح کر کے اس کے مال میں اضافہ کرے گا تو صلح ہے اور اگر گواہ نہیں ہیں تو دلی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہوں اور ان کا دلی اس کے دعویٰ میں سے کچھ کم کر کے معاہدہ سے صلح کرے صلح ہوگا۔ اور اگر گواہ نہیں ہیں اور صلح کرے معاہدہ علی حلف کرے گا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے دلی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کر لے کہ اس کی قیمت زر دعویٰ کے برابر ہے تو صلح ہے یہ صلح فاحش نہ ہو۔
 مادہ ۱۵۲۱۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراہ کرنا مطلقاً جائز نہیں۔
 مادہ ۱۵۲۲۔ وکیل یا خصوصیت صلح کا مجاز نہیں ہے اس لئے وکیل یا خصوصیت بے اجازت موکل صلح کر لیا تو جائز نہ ہوگا۔

مادہ ۱۵۲۳۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھ پر جو مالش ہوئی سب سے صلح کر لو۔ اگر اس نے صلح کر لی تو صلح اور مصالح علیہ موکل پر لازم نہ ہوگا۔ اور اگر وکیل اگر ضمان میں ہے تو وکیل زر صلح طلب ہوگا۔ اور عجز وکیل موکل سے لے لیا کیونکہ یہ صلح بمنزلہ صلح کے ہے۔

مادہ ۱۵۲۴۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل عقد سے صلح کر لی۔
 (۱) اب یا تو یہ فضولی خود ضمان میں ہی ہے یا اس نے مال پر صلح کی کہ اس میں سے مال پر صلح ہے (۲) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اس سے طرہ اختصار سے صلح کر لیا کہ میں نے اس پر صلح کی (۳) یا نہ ضمان ہو نہ کسی مال پر اور نہ کسی دلی صلح ہوگی صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیے یا مالوں یا جو دلی صورتوں میں صلح کی ہے

اور مصالح عنہ میں اگر کسی کا حق یا بعض کچھ تو جتنا مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اس قدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ میں سے دیگا اور اگر مصالح علیہ میں کسی کا حق کچھ یا بعض نہ نکل آیا تو مدعا علیہ سے مدعی اس قدر لے گا مثلاً مدعی نے گھر کا دعویٰ کیا مدعا علیہ کے اقرار کیا کہ یہ گھر مدعی کا ہے اور اس پر کچھ روپیہ دیگر صلح کر لے اور مدعا علیہ کے پاس گھر رہا تو یہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کیا ہے اور سب احکام بیع کے اس میں جاری ہوں گے۔

ما ۱۵۴۹۔ اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغچہ کا دعویٰ کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کر کے یہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گھر میں مدعی سکونت پذیر رہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کی عوضاً اس کا گھر کر لیا یا ما ۱۵۵۰۔ صلح عن الالحکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق میں معاوضہ اور مدعا علیہ کے حق میں حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فہرہ دینا ہے اور بالفعل مناعت قلع کرنا ہے اس لئے زمین مصالح علیہ میں دعویٰ شفعہ ہوگا اور زمین مصلح عنہ میں دعویٰ شفعہ ہوگا اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر مصالح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر اپنا دعویٰ کل یا جز دایر کرے گا۔

ما ۱۵۵۱۔ اگر کل دعویٰ سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغچہ کا دعویٰ کیا اور نصف پر صلح کر کے اپنے فیضہ میں لے لیا تو گویا باقی دعویٰ سے دست بردار ہو گیا اور اپنا حق ترک کر دیا۔

فصل دوم صلح عن البدین یعنی اپنے مطالبات اور

حقوق سے صلح کرنا

ما ۱۵۵۲۔ ایک شخص نے اپنے کسی حق کا دعویٰ کیا اور باقی سے

پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کہ اپنا سلیبا اور باقی سے مدعی علی کو ہمیں گیا۔
 مادہ - ۱۵۵۳۔ اگر کسی شخص کے لئے مدت مقرر نہ ہو فوراً اسے سکتا ہے اور یہ صلح نہیں
 کہ ایک مدت پر لگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

مادہ - ۱۵۵۴۔ سکہ خالصہ کے بدلے اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جائز ہے گویا۔
 اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

مادہ - ۱۵۵۵۔ دعویٰ حقوق مثل حق الشرب و حق المسرور و غیرہ میں بھی معلوم ہے
 ہے کہ حلف کوئی سے محفوظ رہے گا۔

باب چہارم صلح اور ابراء کے احکام اور اس میں نو فصل ہیں۔
 فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں۔
 مادہ - ۱۵۵۶۔ جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اس سے رجوع نہ کر سکیگا جیسے مدعی صرف
 زر صلح کا مالک ہوگا اور اسکا دعویٰ بالکل زایل ہو جائیگا اور مدعی علیہ زر صلح مدعی سے
 واپس نہ لے سکیگا۔

مادہ - ۱۵۵۷۔ جب دونوں زمین سے کوئی ہرجائے تو اس کے وارث کو دفع
 صلح کا اختیار نہیں ہے۔

مادہ - ۱۵۵۸۔ جب صلح بمجان معاوضہ کے واقع ہووے تو برضا و باہمی دونوں
 اقالہ کو دفع کے مجاز ہیں اور یہ بعضی اسقاط کے واقع ہونے کو کسی کو اختیار اقالہ
 فتح نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۵۵۷۔

مادہ - ۱۵۵۹۔ جب معاوضہ فی زر صلح میں لے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی
 کا جس معاوضہ سے جائداد ابراء مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

مادہ - ۱۵۶۰۔ بدل صلح الجہمی مدعی کو دیا تھا کہ معاوضہ ہی کے ہاتھ میں تلف ہوگا
 معاوضہ اصل تھا کہ تعیین ہو سکتا تھا جیسے تہود ہونے پر کہ نفقہ و منہجین نہیں ہو سکتے ہر

اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو دعویٰ کل یا جزو مصالح عنکار معطل ہے نہ طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو دعویٰ کا دعویٰ تاہم ہوگا دیکھو مادہ ۱۵۵ (۱) اور اگر مال چھوڑ دین سے کہہ کر یا جو زمین کے زمین نہیں ہو سکتا ہے تو صلح نہ کیجئے غلط ہوگا بلکہ معطل ہے۔ درہم لطف ہوے ہیں اس قدر ادا کرے گا۔

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراہیم سے متعلق ہیں

مادہ ۱۵۱ - جب دعویٰ نہ کیجئے کہ فلاں سے نزع و دعویٰ نہیں ہے یا میرا کچھ حق نہیں ہے یا جو دعویٰ میرا فلاں پر ہے میں نے فانی ہو گیا یا وہ دعویٰ ترک کر دیا ہے تو میرا کچھ حق باقی نہیں ہے یا میں نے اس سے اپنا تمام حق لے لیا تو میری علیہ بری ہو گیا ہے۔

مادہ ۱۵۲ - جب صلح معطل ہو کر بری کر دیا تو کچھ حق دعویٰ کو نہ رہ سب باقی ہو گیا دیکھو مادہ ۱۵۱۔

مادہ ۱۵۳ - ابراہیم کے وقت تک جو امور و حقوق تھے ان سے بری ہو گیا اور ابراہیم کے بعد جو امور پیدا ہوئے ان سے اپنا ہوگا۔

مادہ ۱۵۴ - جب دعویٰ نہ کسی خاص دعویٰ سے معطل ہو کر بری کیا تو اس سے ہی بری ہوگا اور اس کے بابت دعویٰ نہ ہو سکتا یا چاہے اس کے سوا اور حق ہے ہی ہوگا اگر پیمان کے دعویٰ سے بری کیا تو اس سے ہی بری ہوگا مادہ ۱۵۵ (۲) دعویٰ زمین و غیرہ سے

مادہ ۱۵۶ - جب یہ کہہ کہ سب دعویٰ فلاں کو بری کیا یا اس کو کوئی حق نہیں ہوگا تو یہاں عام ہے کہ اس کے بعد دعویٰ صحیح ہوگا لکن یہاں کہہ کیا کہ شخص کو اپنا

عام کر کے یہ دعویٰ کرے تو ابراہیم سے پہلے فلاں کا دلیل تھا یا بعد میں سے ابراہیم سے پہلے فلاں کے اس کے بعد تو اس کے بعد نہیں تھا تو یہ سب دعویٰ صحیح ہوگی دیکھو مادہ ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱

نفع قاف، اور حق مقرر ہے (نفع قاف)۔

ماوہ - ۱۵۶ - مقرر کا قافل و بالغ ہونا شرط ہے اس کے صغیر اور صغیرہ اور
مجنون اور مجنونہ اور معنویہ اور معنویہ کا قرار بھی نہیں ہے اور نہ ان کے
اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور میں تیرہ واسطوں کے کا موقوف ہونا صحیح ہے
ان میں سے کسی کا اقرار بھی صحیح ہے۔

ماوہ - ۱۵۷ - مقرر کا قافل ہونا شرط نہیں ہے اگر کوئی شخص صغیر کے لئے
اقرار کرے تو صحیح ہے اور دنیا کا نام ہے۔

ماوہ - ۱۵۸ - مقرر جو اپنی رضا مندی سے اقرار کرے صحیح ہے اس لئے۔
اقرار بیکراہ صحیح نہیں ہے دیکھو ماوہ ۱۵۷ و ۱۵۸۔

ماوہ - ۱۵۹ - مقرر مجبور ہو دیکھو کتاب حیکم فی فضل دویم و سوم و چارم۔
ماوہ - ۱۶۰ - شرط یہ ہے کہ ظاہر حال قرار کی گزیرت کے لئے مثلاً ویسا لو کا کہ
بشا اسکی مقتدین کرے اگر یہ کہے کہ میں بالغ ہوں معتبر ہوگا۔

ماوہ - ۱۶۱ - مقرر مجبور ہو بیٹے ایسا شخص ہو کہ عقین ہو سکے اگر ایسا
نبول ہے کہ عقین ہو سکتا ہے مثلاً لہا کہ عیناں جو میرے ہاتھ میں ہے فلاں شہر

کے رہنے والے کا ہے یہاں قرار صحیح نہیں ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعلق ہو
ہو سکتا ہے اور اگر کہا کہ ان دو شخصوں میں سے ایک کا ہے یا فلاں محلہ میں سے

ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہیں تو اس صورت میں عقین ہو سکتا ہے
اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونوں کا عید مال ہے تو مقرر سے لیکھا ان دونوں

میں اگر کوئی شخص ہو تو دونوں مشترک ہیں اس کے لئے دو قسمی ہیں جن کو عید دونوں
حالت میں لے کے کہ عید مال اسکا نہیں ہے بلکہ اس نے جو دونوں کی حالت سے کھول

تو دونوں میں عید مال مشترک رہے گا اور یہ عقین کے حالت سے کھول کر کھول

مال ہوگا اور اگر دونوں کے لئے حلف کر لیا تو مقرآن کے دعویٰ کا رخ ہو گیا اور
مال مقرہ اسی کے پاس ہیگا

باب دوم اقرار کے صحیح کا بیان

مادہ ۱۵۷۹۔ حلیا اقرار معلوم ہے حوالہ جہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ جہول
صحیح ہے اس میں اقرار جہول بھی صحیح ہے مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرا ہے یا
امانت ہے یا میں نے جو را یا ہے یا میں نے غصب کیا ہے تو وہ امانت و سرقت
اور غصب میں اقرار صحیح ہے اور اسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح اور جو عقد کی جہالت
صحیح نہیں ہے مثلاً اقرار کیا کہ میں نے مال بچا تو بچہ جہول صحیح نہیں ہے یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے
یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہیں ہے اسکی یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے اسی لئے
مقرر جبر ہوگا کہ مال کی تصریح کرے۔

مادہ ۱۵۸۰۔ مقرہ قبول کرنا ضرور نہیں ہے یا اس کے غلط کر کے رد ہو جاوے گا اگر کل و کر لیا
توکل و ہوگا اور اگر کچھ رد کر لیا تو اتنا رد ہوگا اور باقی میں اقرار صحیح ہوگا۔

مادہ ۱۵۸۱۔ مقرہ اور مقر نے تلپ اقرار میں اختلاف لیا تو سخت اقرار میں کچھ خلل نہ ہوگا
مثلاً مقر کہا کہ ایک ہزار روپیہ ہے اور مقر نے کہا کہ قیمت مال بیع تو بہر حال اقرار صحیح ہے
مادہ ۱۵۸۲۔ کسی ایک مال سے صلح کرنا اس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعویٰ سے
صلح کرنا افراد دعویٰ نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر میرے ایک ہزار روپیہ میں اس سے
کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ پر کر لے تو یہ ہزار روپیہ اقرار ہے۔ اور اگر اس نے ایک ہزار
روپیہ کا عدالت میں دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ صلح کر لے تو یہ اقرار و
بالدعویٰ نہیں ہے بلکہ یہ صلح عن الدعویٰ ہے اس لئے کہ گہری دعویٰ سے اس لئے
ہوئی کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ ہے۔

مادہ ۱۵۸۳۔ ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اس نے دوسرے سے کہا کہ
مال میرے ہاتھ ہی ہے یا مجھ کو کرایہ دے یا عاریت دے یا کرہبہ کر دے یا
ودیعت دے یا اس دوسرے نے کہا کہ یہ مال و دیعت رکھو اور اس نے قبول
کر لیا اس سے یہ قبول ہی کیا اس سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ مال و سکی ملک نہیں ہے۔

۱۵۸۴ء- اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھ قرار کرے مثلاً کہا کہ فلاں شہر میں تو ایسا تو میں
تیرا قرضدار ہوں تو یہ قرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہ
کہے کہ فلاں مہینہ شروع ہو گا یا روز قاسم آجکا تو میں تیرا قرضدار ہوں کیونکہ یہ
کہنے سے اسکی اولے مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ (۴۷)

۱۵۸۵ء- حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقرر کہ اس جو ملی میں سے نصف یا ثلث فلاں حصہ
اور مشرکہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کر کے قبضہ دینے سے پہلے مر گیا
ہو یعنی شیعہ مقرری اقرار کی صحت کامل نہیں ہے۔

۱۵۸۶ء- گونکا آدمی جو اشارے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان دل سے
کسی نے کہا کہ تجھ کو فلاں کے اتنے روپے دیے ہیں اس نے سر ہلایا تو اقرار صحیح ہو گا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان اسمین فصل میں (فصل اول احکام کا بیان)

۱۵۸۷ء- جب دوا دہ کے مقرری اقرار ملزم ہوتا ہے مگر حکم حاکم مذہب
اسکی اقرار کی ہو جائے تو اسکا اعتبار نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے
وہ یہ کہتا ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے اس نے میرے ہاتھ بیچا ہے اب ایک شخص
اسکا حقدار نکلا اور عدالت اپنا دعویٰ کر دیا اور حاکم نے وہ مال اسکو دلو
و یا پس مشتری اپنا زرغن بائع سے لے لیگا اور اسکا یہ استدرا کہ یہ مال
بائع کا ہے بحکم عدالت مائل ہو گیا اسکا کچھ اثر باقی نہ ہوگا۔

۱۵۸۸ء- بندگان خدا کے حق کا افتزار کر کے پہرہ اس کے پہر جانا
جائز نہیں ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلاں کا اتنا قرض مجھ پر ہے پہر کہے کہ مجھ پر اسکا
قرض نہیں ہے یا وہ افتزار غلط ہے تو یہ قول معتبر نہ ہوگا۔

۱۵۸۹ء- اگر مقرر کہے کہ میں نے اقرار جوٹ کیا تھا تو مسترکہ کو قسم
دین کے اگر مسترکہ جھوٹا نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھا
کہ میں نے اتنا روپہ اس سے قرض لیا ہے اور پہر کہا کہ میں نے قرض نہیں
لیا گو تمسک لکھد یا تو تمسک دل سے حلف لین گے کہ اپنی اقرار میں کاذب نہیں
۱۵۹۰ء- مثلاً زید نے افتزار کیا کہ بکر کا مجھ پر اتنا قرض ہے کہ اور

بکرنے کہا کہ میرا قرض نہیں ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اسکی تصدیق کی خالد کا ہے وہ قرض ہو گا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کر کے خالد کو دیکانہ یہ کہ زید پر جبر کوئی ہے کہ خالد کو روپیہ ادا کر دے زید نے اگر برضا مندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پھر بکر تقاضا کر سکیگا بلکہ زید بری الذمہ ہو جاوے گا۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا
یعنی مال سے اپنی ملک کی نفی کرنا کیونکر ہو سکتا ہے

اور اسکا کیا حکم ہے

ماوہ ۱۵۹۱۔ ایک شخص نے یہ کہا کہ میرا فلاں مال فلاں شخص ہے تو امین اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ یہ ہے کہ اپنا مال فلاں کو سپرد کیا ہے اسلئے اوسی مجلس میں قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ یہ تمام وکالہ نہ ہوگا یہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھ متعلق کیا اور اگر یہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہ کہا کہ مال مجھ سے منسوب ہے وہ فلاں کا ہے اور میرا اس میں کچھ ہلا قرض نہیں ہے تو اس صورت میں اس نے اپنی ملک اس مال سے نفی کر کے اقرار کیا کہ یہ مال جو لوگ میرا بتلا لے ہیں وہ سب اسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسلئے طرف منسوب کرتے ہیں سب مقررہ کا ہے اور مقرر کی ملک اس سے نہ الہا اور اسلئے بعد جو مال مسترد کئے باس ادا گا وہ مقرری کا ہو گا مسترد نہ کو اس میں کچھ حق نہ ہو گا اس صورت میں اس نے یہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت میں اس مال کا مالک مقررہ ہے اس صورت میں ملک مستعار کے نفی کیلئے۔

ماوہ ۱۵۹۲۔ اگر ایک دوکان کا قبالہ خریدے کہ جس میں نام مسترد کا ہے مقررہ کو دیکر کہا کہ یہ دوکان سیری ہے اور قبالہ میں میرا نام مستعار لکھا گیا تھا اور زرقمیت بھی تیری مال تھا تو یہ اقرار ہے کہ یہ دوکان مقررہ کی ہے نہ مقررہ کی۔

ما د ۱۵۹۲- اسی طرح ایک ہنسک قرض کا مقرہ کو دیکر کہا کہ یہ ہنسک
تیرا اور میرا نام قرضی مستعار لکھا گیا تھا تو اقرار ہے کہ اس زر قرضہ کا مالک
مقرہ پر نہ مقرران دونوں صورتوں میں نام مستعار کے نفی کیلئے
ما د ۱۵۹۳- یہ افترا مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی
اسم مستعار ہے صحیح و معتبر ہے۔ اس فقرے کے مرتبے بعد اسکی وارثوں کو لین
کچھ حق قرض نہ ہو گا اور اگر یہ افترا بہ نفی ملک اور بہ نفی اسم مرض کر گیا تو
اوسکا حکم اس فضل میں مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

ما د ۱۵۹۵- جن مرض میں غالباً موت کا ڈر ہو۔ اور ظاہر یہ حال ہے کہ مرد بچہ
بائیں محل کے لیے کام ضروری کر سکے اور عورت گہر میں اپنے رہنے کے کار
ضروری دینت کر سکے اور ایک سال کے اندر جیسے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو
نفی اوٹنے اور جلدی پھر نیکی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اس سے
زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اسکی تصرفات جہت ملک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال معتبر
مثلاً تندرست ہو کر تندرست مرض اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مر گیا تو وقت تغیر مرض موت شد ہو گا۔
ما د ۱۵۹۶- اگر ایک مرد کے کوئی وارث نہیں ہے یا صرف زوجہ ہے اور یا
ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی وارث نہیں ہے اور انہوں نے ایسی مرض موت میں اقرار
کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا یا زوج کا ہو تو یہ اقرار صحیح ہو اور وارثہ بیت المال کو اس
میں کچھ قرض نہیں پہنچتا ہو اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہ مال متروکہ فلاں کا تو یہ
یہ وصیت ہے اس وارثہ بیت قرض نہ کر سکے گا۔

ما د ۱۵۹۷- مرض میں اپنے وارث کیلئے اگر کچھ اقرار کیا اور پھر تندرست ہو گیا
تو یہ افترا صحیح و معتبر ہو گا۔

ما د ۱۵۹۸- مرض موثق کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا
اور مر گیا تو وارثوں کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہوں نے جائز نہ کہا پھر ورنہ
اقرار مذکور لغو جائیگا اور اگر مقرر کی زندگی میں وارثوں نے اسکی اقرار کی تصدیق
کی تھی تو اس کے بعد رجوع نہیں کر سکتے اور اقرار معتبر ہو گا اور اگر اقرار کیا کہ میں نے

اپنا مال جو فلان، ارث کے پاس امانت رکھا تھا لے لیا یا اس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تھا تلف ہو گیا تو یہ اقرار بہر حال قبیضہ ہے اور ایسے ہی اگر یہ اقرار کیا کہ میرا قرض فلان پر تھا میرے فلان فرزند سے وصول کر کے مجھے پہنچا دیا تو یہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کی ہر جو میرے پاس امانت تھی یا عاریت تھی میں نے بیکر یا پنچزار روپیہ اس کی قیمت کے خراج کر ڈالے ہیں تو یہ اقرار صحیح ہے اور اسکے ترکہ میں سے ادا کئے جاویں گے مادہ - ۱۵۹۹ - وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہوا اگر وقت اقرار وارث ہو مثلاً ایک اجنبی عورت کے لیے اقرار کیا اور پہر اس کے نکاح نکاح کر کے مر گیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگرچہ وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ تھے یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تھا اور جب سبب زایل ہو گیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہو گئی مثلاً مقرر کے فرزند ہے کہ اس لیے مقرر کے بھائی محروم اب فقہاء فرزند مر گیا تو وہ اقرار کہ بھائی بہر حال وراثت کی قوت رکھتا ہے دیکھو مادہ (۲۴)

مادہ - ۱۶۰۰ - جس کام کو مرض موت میں غلام کرے کہ میں یہہ کا مالک تھا صحیح نہیں کر چکا ہوں مثلاً مرض موت میں اقرار کرے کہ میں اپنے بیٹے سے استا قرض حالت صحت میں لے چکا ہوں تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہو گا یعنی بے اجازت اور وارثوں کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا اور ایسے ہی اگر مقرر نے مرض میں کہا کہ میں اپنا خلاق مال فلان وارث کو صحت میں یہہ کر چکا تھا تو جب تک کہ گواہوں نے ثابت نہ ہوا اور وارث قبول نہ کریں یہہ اقرار جاری نہ ہوگا۔

مادہ - ۱۶۰۱ - مرض موت میں اجنبی کے لیے اقرار کرنا صحیح ہے گو نام مال کا اس کے لیے اقرار کر دے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح ہے اگر اس کا اقرار۔

اس طرح جوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقررہ و مقرر کردار اشیاء ملتا تھا یا اس سے خریدتا تھا یا کسی نے اس کو یہہ کہا تھا تو لحاظ کیا جائے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر کیا یا نہ تھا اگر نہ تھا تو یہہ اقرار یہہ ہے اور قبضہ شرط ہے اور اگر تھا تو وصیت مشہور ہوگی اور ان دونوں صورتوں میں یہہ اقرار ثابت نہیں جاری ہوگا۔

مادہ ۱۶۰۲۔ دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت میں یا حالت مرض میں سب تصرقات بیع و شراء و خبرہ کے لازم ہوئی اس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پھر ادا سکا ترکہ کچھ بچا تو یہہ دین مرض کہ اقرار ہے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت میں کسی شخص کے ایک مال متعین اقرار کیا تو اؤسکا ہی ہی حکم ہے کہ پہلے اس کے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھ بچا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

مادہ ۱۶۰۳۔ مرض موت میں یہہ اقرار کیا کہ میں قرض جو فلان جیسی ہے اس سے وصول کر چکا ہوں اگر یہہ قرض حالت مرض میں بچا جیسی کے لازم ہوا تھا یہہ اقرار صحیح ہے چنانچہ صحت کے قرض خواہ مقدم ہو گیا اور اگر حالت صحت میں قرض لازم آیا ہے تو پھر حال صحیح سے ہمسفر کسی حالت صحت کا قرض ہوا یا نہ ہوا مثلاً مرض نے مرض میں کہا کہ میں جو مال فلان جیسی کا نہ مرض میں بیچا تھا اس کی قیمت تمام لے چکا ہوں تو یہہ اقرار صحیح ہے اس کے قرض خواہ اس اقرار پر مواخذہ نہ کر سکیں اور اگر یہہ اقرار کیا کہ حالت صحت میں بیچا اور مرض میں

تو یہی صحیح ہے اور حالت کے قرض خواہ اس اقرار پر مواخذہ نہ کر سکیں۔

مادہ ۱۶۰۴۔ مرض کو بجا نہیں ہے کہ ایک قرض ادا کرے اور پھر قرض کو بجا نہ دے اور اگر مرض میں قرض

مادہ ۱۶۰۵۔ کسی قرض کا مرض میں قرض ہونا نہیں کہ اس کے لئے اگر مرض میں ایک مال دے

قرض کا قرض ہوا تو یہہ حالت جاری ہوگی اور جیسی کا قرض تو ثابت مال میں جائز ہوگا اور اگر

موت میں یہہ اقرار کیا کہ میں قرض کو بجا نہ دے اور پھر قرض کو بجا نہ دے اور اگر مرض میں قرض پر مقدم ہوگا۔

باب چہارم بذریعہ خط و کتابت کے اقرار کر نیکیا بیان

۱۶۰۶-۵-۱۶۰۶۔ بذریعہ خط و کتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے و دیکھو مادہ (۹۹)

۱۶۰۷-۵-۱۶۰۷۔ ایک شخص نے خود سرے کو حکم کیا کہ میری اقرار ہو دستاویز لکھدی کہ فلاں آدمی کے

اتنے روپیہ مجھے قرض میں اور اوپر ایسی ہی کر دی تو یہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنی ہاتھ سے لکھدی ہے۔

۱۶۰۸-۵-۱۶۰۸۔ سوداگر و ذمہ داری کہتا ہے میں یہ لکھا جانا کہ فلاں آدمی نے میرا قرض بجایا اور

۱۶۰۹-۵-۱۶۰۹۔ خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی جھوٹ کر دی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز

عنوانی وغیرہ لکھا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدیں اور قرضوں کے جانچنے کے اقرار ہیں

۱۶۱۰-۵-۱۶۱۰۔ باوجودیکہ یہ دستاویز لکھدی اور جہر میں کر دی پر یہی انکار کر گیا تو مقبرہ ہوگا

اور دیں جو دستاویز میں ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرنا ہو تو اگر وہ خط ہے سناؤ

اور سکی جہر ہے کہ اس کے خط اور جہر کو جاننے میں قیہ انکار مقبرہ ہوگا۔ اور اگر خط اس کا معروف

ہو تو اس کے کچھ عبارت لکھو گے اور دونوں خط اس میں کے ماہر و مکمل و سبک اور ہونے

بہت کہا کہ یہ دونوں ایک ہی شخص کے ہوتے ہیں کہ میں انکار مقبرہ ہوگا اور جہر میں لازم ہوگا ہوا

جس دستاویز میں شبہ جھوٹ اور جعل کا ہوا ہو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر دستاویز میں شبہ

جعل ہے اور وہ ہی دستاویز کہنے سے اور قرض سے انکار کرنا ہے اور وہی طالب ہے تو اس کے

حلف لیا جائیگا کہ یہ میری سند ہے اور میں معتبر ہوں۔

۱۶۱۱-۵-۱۶۱۱۔ جب دستاویز موافق قاعدہ عنوانی وغیرہ کے ساتھ نہ ہو اور دستاویز والا

مرگیا اور اس کے وارث ہی اس کے قرض میں وارث اور ادین گئے اور اگر ان کے میں قیہ جب کہ خط

و جہر متوفی کی دستاویز کے معلوم معروف ہوں تو اس پر عمل ہوگا۔

۱۶۱۲-۵-۱۶۱۲۔ متوفی کے ترکہ میں ایک تہائی لکھی ہوئی ہے کہ میں نے قرض لیا اور اس پر

باب چہارم بذریعہ خط و کتابت کے اقرار کر نیکیا بیان

- ۱۶۰۶-۵۱۰- بذریعہ خط و کتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو ماہ (۴۹)
- ۱۶۰۷-۵۱۰- ایک شخص خود سرے کو حکم کیا کہ میری اقرار ہو دستاویز لکھدی کہ فلاں آدمی کے اتنے روپیہ مجھ پر قرض ہیں اور ادھر سپرائی ہی کر دی تو یہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنی ہاتھ سے لکھ دیا ہے
- ۱۶۰۸-۵۱۰- سوداگر ذکی دفتر دی کہاتہ میں یہ لکھا جانا کہ فلاں آدمی ہتھ پرست قرض بجا کر قریباً
- ۱۶۰۹-۵۱۰- خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی چھ کر دی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز عنوانی غیر لکھا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہہ ہے اور ایسی ہی جو رسید بنی واقع ہو چکے جائیں اقرار کے
- ۱۶۱۰-۵۱۰- یاد جو دیکھ یہ دستاویز لکھدی اور چہر ہی کر دی پھر بی انکار کیا تو مقبرہ ہوگا اور دین جو شہادت نہیں ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرے تو اگر ذکی خط ہے تو اسکی چہر ہے کہ اس کے خط اور چہر کو جاننے میں تو یہ انکار مقبرہ ہوگا۔ اور اگر خط اس کا معروف ہو تو اس کے کچھ عبارت لکھو لینگے اور دو دن خط اس فن کے ماہر فرموا کہ لکھا دینگے اور اگر یہ بہہ کہنا کہ یہ دو دن ایک ہی شخص کے ہاتھ سے منی انکار مقبرہ ہوگا اور چہر منی لازم ہوگا پھر جس دستاویز میں شبہ جھوٹ اور جعل کا ہوا ہو پھر عمل کیا جائے گا اور اگر دستاویز میں شبہ جعل ہے اور وہ ہی دستاویز کہنے سے اس قرض سے انکار کرنا ہے اور مدعی طالب ہے تو اس سے حلف لیا جائیگا کہ نہ یہ میری سند ہے اور نہ میں مسترد میں ہوں۔
- ۱۶۱۱-۵۱۰- جب دستاویز موافق قاعدہ عنوانی غیرہ کے ساتھ درج ہے اور دستاویز والا مرگیا اور اس کے وارث ہی اسکے قرض میں وارث اور دین گرنے کے اور اگر انکار میں تو جب کہ خط و چہر مشونی کی دستاویز کے معلوم معروف ہوں تو پھر عمل ہوگا۔
- ۱۶۱۲-۵۱۰- مشونی کے ترکہ میں ایک تھیلہ تھا کہ اس میں کچھ نقد پہنچا اور ادھر پہنچا

ما ۵-۱۶۲۰۔ مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا با اشارہ یا اس کا سبب حال بیان مثلاً سے متقول اگر عدالت میں موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت میں موجود نہیں ہے تو اس کا سبب حال بیان کرنا قیسم بتلا نام ضرور ہے جس کو وصف و تعریف کہتی ہیں اور اگر زمین اور مکان کے توجہ و درجہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ فرض ہے تو اس کی مقدار اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادہ میں اس کا ذکر ہو گا۔

ما ۵-۱۶۲۱۔ عدالت میں جب مال متقول موجود ہو تو مدعی کا اس مال کو اشارہ کر کے یہ کہنا کہ یہ مال میرا ہے اور اس شخص کا قبضہ ناجہ ہے میں اس کا طالب ہوں کافی ہے اور اگر موجود نہ ہو اور وہ بے صرفہ یا اسکو عدالت میں حاضر کر سکتے ہیں تو ضرور ہے کہ عدالت میں حاضر کرینا مدعی اور حلف اور گواہی کے وقت اس پر اشارہ کیا جاوے اور اگر بے صرفہ نہ عدالت میں آتا ممکن نہیں ہے تو مدعی صرف اس کا حال اور قیمت بیان کر دے مگر دعویٰ غصب اور رہن میں بیعت ضرور نہیں ہوتا مثلاً یہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرہ کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے۔

ما ۵-۱۶۲۲۔ اگر چند چیزوں کا دعویٰ کیا جو سب غفلت میں ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہیں ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے۔

ما ۵-۱۶۲۳۔ اگر دعویٰ زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جہتہ و اتعہ ہے اس شہر اور مکان اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اس کی قین یا چار عہد ہی ذکر ہون چاہوں جو در کے نام لکھو اور ان کے باپ اور نانا کا نام بھی مذکور ہو اور شخص ناموں کا نام لینا کافی ہے اور ان کے باپ اور نانا کا نام لینا ضرور نہیں ہے اور ایسی ہی جو بی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہیں ہے۔ دعویٰ میں رہاوتیں اور ایسے ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں اس کو بجای کا مدعی ہوں جس کے حدود اس میں درج ہیں۔

ما ۵-۱۶۲۴۔ اگر حدود میں سے ایک یا دو مقدار ملاشتہ شخص کا دعویٰ تو دعویٰ صحیح ہے۔

اسپر اگر ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ بیچال جگہ پر بی عاریت دبو۔ کہ اس کے قابل ہوں یا اس کا چاہیہ
دعویٰ کرے کہ جگہ اپنا وکیل کرے تو یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں ایسا حکم نہیں ہو سکتا
ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ مقرر اور ماخوذ ہو سکے۔

فصل دوم دفع دعویٰ یعنی جواب دہی کا بیان

ما ۵۰-۱۶۳۱- دفع دعویٰ یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعویٰ میں ایسا دعویٰ
بیان کرے کہ اس کا دعویٰ دفع ہو جائے مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ اتنے قرش غلامان پر
میرے فرض ہیں اور اس نے کہا کہ میں تو ادراکچا ہوں یا تو نے جگہ پر رکھا تھا یا ہم دونوں
آپس میں صلح کر چکے ہیں یا یہ فرض نہیں بلکہ میں جو تیری ماتہ اپنا مال بیچا تھا اس کی قیمت
تجربہ لازم ہے یا میں اپنے مطالبہ کا نتیجہ سے غلامان پر حوالہ لیا تھا تو تھے زر مطالبہ ادا
ہی کر دیا ہے تو یہ جواب دہی اس کے دعوے کی ہو گئی یا مدعی نے دعویٰ کیا کہ میرا قصہ
جو غلامان پر ہے اس کا کوئی فصل ہوا تھا اس نے کہا کہ فصل دیوں تیرا فرض دیکھا ہے تو یہ ہی
دفع دعویٰ ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ اپنے مال تیرے پاس میرا ہے اس نے کہا کہ اس کے
مال کا دعویٰ جو میں غلامان پر کیا تھا تو تھے گو اپنی دی تھی کہ یہ مال میرا ہے تو یہ ہی دفع دعویٰ
ہے۔ یا ایک شخص نے منگوا کر قرش کا دعویٰ کیا اور وارنٹ لکھا تو کیا پھر مدعا علیہ وارنٹ نے
کہا کہ مدعا علیہ بہت ستر من دیکھا تھا تو یہ دفع دعویٰ ہو گا۔

ما ۲۵-۱۶۳۲- مدعا علیہ دفع دعویٰ دیکھنے اپنا جواب ثابت کر دیا تو مدعی کا دعویٰ دفع
اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نہ کر سکے فوراً مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کرے گا اگر
مدعی حلف کر لی تو اس کا دعویٰ قائم رہے گا اور اگر نہ کر لیا تو دعویٰ مدعی دفع ہو گیا۔

ما ۵۰-۱۶۳۳- مدعی نے ایک شخص پر قرش کا دعویٰ کیا مدعا علیہ نے کہا کہ میں غلامان پر تیرا

اور اگر بائع کے قبضہ میں تو مشتری پر باعتبار ملک بائع پر اعتبار کے قبضہ دعویٰ کیا جائے گا یعنی دونوں مدعا علیہ ہو گئے۔
 مادہ ۵۵۷-۱۶۳۷۔ ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور ہجرت دعویٰ میں ضروری ہے کہ ودیعت لینے والا اور
 ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا
 اور رہن کرنا والا اور رکھنے والا سب عدالت میں حاضر ہو دیں اور اگر ودیعت اور رہن پستادہ رہن
 شخصے ماجر کسی شخصیت کو مستودع اور مستعیر اور رہن اور موجر صاحب پر دعویٰ کرے گا تو اس کے لئے
 اصل مال کا آغا اور دعویٰ کرنا ضروری نہیں ہے یعنی اصل مالک تنہا اگر دعویٰ نہیں کر سکتا جب تک کہ یہ
 لوگ بہ عدالت میں نہ آئیں۔

مادہ ۵۵۸-۱۶۳۸۔ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ یہ جو خلی میں فلاں سے خریدی ہے اور فایض کرنا
 کہ اس سے فلاں یہ جو خلی میرے پاس امانت رکھی ہے تو اس کا دعویٰ سموع ہو گا اور کہ میرے پاس
 اس بات کی نہیں ہے کہ ودیعت ثابت کیجئے اور اس کے جواب میں اگر مدعی نے کہا کہ مان سچ ہے
 تیرے پاس امانت مگر مالک نے میرے ہاتھ سے چھو کر مکمل کر کے بھیجا ہے کہ تجھ سے میں یہ جو خلی
 اپنے قبضہ میں کر لوں اور یہ دعویٰ ثابت نہیں کر دیا تو جو خلی اس سے لے سکیگا۔

مادہ ۵۵۹-۱۶۳۹۔ ایک شخص کے پاس کسی مال امانت اس کا قرضواہ امانت اور اپنے قرض کا دعویٰ
 کہ اس کے مال امانت ادا کر دوں گا۔ پھر ایک اگر کسی شخص سے واجب تو اس کے زرا امانت ادا ہو گا ویکو مادہ ۵۶۰
 مادہ ۵۶۰-۱۶۴۰۔ دیون کے قرض کا دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جس کا قرضدار ہے وہ اور کا
 پہ قرضدار اگر گیا تو اس کا قرضواہ اس کے قرضدار سے دعوے کر سکیگا۔

مادہ ۵۶۱-۱۶۴۱۔ ایک شخص اپنے مال کی ہاتھ بچا اور اس کے کسی اور کے ہاتھ بچا اب اصل مال
 یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہیں دی تو یہ مال مجھ کو دیدے جب کہ قیمت مشتری
 اول سے لے لوں مال اپنے قبضہ میں کہو گا تو یہ دعویٰ سموع ہو گا۔

۱۶۴۲-۵۵۶ مدعی باید حاملہ میر جائے تو اسکا کوئی بچہ وارث اس کے قائم مقام ہو سکتا ہے
 اور وہی وارث مدعی علیہ ہو سکتا ہے جس کے قبضہ میں مال مدعا بہ ہو ورنہ جس کے قبضہ میں مال مدعی نہیں ہو
 ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنی موت کے قرضہ دعویٰ کر سکتا ہے اور حاکم کل قرضہ فیصلہ
 اور وارثوں کے حصوں دیکھتا ہے اور یہ وارث جو مدعی ہوا ہے اس کا حصہ لیگا نہ اور نہ نکلا۔
 ایسے ہی کسی ترکہ پر دین کا دعویٰ ہو تو کسی ایک وارث پر دعویٰ کر سکتا ہے اس کے قبضہ میں نہ ہو
 ہو یا نہ ہو۔ اور اگر یہی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق زر قرضہ دیکھا اور اسکا اور
 اور نہ موت نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے اقرار کیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو ب وارث دین
 ادا کرینگے اور یہ نہ کہہ سکیں گے کہ ہم پر دعویٰ جداگانہ دائر کر کے ایجاد دعویٰ ثابت کرے بلکہ
 اذکو یہ اختیار ہے کہ جواب دہی یعنی دفعہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ یہ گھوڑا
 جو ایک ہی وارث کے پاس میں نے متوفی کے پاس لانت رکھا تھا صرف ایسے ایک وارث
 مسموع ہوگا کہ وہ ذوالید یعنی قبضہ والا ہے نہ موت نہ اور یہ وارث ذوالید اقرار
 کرے گا تو اسی پر موافق اسکے حصہ فیصلہ دیا جائیگا نہ اور نہ اور اگر اس نے انکار کیا اور
 مدعی نے اپنا دعویٰ ثابت کیا تو حکم سب وارثوں پر صادر ہوگا دیکھو مادہ (۷۸)
 ۱۶۴۳-۵۵۶ سوائے وارث کے اگر کوئی اور امر باعث نترکت ہوا ہے تو یہ نہیں
 ہو سکتا ہے کہ ایک شریک سبکی طرف سے مدعا علیہ ہو جاوے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ
 ہوگا اور اس کے مقابلہ میں دعویٰ ثابت ہو جائے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے
 فیصلہ صادر ہوگا نہ اون شریکوں پر۔ مثلاً چند آدمیوں نے ایک حویلی خریدی اور ایک
 دعویٰ دائر ہوا کہ حویلی مدعی کے ہے اور اس کے مقابلہ میں فیصلہ ہو گیا تو یہ فیصلہ اور
 شریکوں پر جاری ہوگا اسی ہوگا۔

مادہ ۱۶۴۴- جس حیر کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی اور شخص کو کسی
 امر ضرر رسان اور نفع نفع عام فائدہ کیا تو ہر شخص دعویٰ کر سکتا ہے خصوصیت کسی نہیں ہے
 مادہ ۱۶۴۵- دو گانوں میں استناد بہ مشترک ہے اگر ان کے ساکنین بہت ہیں شمار
 اور حصہ نہیں ہو سکتے ہیں جو کوئی دعویٰ کرے گا مسموع ہوگا اور اگر چند اشخاص
 معلوم و معین ہیں تو ان سب کا یا ان کے وکیل کا حکم میں آنا ضرور ہے۔
 مادہ ۱۶۴۶- ایک سو سے زیادہ اگر گانوں میں لوگ ہوں تو وہ غیر مخصوص
 فصل چہارم تناقص کے بیان میں

مادہ ۱۶۴۷- ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعویٰ کیا کہ میرا
 مال ہے تو یہ دعویٰ مسموع ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلاں میرا ہے حق نہیں ہے اور بہر گز
 دعویٰ کیا تو یہ دعویٰ نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعویٰ کیا کہ میں اس قدر روپیہ
 تنجا کو دیا تھا کہ فلاں کو پہچان دے تو نے نہیں پہچانیا مجھ کو اس بے سادہ گواہ فائدہ کئے اور
 دعویٰ سے ثبوت کیا بعد اوس کے مدعی علیحدہ کہا کہ میں فرومہ اور سکو پہنچا ہوں تو یہ دعویٰ
 اور جواب مسموع ہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعویٰ کیا بہنوکان میری ہے مدعا علیہ
 کہا کہ ہاں تیری ہے بہنو میرے ہاتھ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے
 ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ میں نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تہی اس لئے
 بیع نہیں ہوئی یہ جواب بہہ قول مدعی کا مستحسن ہوگا۔

مادہ ۱۶۴۸- جیسا پہلے صحیح نہیں ہے کہ پہلے قرار کرے کہ فلاں نکاحی اور پردہ خوا
 کرے کہ بیٹل میرا ہے ویسا ہی اور کسی وکیل یا وحی ہو کر دعویٰ نہیں کر سکتا کہ بیٹل اور نکاح
 مادہ ۱۶۴۹- اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوپر میرا کچھ حق اور دعویٰ نہیں ہے تو

تو اپنے لئے کسی قسم کا دعویٰ نہ کر سکے گا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہو کر دعویٰ کر سکے گا۔

مادہ ۱۶۵۰۔ پہلے ایک مال کا دعویٰ کسی اور کیلئے کیا پہر اسی مال کا دعویٰ اپنے لئے کیا صحیح نہیں لیکن یہ ہے تو اپنے لئے دعویٰ کیا پہر کسی اور کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے۔ کیونکہ قبل کسی معاملہ کو خاص اپنے طرف لکھا تا ہے مگر اپنی ملک کے دوسرے کی طرف نہیں لکھا سکتا ہے۔
 مادہ ۱۶۵۱۔ جیسا ایک حق و شخصوں کے جدا جدا تمام و کامل وصول نہیں ہو سکتا ہے وہاں ہی ایک حق دعویٰ جو ایک ہی باب سے پیدا ہوگا دو شخصوں پر جدا جدا نہیں ہو سکتا ہے۔
 مادہ ۱۶۵۲۔ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے میں شراؤ مکمل و موقوف اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اسی مقدمہ میں دوسرے سے اویسی منافی کلام قبول نہیں ہو سکتا ہے۔
 مادہ ۱۶۵۳۔ مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہو مثلاً مدعی ایک ہزار روپیہ قرض کا دعویٰ کیا اور پر بابت کفالت دعویٰ کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کر لیا تو دعویٰ مسموع ہوگا اور تناقض موقوف ہوگا۔
 مادہ ۱۶۵۴۔ جب عدالتیں ایک اثر بابت ہو جائیں تو گو یہ تناقض عدالت کے باطل ہو جائیں گے مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہ مال فلاں کا ہے مگر اوس سے خریدتا ہے مدعی نے عدالتیں اپنا دعویٰ ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق میں فیصلہ دیا تو مدعی علیہ کا یہ دعویٰ کہ فلاں کا مال ہے اور میں نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم رائل ہو چکا ہے اس لئے مدعا علیہ باج سے ابخار و ثمن لے سکیگا۔

مادہ ۱۶۵۵۔ جس تناقض کا مدعی کو علم ہو مگر وہ راہ معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہ خبر ہو کہ فلاں کا مال ہے مگر خریدتا ہے کیونکہ جب وہ سفر میں تھا سفر سے اگر بکرا یہ لیا اب اوس کو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعویٰ کیا تو یہ تناقض مقبول ہے۔

مادہ ۵۶-۱۶۵۶- ایک پیر کے تقسیم کیلئے کوئٹس کرنا اسپر دلیل ہے کہ وہ غیر مشترک ہے
 اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعویٰ کرے کہ یہ شئی میری ملک قبول ہوگا مثلاً پہلے تو مکان
 تقسیم کر لیا اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں خرید چکا تھا یا مجھ کو یہ ہوا تھا قبول ہوگا اور اگر یہ
 کرے کہ میں وقت بہتہ صغیر میں تقسیم ہو گیا تھا اب مجھ کو علم ہوا تو یہ تناقص قبول ہوگا۔
 مادہ ۵۷-۱۶۵۷- اگر کلام تناقص کی سطح موافق ہو جائے اور دعویٰ اسکی موافقت بیان
 کر دے تو جائز ہے مثلاً ایک گھر کر آیا اور پھر کہا کہ یہ گھر میرا ہے کیونکہ خرید چکا ہوں
 تو یہ دعویٰ مبہوم ہوگا اور ایسے ہی مدعی نے دعویٰ کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض دے دیا علیہ
 انکار کیا اور کہا کہ میں تجھے سب کچھ قرض نہ لیا تھا میں مجھ کو جانتا ہی نہیں۔ چرچائی
 ثابت کر دیا تو کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں تو یہ دفع یعنی یہ جوابدہی بہ سبب تناقص کے
 قابل سماعت نہیں۔ اور اگر یہ جوابدہی کہ میں تیرا دیون نہیں ہوں اور مدعی نے
 کیا پھر اس نے کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں یا تو مجھ کو بری کر چکا ہو تو یہ تناقص نہیں ہے
 اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعویٰ کیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو نے میری پاس
 کبھی کچھ ودیعت نہیں رکھا تھا پھر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ
 میں بچکا ہوں یہ دفع قبول ہوگا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لے لیگا ورنہ اسکی
 قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعویٰ کیا اور مدعا علیہ نے کہا میرے
 پاس تو تیری کوئی ودیعت نہیں ہے مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ میں بچکا ہوں تو
 یہ دفع سنا جائے گا۔

مادہ ۵۸-۱۶۵۸- پہلے تو کہا کہ یہ عقد بیع بات ہوئی ہے اور قبالہ ہی نکالا پھر
 عقد فاسد پنی یا بیع بالوفات ہی یہ قول قبول ہوگا دیکھو مادہ (۱۰۰)

مادہ ۵۵۹-۱۶۵۹۔ ایک شخص نے ایک ٹال کسچی ہاتھ بیچا اور اس مجلس میں ایک اور شخص ہی موجود تھا کہ جس کے سامنے بیچ واقع ہوئی اب یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔ یہ شخص اگر راجع کا رستہ زیر ہوا یا بائع کا زوج ہے یا بائع کی بیوی تو دعویٰ مسموع ہوگا۔ اور اگر اجنبی ہے تو دعویٰ مسموع ہوگا۔ اور اگر بعد اس خیمہ فروخت کے جو اس کے سامنے واقع ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اور یہ نہ کہتا رہا منع نکلیا پھر دعویٰ کیا کہ یہ میری ملک ہے تو دعویٰ مسموع ہوگا۔

باب دوم۔ ضرور زمانہ کا بیان
یعنی کون دعویٰ کتنی مدت اندر سماعت ہو سکتا ہے اور اس کے بعد سماعت نہیں ہو سکتا
و چونکہ یہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب میں ضبط کیا گیا ہے اور اس میں عباد سماعت دعا مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ حقوق بنام دی ایا م و تقادم الزمان ساقط نہیں ہوتے ہیں اور یہ حد جو مقرر کی گئی ہے شرعی نہیں ہے بلکہ ہر سلطان اپنے عہد میں انتظام اور اہتمام کے لئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے کہیں پندرہ سال کہیں تیس سال اور کہیں چونتیس سال اور کہیں کچھ اور کہیں کچھ۔ اس لئے حقوق کے دعاوی کے لئے میعاد مقرر ہونا منقہ بہ نہیں بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اس کی تفصیل علیٰ برودی نے اپنے کشف میں خوب ارقام فرمائی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔
مگر حقوق اللہ تعالیٰ یعنی حدود میں بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اور اس کی تفصیل باعث ویل میقائدہ ہی چنانچہ مادہ ۵۵۹-۱۶۵۹ قابل ملاحظہ ہو۔
۵۵۹-۱۶۶۰۔ دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہو گئے۔ و غیر

ملک میراث اور وہ دعویٰ کہ او نہیں حق استعلا عام خلق اللہ کو نہیں دیکھو مادہ ۱۴۴۵
 اور وہ دعویٰ کہ جو وقف سے متعلق نہ ہو یعنی زمین وقفی یا وہ دعویٰ کہ اجارہ دو لو
 قسم سے متعلق ہیں دیکھو مادہ ۱۴۴۱ اور وہ دعویٰ کہ تولیہ مشروط الذی سے متعلق ہوں
 اور وہ دعویٰ کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہوں کہ انکابیہ اس مادہ ۱۴۴۱
 مادہ ۱۴۴۱۔ وقف کے متولی کا دعویٰ اور ان لوگوں کا دعویٰ جنکو وقف میں زرعی ملحق
 ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اس کے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک ملک کی آمدنی کہتا
 رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہ آمدنی میری وقف کی ہے۔

مادہ ۱۴۴۲۔ پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور اپنی زمین سکے میں پانی لینے
 حق کا دعویٰ مسموع ہوگا اور زمین وقف میں پانی کا دعویٰ جہتیں بس کے بعد مسموع ہوگا۔
 زوالی زمین میں طریق خاص اور حق مسیل اور حق اشرب کا دعویٰ اس برس کے بعد مسموع ہوگا۔
 مادہ ۱۴۴۳۔ اس باب میں انقضای میعاد سماعت عدل متعلق ہے یعنی اگر بلا عذر اس مدت
 تک دعویٰ نہ کیا تو پھر مسموع ہوگا ورنہ اگر بعد شرع دعویٰ کیا مثلاً صفر سن تہا یا مجنون تہا
 یا مغلوب الحواس تہا اور ولی تہا یا تہا یا سفر میں تہا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور
 صاحب حکومت تہا۔ تو بعد اس مدت دعویٰ ہو سکتا ہے۔ اور یہ مدت روز بلوغ
 یا روز زوال عقل یا حکومت سے شمار ہوگی۔

مادہ ۱۴۴۴۔ سفر کم سے کم تین دن کا ہے اور دن اٹھارہ گھنٹہ کا مقرر ہے جس میں چلنا
 معتدل یعنی درمیانہ ہونا بہت جلد اور نہ بہت آہستہ۔

مادہ ۱۴۴۵۔ دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر میں کہ جہاں عدالت ہے
 آتے ہیں تو بعد مورا یا مسموع ہوگا۔

۱۶۶۵ء- عدالتیں ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہاں تک کہ پندرہ سال گزر گئے تو یہ دفعہ انقضاء مدت مانع سماعت نہ ہو گئے۔ اور اگر عدالتیں تو دعویٰ دائر نہوا ہو بلکہ ہر جگہ جگہ کرتے رہے ہوں اور مدت مذکور گزر جائے تو دعویٰ سماعت نہ ہوگا۔

۱۶۶۷ء- جبوقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعویٰ کی پیدا ہوئی مدت مذکور شمار ہوگی مثلاً دعویٰ دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت حلیت تمام ہو جاوے کیونکہ حلیت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہیں ہے مثلاً جو مال کہ بیہیتا اس کے قیمت کی ادائیگی کے یقین رکھ کر دیا گیا ہو اور جب تین برس گزر گئے اس کے پائیس کے اندر دعویٰ کیا تو سموع ہوگا اور ایسے ہی دعویٰ وقت مشروطہ کی خدمت مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنی یہ نہ ہوگا کہ بطن بعد بطن اسکا دعویٰ ہو سکیگا کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہیں ہے پس بطن ثانی کو جب کہ حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعویٰ ہر موجد ہی کے روز طلاق اور روز وفات احوال زوجین سے مدت شمار ہوگی اور ہر موجد ہی بعد طلاق و وفات ہر موجد ہو جاتا ہے۔

۱۶۶۸ء- جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا یا اس پر مدعی دعویٰ کرتا ہو کہ اس کے پہلے میں نے تجھ کو اس قدر قرض دیا تھا اور اتنی مدت تک تو مفلس رہا لہذا میں دعویٰ کر سکا ہوں جسکو قدرت اور دین کی ہے تو یہ دعویٰ سموع نہ ہوگا۔

۱۶۶۹ء- جس شخص کا دعویٰ سبب انقضاء مدت کی اسکی زندگی میں سموع نہ ہوگا اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث کا بھی دعویٰ سموع نہ ہوگا۔

۱۶۷۰ء- کچھ مدت تک مورث دعویٰ نہ کیا اور اس کے بعد اس کے وارث نے نہ کہا یہاں تک کہ کل پندرہ برس گزر گئے تو یہ دعویٰ سموع نہ ہوگا۔

۱۶۷۱۵۶۔ بائع اور مشتری اور دانب اور موہوبہ غبرلہ مورث اور وارث کے مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس کے متصرف اور اسکے پاس جو حویلی والا ہے وہ اوپر کچھ متعرض ہوا اب یہ حویلی مکی نوشتری مدعی ہے کہ اس قطعہ زمین میں مجبوح حق مرد ہے تو یہ دعویٰ مسموع ہوگا اور ایسے ہی کچھ مدت بائع اور کچھ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض ہوئے تو پھر دعویٰ مشتری کا سماعت ہوگا۔

۱۶۷۲۵۶۔ چند وارثوں کے لئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کے لئے صغروغہ کسی حذر سے مدت سماعت عارض نہیں تو یہ شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور اپنا حصہ پاسکتا ہے اور یہ فیصلہ اور ورن کے لئے مفید ہوگا۔

۱۶۷۳۵۶۔ جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اسکا اوسکو ہمیشہ اقرار پندرہ برس کے بعد دعویٰ ملک نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل مالک یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی زمین ملو کہ بہت برس سے جنگو کرایہ دیا تھا اور میں نے کرایہ لیتا رہا ہوں اور لوگ بھی اوسکے کرایہ داری واقف ہیں تو اس مدت کے بعد دعویٰ سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعویٰ مسموع ہوگا۔

۱۶۷۴۵۶۔ بسبب انقضاء زمانہ دراز کے ساقط نہیں ہوتا ہے ایسے ہی اگر مدعا علیہ نے عدالت میں مدعی کے دعویٰ کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا اور اس مدت کے گزرنے کا کچھ اعتبار ہوگا۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہاں تو ہوا بلکہ اور کسی جگہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار میں دعویٰ مسموع ہوگا۔

۱۶۷۵۵۶۔ ویسا ہی اب بھی ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و ہر مدعی علیہ مسموع ہوگا جبکہ ورنہ غیر سے مدت نہ گزری ہو۔

۱۶۷۵-۵۶۔ جن اشیاء کا نفع عام ہے یعنی ہر عام اور راہ عام اور
چراگ اور عام کا دعویٰ بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے ہر عام وغیرہ
پچاس برس بند رکھی تو بہر حال دعویٰ ہو سیکے گا۔

کتاب پانزدہم گواہوں کا اور حلف دینے کا بیان
(اس میں ایک مقدمہ اور چار باب ہیں)

مقدمہ وہ صہ ملا حین کہ اس کتاب سے متعلق ہیں۔

۱۶۷۶-۵۶۔ بنیہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

۱۶۷۷-۵۶۔ تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دی اور ان کا جھوٹ یا
متفق ہو جانا عقل باور نہ کرے۔

۱۶۷۸-۵۶۔ ملک مطلق وہ ہے کہ جس میں ملک کا کوئی سبب ذکر نہ ہوا جس میں سبب
مثلاً یہ کہ میں بہ سبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہوں وہ ملک بہ سبب ہے۔

۱۶۷۹-۵۶۔ ذوا مید وہ شخص ہے کہ مال اؤسکے قبضہ میں ہو یا مالکانہ تصرف

۱۶۸۰-۵۶۔ خارج وہ شخص کہ اؤسکا قبضہ نہ ہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

۱۶۸۱-۵۶۔ تخلیف دو نو متخاصمین میں سے ایک کو حلف دینا۔

۱۶۸۲-۵۶۔ تحایف۔ دو نو متخاصمین کو حلف دینا۔

۱۶۸۳-۵۶۔ حال ظاہر کیا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا و سکو حکم گردانے

اوپر لحاظ کر کے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا

جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا اور اؤسکے ہونے کا گمان ہی نہ ہو یعنی یہ حکم کرنا کہ

جو چیز پہلے سے تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہ استصحاب ہے۔

۱۶۷۵-۵۶۔ جن اشیاء کا نفع عام ہے یعنی ہر عام اور راہ عام اور
چراگ اور عام کا دعویٰ بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے ہر عام وغیرہ
پچاس برس بند رکھی تو بہر حال دعویٰ ہو سیکے گا۔

کتاب پانزدہم گواہوں کا اور حلف دینے کا بیان
(اس میں ایک مقدمہ اور چار باب ہیں)

مقدمہ وہ صہ ملا حین کہ اس کتاب سے متعلق ہیں۔

۱۶۷۶-۵۶۔ بنیہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

۱۶۷۷-۵۶۔ تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دی اور ان کا جھوٹ یا
متفق ہو جانا عقل باور نہ کرے۔

۱۶۷۸-۵۶۔ ملک مطلق وہ ہے کہ جس میں ملک کا کوئی سبب ذکر نہ ہو اور جس میں سبب
مثلاً یہ کہ میں بہ سبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہوں وہ ملک بہ سبب ہے۔

۱۶۷۹-۵۶۔ ذوا مید وہ شخص ہے کہ مال اؤسکے قبضہ میں ہو یا مالکانہ تصرف

۱۶۸۰-۵۶۔ خارج وہ شخص کہ اؤسکا قبضہ نہ ہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

۱۶۸۱-۵۶۔ تخلیف دو نو متخاصمین میں سے ایک کو حلف دینا۔

۱۶۸۲-۵۶۔ تحایف۔ دو نو متخاصمین کو حلف دینا۔

۱۶۸۳-۵۶۔ حال ظاہر کیا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا و سکو حکم گردانے

اوپر لحاظ کر کے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا

جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا و اس کے ہونے کا گمان ہی نہ ہو یعنی یہ حکم کرنا کہ

جو چیز پہلے سے تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہ استصحاب ہے۔

ہو کہ معائنہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی اور اگر یہ نہ کہہ سکے تو نہ کہہ سکے بلکہ عین
 معائنہ نہیں کیا ہو اور میں خوب جانتا ہوں اور یہاں خوب عرف و مشہور ہے تو یہی گواہی
 مادہ ۱۶۸۵۔ اگر اور یہ نہ کہہ سکے تو گواہ ہوں اور گواہی دیتا ہوں بلکہ یہ کہہ سکے
 میں یہ مقدمہ جانتا ہوں اور اسکی خبر دیتا ہوں تو شہادت ہوگی اور حاکم نے یہ
 پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اس لئے کہہ کہ مان تو ادا ہو جاگی۔ اور اگر کسی
 امر کے ماہر رد و واقف کاروں سے اسکی کیفیت دریافت کی گئی اور انہوں نے لفظ
 گواہی اور اسکا حال ظاہر کیا تو یہ گواہی نہیں ہے یہ ایک حال کی خبر دیتا ہے۔
 مادہ ۱۶۹۰۔ جب عدالتیں مشہورہ اور مشہورہ علیہ اور مشہورہ موجود ہوں صرف
 اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اذکار کے باپ دادا کا نام لینا ضرورت نہیں اور مکمل
 اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا۔ اور اگر مدعی یا مدعی علیہ
 وہ معروف و مشہور ہیں تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اسکی ہی تفسیر حاصل
 ہوتی ہے اور کچھ حاجت باپ دادا کے نام کی نہیں ہے۔
 مادہ ۱۶۹۱۔ گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہوں اگر یہ کہیں میں حدود نہیں
 جانتا ہوں مگر جای پر جا کر حدود و خیرہ بتا سکتا ہوں تو حاکم اسکی ساتھ دیکھ لے۔
 مادہ ۱۶۹۲۔ مدعی نے دعویٰ کیا کہ اس قبیلہ میں حدود مندرج ہیں زمین میری ہے اور
 گواہوں نے یہی کہا کہ اس قبیلہ میں حدود مندرج ہیں زمین مدعی کے ہے صحیح ہے دیکھو مادہ ۱۶۹۳
 مادہ ۱۶۹۳۔ مدعی نے دعویٰ کیا کہ فلان پر میرے مورث کی انتہ روپیہ لینے ہیں
 گواہوں نے یہی کہا کہ متوفی کے انتہ روپیہ جو یہ مدعی کہتا ہے اس پر میں کانٹے
 ہے یہ ضرور نہیں کہ یہی کہیں کہ اس متوفی کا یہ مدعی وارث ہے یا متوفی

مگے دین کا بیہ وارت ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعویٰ کرے کہ بیہ میرے مورث کا جو فلان کے قبضہ میں ہے اور گواہ ہی بیہ کہیں وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہے متوفی کا اور فلان کے قبضہ میں ہے کافی ہے۔

مادہ ۱۶۹۴۔ مدعی نے دعویٰ کیا کہ متوفی کے ترکہ میں میرا انسا لیا ہے اور گواہ ہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہے کافی ہے یہ کہنا ضرور نہیں کہ متوفی پر دے مرنے تک اتنا باقی تھا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعویٰ بابت مال متعلق ہے تو یہی چاہئے مدعی نے کسی پر فرض کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے ہی کہا مدعا علیہ مدعی کا مدیون کافی ہے۔ اگر مدعا علیہ گواہوں پر چاہا کہ بیہ ہی جانتے ہو کہ وقت دعویٰ تک مجھے فرض ہے گواہوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطوں کا بیان

مادہ ۱۶۹۶۔ حقوق میں شہادت نبی کے بیہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلی واقع ہو چکا ہو۔ مادہ ۱۶۹۷۔ جو امر کہ محسوس نہ ہو اسکے خلاف گواہی قبول نہیں ہو سکتی ہر ایک شخص کے زندہ ہو مرنے پر گواہی دیجایا ایک گھر کہ آباد ہو اسکے ویران ہو پر گواہی بجا قبول نہوگی۔ مادہ ۱۶۹۸۔ امر متواتر کے خلاف سے گواہی قبول نہیں ہو سکتی ہے۔

مادہ ۱۶۹۹۔ شریعت میں گواہی اسلئے مقرر کی گئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کریں اسلئے حق شخص گواہی نہیں ہو سکتی ہے مثلاً گواہ بیہ کہو کہ فلان نے بیہ کام نہیں کیا اور فلان چیز فلان کی تھی۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہیں مگر نفی متواتر قبول ہے مثلاً مدعی کہے کہ میں نے اس قدر روپیہ فلان کو فلان محلہ میں فلان وقت پہنچایا۔ اور مدعا علیہ لایا کہ میں اس وقت اس محلہ میں تھا بلکہ دو محلہ میں تھا تو بیہ گواہی متواتر قبول ہوگی

اور دعویٰ مدعی کا صحیح ہوگا۔

ما ۱۴۰۵۔ جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوہین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی سبب مصرت سے محفوظ نہ ہو گیا یا یہ احتمال ہو کہ اپنے گواہی سبب منفعت حاصل کر گیا تو وہ گواہی قبول نہیں ہے۔ اس لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے اور ایسی گواہی ما اور نانے کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے مقبول نہیں ہے۔ اور ایسی ہی روج کے لئے اور روجہ روج کیلئے گواہی نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر اور فراتباروں کی آپس میں ایک دوسرے کے لئے گواہی قبول ہے کہ اوہین امبد و انت و منفعت نہیں ہے اور ایسی ہی اس خادم کی کہ اس کی معاش آقا پرہی اور گواہی اجبر خاص کے مستاجر کے لئے جائز نہیں اور ایسے شریک کے گواہی شریک کے لئے مقدمہ شرکت میں۔ اور قبیل کے گواہی مکفولہ کے لئے کہ مکفولہ بہ ادا ادا کر چکا ہے جائز نہیں مگر اسکے سوا اور سب مقدمات میں انکی گواہی ہوگی۔

ما ۱۴۰۱۔ دوست کی گواہی دوست کے لئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے رتبہ کو پہنچی کہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف مالکانہ کرنا ہو تو گواہی ایک کی دوسرے کے مقبول ہوگی

ما ۱۴۰۲۔ شرط یہ ہے کہ شاہد اور مشہور علیہ میں دینوی عداوت ہو نہ اور دینوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

ما ۱۴۰۳۔ جو شخص مدعی ہو سکتا ہے وہ شاہد نہیں ہو سکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وصی کیلئے اپنی یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ وہی مقدمہ میں مدعی ہی ہو سکتے

ما ۱۴۰۴۔ شہادت کسی شخص کی اپنی کام مقبول نہیں اس لئے کہ دلیل اور دلال بہرہ گواہی نہیں دے سکتے ہیں کہ ہم نے یہ مال بیچا تھا اور عالم جو ایک کے حکومت سے معزول ہو گیا وہ بہرہ گواہی نہیں دے سکتا ہے کہ میں نے اپنے موقوفہ کے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اور یہ گواہی

دیکھتا ہے کہ فلاں شخص میرے رو برو میری موقوفی سے پہلے فلاں امر کا اقرار کیا تھا۔
 ۱۷۰۵۵۳۔ شرط یہ ہے کہ گواہ عادل ہو اور اسکے جنات بہ نسبت افعال کی بہت ہوں
 اسی شخص کے ایسے حرکات عادی ہوں کہ جسے ابرو اور حیا زائل ہو جائے مثلاً ناچنا اور
 مسخرہ بننا ایسے شخص کے گواہی مقبول نہیں ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعویٰ کے ساتھ موافق ہونا

۱۷۰۵۵۴۔ شہادت دعویٰ کی ہے موافق ہے تو مقبول ہے ورنہ نہیں اور صرف قطعی
 ضرور نہیں بلکہ دعویٰ اور گواہی دونوں ایک مضمی ہونا ضرور ہے مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ
 فلاں باس میری ودیعت یا میرا مال اوس نے غضب کیا ہے اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ
 ودیعت کا یا غضب کا اقرار کیا تھا تو یہ گواہی قبول ہے اور ایسی ہی قرض دار مدعی ہے کہ
 قرض ادا کر چکا ہوں اور گواہوں نے گواہی دی کہ قرض خواہ اسکو معاف کر چکا ہے تو گواہی مقبول ہے
 ۱۷۰۵۵۵۔ موافق ہونا گواہی کا دعویٰ کے لکھ دو طرح ہے یا مقدار و دو نہیں ابر
 ہوا گواہی میں بہت دعویٰ کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ میں دو برس اسکا مال کا مالک ہوں اور
 گواہ دو برس کا ایک برس بتلاوین تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایک ہزار روپیہ کا دعویٰ کرے
 گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دی تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی۔

۱۷۰۵۵۶۔ مقدار دعویٰ کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت میں گواہی مقبول
 نہوگے کیونکہ دونوں میں اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جا تو قبول ہے مثلاً
 مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس میری ملک ہے اور گواہ کہیں کہ تین برس سے تو یہ گواہی قبول
 نہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے ایک ہزار روپیہ کہا
 تو گواہی مقبول نہیں ہے مگر مدعی نے یہ کہہ کر ہٹیک ایک ہزار روپیہ قرض تھے اور مدعا علیہ

پانچ سو روپیہ اور اگر چکا ہو کہ گواہوں کو اسکی خبر نہیں تو یہ گواہی قبول ہوگی۔

مادہ ۱۷۰۹۔ مدعی نے مطلق ملک کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا باغ ہے اور گواہوں نے ملک مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی نے خریدا ہے حالانکہ مدعی سے پوچھا کہ تو سبب بداری کی مدعی ہے اس نے کہا ہاں تو قبول ہے کیونکہ دونوں مطابقت پیدا ہوگی، اور اگر مدعی نے کہا کہ اس سبب ہے جس سے میں مدعی ہوا ہوں یا یہ کہ میں سبب خریداری کی مدعی نہیں ہوں تو گواہی بسبب اختلاف کے مقبول نہ ہوگی۔

مادہ ۱۷۱۰۔ مدعی نے ملک مقید کا دعویٰ کیا کہ یہ باغ میری ملک کیونکہ میں نے خریدا اور بائع کا نام نہ لیا یا کہا کہ میں نے کسی خریدا ہے اور گواہوں نے مطلق بیان کیا کہ یہ باغ مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعویٰ مذکور جو بائع کا ذکر نہیں ہے بلکہ ملک مطلق ہے اور اگر مدعی نے نام لیا اور کہا کہ یہ باغ میں نے فلاں سے خریدا ہے اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہیں تو گواہی قبول ہوگی کیونکہ گواہی میں فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اس کا مالک کا ہی مالک ہو گا جو پہلے حاصل ہوئی تھی اور ملک مقید میں تاریخ خریداری سے باغ کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس صورت میں گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعویٰ ملک مقید کے زیادہ ہے اس لئے گواہی مقبول ہوگی۔

مادہ ۱۷۱۱۔ گواہی جو دعویٰ مخالف ہے مقبول نہیں مثلاً مدعی مال کے قیمت کے ہزار روپیہ اور گواہ کہتا ہے کہ فرس اور بیسی ہے مدعی کہتا کہ یہ مال میرے بابا کے ترکہ میں ہے اور گواہ کہتا ہے کہ مال کا ترکہ ہے تو اس اختلاف کے سبب گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل پنجم خود گواہوں میں اختلاف کا بیان

مادہ ۱۷۱۲۔ جب گواہ آپس میں مختلف ہوں ایک ہی کہ ہزار فرس ہوئے

اور دوسرا لیے چاندی کی توبہ گوہی قبول نہیں ہے۔

ما ۵ ۱۱۳۵ - قاعدہ یہ ہے کہ محل ایک ہی ہو اور اب ہی وقت واقع ہوتا ہے
ہندو ہی ہو سکتا ہے کہ ایک کام دو خاصے بارہ وقت واقع ہو تو ایک بار اور ایک وقت ایک

کام ہو گا اور دوسرا جگہ اور دوسرا وقت دوسرا کام ہو گا۔ جو گوہی ایسے امور میں مختص ہے

کہ اس شخص میں اختلاف ہو تو قبول ہوگا مثلاً حضرت ادا دین ایک گواہ کہتا ہے یہاں

ظان وقت اور فلان حاجہ بانہا اور دوسرا گواہ اور وقت اور جگہ بتلا رہی گوہی

قبول نہو گے کیونکہ ایک ہی گواہ میں لینا دو جگہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ غضب اور ہے

اور یہ غضب اور ہے اور ایسی ہی ادا دین دنگ گوہی تو ایسے امور میں مختلف ہو کر

مشہور ہو رہا ہے کہ انکی اختلاف ہے اس میں فرق نہیں ہوگا کیونکہ وہ فعل نہیں ہیں مگر

قول مختص میں یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو چار جگہ صادر ہو سکتا ہے مثلاً ایک گواہ

کہ اس شخص نے فلان جگہ فلان وقت وصیت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہ بتاتا ہے

توبہ گوہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دو فن کا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شراہ اور

اجازہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور ہین اور دین اور قرض سے بری کرنا

اور وصیت قولی ہیں کیونکہ قول جا بجا کر ہو سکتا ہے۔

ما ۵ ۱۱۴۱ - دنگ یا سزا اور ما ۵ میں اختلاف ہو تو گوہی قبول نہو گی یعنی ایک گواہ

کہے کہ سفید رنگ کا ہی تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ یہاں

تھا دوسرا کہتا ہے کہ گامی تھی تو توبہ گوہی قبول نہو گے۔

ما ۵ ۱۱۵۵ - جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ بائیس سو روپیہ مال بکا

تھا اور دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ بکا تھا تو گوہی قبول نہو گی۔

اور دوسرا لیے چاندی کی توبہ گوہی قبول نہیں ہے۔

ما ۵۱۳۱- قاعدہ یہ ہے کہ محل ایک ہی ہو اور اب ہی وقت واقع ہوتا ہے
 ہندو ہی ہو سکتا ہے کہ ایک کام دو خاصے بارہ وقت واقع ہو تو ایک بار اور ایک وقت ایک
 کام ہو گا اور دوسرا جگہ اور دوسرا وقت دوسرا کام ہو گا۔ جو گوہی ایسے امور میں مختص ہے
 کہ اس شخص میں اختلاف ہو تو قبول ہوگا مثلاً حضرت ادا دین ایک گواہ کہتا ہے یہاں
 ظان وقت اور فلان حاجہ بانہا اور دوسرا گواہ اور وقت اور جگہ بتاتا ہے گوہی
 قبول نہو گے کیونکہ ایک ہی گواہ میں لینا دو جگہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ غضب اور ہے
 اور یہی غضب اور ہے اور ایسی ہی ادا دین دنگ گوہی تو ایسے امور میں مختلف ہو کر
 مشہود ہے ایسا ہی کہ انکی اختلاف ہے اس میں فرق نہیں ہوگا کیونکہ وہ فعل نہیں ہیں مگر
 قول مختص میں یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو چار جگہ صادر ہو سکتا ہے مثلاً ایک گواہ
 کہ اس شخص نے فلان جگہ فلان وقت وصیت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہ بتاتا ہے
 توبہ گوہی قبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دو فن کا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شرا اور
 اجازہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور ہین اور دین اور قرض سے بری کرنا
 اور وصیت قولی ہیں کیونکہ قول جا بجا کر ہو سکتا ہے۔

ما ۵۱۴- دنگ یا سزا اور ما ۵۱۵ میں اختلاف ہو تو گوہی قبول نہو گی یعنی ایک گواہ
 کہے کہ سفید رنگ کا ہی تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ یہاں
 تھا دوسرا کہتا ہے کہ گامی تھی توبہ گوہی قبول نہو گے۔

ما ۵۱۵- جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ بائیس سو روپیہ مال بکا
 تھا اور دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ بکا تھا تو گوہی قبول نہو گی۔

فصل ششم گواہوں کے ترکہ کا بیان

یعنی یہ دریافت کرنا کہ گواہ شقہ اور متقی ہیں یا فاسق و فاجر ہیں۔

مادہ ۱۷۱۵- جب گواہ کو اہی دیکھیں تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھاں گے اسی کے بابت کہتا ہے وہ دونوں صحیح ہیں یا نہیں اگر اوس نے کہا کہ یہ سچے ہیں اور عادل ہیں گویا اقرار کر لیا اور اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا کہ یہ جھوٹے ہیں یا عادل ہیں مگر انہی کو اہی میں خطا کی یا مقدمہ بھول گئے یا عادل ہیں مگر مدعا بہ کو نہیں اچانتے ہیں تو حاکم فیضانہ دیکھا بلکہ گواہوں کا عادل ہونا یا ہونا حقیقہ اور علانیہ دریافت کرے گا

مادہ ۱۷۱۶- گواہ جس گروہ کا ہے اوسے گروہ میں دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسہ مدرس اور معتمد سو دریافت کیا جاوے اور اگر سب اہی تو فوج میں اوس کا حال ہوگا جاوے اور اگر فتنی ہے تو اہل فرسے دریافت ہوگا اور اگر سوداگر کا حال سوداگر وں کے اور ہر شخص کا حال اوس کے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور کانوں الون سے پوچھا جاوے۔

مادہ ۱۷۱۸- تزکیہ سر پر ہے کہ حاکم ایک دن پر کہ اوس کو مقورہ کہتے ہیں مدعی اور مدعا علیہ اور دعویٰ اور گواہوں کا نام اور ان کا حرفہ اور ان کا علیہ اور ان کی جاکسکونت اور ان کے باپ دادا کا نام اور ان کے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور تھے سب پوچھاں گے اور اوس پر انہی ہر لگاؤ سے اور سب کو کہے ان کے پاس مزر کی مقررہ ہوئے ہیں یہی ہے اور وہ اوس کو کہوں گے کہ پر ہیں گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول ہے و مقبول الشہادۃ میں فوج عدول نہ غیر عدول لکھیں اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوس پر اطلاع نہ دیوں اور جب لغاف پوچھی ہر لگاؤ حاکم کے پاس اس میں سچ ہیں مادہ ۱۷۱۹- اگر اوس مستورہ میں عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہوں کا نہیں ہے کہا گیا ہے بلکہ ایسا کلام کہا ہو جو صراحتہ یا دلالۃً سچ ہے مثلاً یہ لوگ عادل نہیں ہیں یا ہم نے دیکھا

کی عدالت میں جازی ہو گا ورنہ کسی سے سلف میں منقول نہیں بلکہ قحبہ کی کتابوں میں
ضابط لکھا ہو کہیف الشہود و ظلم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے۔

فصل سقیم شہادہ جو اپنی شہادت سے پہر چاہے

مادہ ۱۷۸۵۵۶۔ گواہ کو اسی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم کے رویہ واپس گواہی سے
پہر جائیں تو گواہ گواہی دی ہی نہیں گئی اور انکو تعزیر ہو گئی۔

مادہ ۱۷۸۵۵۷۔ اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم عالم بدستور جاری
ہو گا اور گواہوں پر ضمان و سکا دینا لازم ہو گا و بکھو بادہ (۵۰)

مادہ ۱۷۸۵۵۸۔ اگر ایک گواہ پہر گئے اور بعد شہادت اپنی باقی ہے تو مقدمہ میں سے

بکراؤں گواہوں پر تعزیر ہو گئے۔ اور اگر بعد شہادت باقی نہیں ہے تو اگر ایک پہر گیا ہے تو

نصف فیصلہ کا ضمان دیا اگر دو سے زیادہ پہرے ہیں تو نصف فیصلہ ملے گا و اگر ایک

مادہ ۱۷۸۵۵۹۔ شرط یہ ہے کہ حاکم کے رویہ واپس گواہی سے رجوع کریں ورنہ کسی اور

جگہ رجوع کرنے کے تو اعتبار نہ ہو گا اسی لئے اگر مدعا جلدی نہ ہو سکے کہ بہر حال ان جگہ اپنی

گواہی سے رجوع کر کے تو اسے نہ ہو گا اور اگر ایک حاکم کے رویہ واپس گواہی سے

اور دوسرے حاکم کے رویہ واپس گواہی سے پہر گئے تو مقبر ہو گا۔

فصل شہادت و بیان

مادہ ۱۷۸۵۶۰۔ گواہوں کا بہت ہونا چاہیے و غیر مفید نہیں ہے یعنی اگر ایک جا کے

گواہ زیادہ ہوں تو انکو ترجیح نہ ہو گی جب تک کہ وجہ تواتر نہ ہو۔

مادہ ۱۷۸۵۶۱۔ تواتر سے علم یقین ہوتا ہے اسی لئے تواتر کے خلاف گواہ نہیں لے جائیں گے۔

مادہ ۱۷۸۵۶۲۔ جیسے تواتر میں منقطع شہادت شرط نہیں ہے اسی ہی آیت کا حوالہ دینا

بہی دریافت نہیں اس لئے مخبرین کا ترکیب نہیں ہو سکتا ہے
 مادہ ۵۵۳-۱۔ تو ان میں کچھ مقدار معین لیکن اس قدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا پہچان
 اتفاق ہونا مقصور نہ ہو۔

باب دوم حجت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ اور قرنیہ قطعے کا بیان اس میں و فصل میں فصل اول حجت تحریری کا بیان

مادہ ۵۵۴-۱۔ کیسے خط اور ہر پر عمل نہیں ہو سکتا ہر گرجب تحریر میں
 جعل شبہ ہو تو اسی پر فیصلہ ہو سکتا ہر کچھ حاجت دوسرے ثبوت کی نہیں ہے۔
 مادہ ۵۵۵-۱۔ برائے اور احکام دفتر شاہی جہل سازی سے محفوظ ہونے میں
 اس لئے اون پر عمل ہو سکتا ہے۔

مادہ ۵۵۸-۱۔ فرمائش شاہی جو فتاوات سے محفوظ ہوتے ہیں اون پر
 عمل ہوتا ہے اور اونکا بیان کتاب قضایں او سے گا۔

مادہ ۵۵۹-۱۔ حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی خبر پر عمل نہ کر سکیگا مگر
 جب کسی محکمہ کے دفتر میں محفوظ ہو تو اس پر عمل ہو سکیگا۔

فصل دوم قرنیہ قاطعہ کا بیان

مادہ ۵۶۰-۱۔ حکم کا ایک سبب قرنیہ قاطعہ ہی ہے۔

مادہ ۵۶۱-۱۔ جو علامت کہ اس سے یقین حاصل ہو جائے وہ قرنیہ قاطعہ

ہے مثلاً ایک شخص گہرے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر بدحواس نکلا اور اس
 گہر میں سوار ایک شخص کے کہ نوح ہوا بڑا ہے اور کوئی نہیں تو یہ بھی قرنیہ ہے

کہ سوا اسکے اور کوئی قابل نہیں ہے اور ارحامالات کی طرف رجوع نہ کریں گے
اوس نے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا دیکھو مادہ (۷۵) (۷۶)

باب سو حکم حلف دینے کا بیان

۱۷۲۵۵۶۔ حکم کا ایک سبب حلف کرنا ہی ہے اور اوس سے نکول کرنا
بھی ہے یعنی جب مدعی اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ
سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لی جائیگی۔ اور اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا
کہ تو فلان کا وکیل ہے اور اوس نے انکار کیا تو اس امر پر حلف نہ لی جائیگی اور
اوردو شخص مدعی ہیں کہ ہر شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ مال فلان سے خریدا
اور مال ابھی اوس کے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتھ بیچنے کا
اقرار کرتا ہے اور دوسرے کے ہاتھ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بائع پر دوسرے
کے انکار کے بابت حلف وارد نہ ہوگی اور کرارہ لینا اور رہن لینا
بھی ایسا ہی ہے۔

۱۷۲۵۵۷۔ قسم بنام خدا کی تعادلی ہوتی ہے مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ
تعالیٰ کی اور وہ بھی ایک بار۔

۱۷۲۵۵۸۔ قسم اور نکول دو تو حاکم کے رو برو ہونا لازم ہے نہ اوگاہ
۱۷۲۵۵۹۔ حلف سوار اودھی شخص کے کہ اوس پر وارد ہوئی ہے اور کوئی نہ کر سکیگا
مثلاً اونکا وکیل نہ کر سکیگا مگر وہکیل حلف لینے کا مجاز ہے۔

۱۷۲۵۶۰۔ حلف بے طلب مدعی کے نہیں لی جاسکتی ہے اور حاکم طلب
مدعی کے چار مقدمہ میں خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کی متوفی کے

تو کہ پر کسی حق کا مدعی ہوا اسکو حاکم بیہ حلف دیگا کہ تو نے بہہ حق اوسکے مال میں
سے نہیں لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اسکو معاف کیا اور
نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے ہدی تیرے پاس گروی ہے
اوسکو عین استنظہا کہتے ہیں۔ (یعنی حلف غریم المیت) دو کم کسی مال کا کوئی
حقدار کھڑا ہوا اوسکو بیہ حلف دیگا کہ بہہ مال تو نے میچا ہے اور نہ بہہ کیا ہے
اور نہ تیری ملک کسی کی طرح بہہ مال نکلا ہے۔ سو م مشتری بخیا رعیب بیع و اس
کو نہ ہے تو اوسکو بیہ حلف دیگا تو اس بیع کے صراحتہ اور نہ ذلالتہ راضی ہو
نہ ۱۷۵ مادہ ۳۷۷) چارم جب شفعہ کا مفیدہ
شفیع کے حق میں حاکم دینے لگے تب شفیع کو بیہ حلف دیگا کہ تو نے کسی طرح اپنا حق
شفعہ باطل نہیں کیا۔

مادہ ۱۷۵ (۱)۔ اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو نہ گیا
تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

مادہ ۱۷۸ (۱)۔ اپنے فعل پر قطعاً حلف کر گیا بیہ کہیگا کہ بہہ شے ایسی ہے

یا بہہ کام ایسا نہیں ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم لعدم علم کرے گا یعنی
بہہ کہے گا کہ مجھ کو علم نہیں ہے کہ فلاں نے بہہ کیا تھا۔

مادہ ۱۷۹ (۱)۔ حلف دو قسم ہے ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے کہ
بیع ہوئی یا شراء ہوئی دو کم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قائم اور
ہاتے ہے یا نہیں۔

مادہ ۱۸۰ (۱)۔ جب ایک شخص کے گوی دھوی میں سبب میں ایک ہی حلف کافی ہے

۱۷۵۱ء - جب مدعی علیہ نے حلف سے صراحتہ انکار کیا کہ میں حلف نہیں کرتا ہوں یا ذالائقہ مثلاً بے عذر چپ ہو رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اس نے مکول کیا۔ اور بعد ازاں پھر حلف کرنا چاہے گا تو قبول و معتبر ہوگا۔

۱۷۵۲ء - گو نگہ کے قسم یا اشارہ ہوگی اور ایسے ہی اونکا مکول بھی انشاء سے ہوتا ہے۔

۱۷۵۳ء - جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہیں اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ ہیں میں حاضر کرتا ہوں یا کہا کہ فلان فلان کے سوا اور کوئی گواہ نہیں ہے اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ اور بھی ہیں تو یہ قول اسکا مقبول نہ ہوگا۔

باب چہارم تنازع ابدیکا بیان یعنی کسی آدمی جو ایک شے

پر مدعی ہوا و سمین چار فصل میں

فصل اول ذوالید یعنی صاحب قبضہ ہونے کا بیان

۱۷۵۴ء - لازم ہے کہ زمین تنازع پر گواہوں سے قبضہ ثابت ہوگا نہ طرفین کی تصدیق پر یعنی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ مدعی کے دعویٰ پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اسکی ذوالید ہونے کا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اس طرح تصدیق کرے کہ میں نے تجھ سے یہ زمین خریدی ہے یا تو نے میری زمین عصب کر لی تھی تو اب طرفین کے تصدیق ہوگئی لیکن جت گواہوں سے اثبات کے نہیں ہے۔ اور اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہو سکتا ہے۔

مادہ ۱۴۵۵۔ دو شخص مدعی ہیں کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے گواہ لائے تو دونوں کا قبضہ مشترک ہونا ہوگا اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہوں سے ثابت کر دیا تو یہ قبضہ فیہ الید اور دوسرا خارج کہلائیکا۔ اور اگر دونوں اپنا قبضہ ثابت نہ کر سکیں تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعویٰ پر قسم کھائیگا اگر دونوں قسم سے نکول کریں تو دونوں کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کر لیا تو حلف والا صاحب قبضہ منصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج اور اگر دونوں قسم کھا گئے تو زمین پر جب تک کہ صل حال مشکف نہ ہو دسے کوئی صاحب قبضہ منصور ہوگا۔

فصل دوم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہیں اور کون سے نامعتبر

مادہ ۱۴۵۶۔ دو شخص ایک مال میں متصرف ہیں اور ایک مدعی ہے کہ میں مالک مستقل ہوں اور دوسرا مدعی ہے کہ میں اور وہ دونوں مشترک ہیں۔ اور دونوں گواہ لائے تو مدعی باسقلال کے گواہوں کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مالک مستقل ہونے کے مدعی ہیں اور دونوں گواہ لائے تو دونوں مشترک مالک ہوں گے اور اگر ایک نے ثابت کر دیا اور دوسرا عاجز ہو گیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہ عاجز۔

مادہ ۱۴۵۷۔ دعویٰ ملک مطلق میں کہ تاریخ او سکی معلوم ہو خارج کے گواہ قبول ہوتے ہیں مثلاً ایک مدعی ہے کہ میرا بیٹا اور مدعا علیہ ناحق اور سہر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے۔ مادہ ۱۴۵۸۔ جس ملک مقید میں کہ تاریخ یاد نہ ہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہو سکتا ہو مثلاً شرارہ ہنزلہ ملک مطلق کے سے اوس میں بھی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہیں۔ رجب میرا ایک مدعی ہے کہ میں نے فلان شخص سے بیہ گہر خریدی تو قبضہ والے کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ بیہ دو کام میں بیخ زید سے خریدی ہے اور اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا اور مدعا علیہ فیہ الید کہتا ہے کہ میں نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہے اس لئے میں قابض ہوں اس

صورت میں گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالبیدہ کہے کہ میں نے بھی یہ دوکان زید سے خریدی اس لئے میرا قبضہ ہے تو اس صورت میں گواہ قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے۔

مادہ ۱۷۵۹۔ ملک مقدم میں جنہیں ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہیں ہو سکتا ہے مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جبا) مدعی کہتا ہے کہ یہ بچہ مجھرامیراے اور میرے گھوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ ہی یہی دعویٰ کرتا ہے تو قبضہ والے کی گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۰۔ جس ملک کی تاریخ معلوم ہے اس میں گواہ اس کے مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو۔ مثلاً مدعی کہتا ہے کہ یہ جو بلی اکیس سال ہوا میں نے خریدی ہے اور ذوالید کہتا ہے کہ جو بلی میرے پاپ کی ہے جو پانچ برس ہوئے کہ مر گیا ہے اس لئے میں اسکا وارث اور قابض ہوں تو گواہ ذوالید کے مقبول ہیں۔ اور اگر ذوالید یہ کہے کہ چہ چہ ہوئے ہوئے کہ میرا پاپ مر گیا اور میں اسکا وارث ہوا ہوں صورت میں گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی ہے کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ میں نے ایک اور شخص سے خریدی ہے اور اپنے اپنے بائع کے مالک ہونے کے تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہیں تو جسکی تاریخ مقدم ہوگے اس کے گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۱۔ دعویٰ نتاج میں تاریخ معتبر نہیں ہے اور ذوالید کے گواہ قبول ہونگے۔ اگر تاریخ ذوالید کے مدعا بہ کی عمر کے موافق نہیں ہے بلکہ خارج کی تاریخ اس کے مطابق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونوں کی تاریخ اسکی عمر کے مطابق نہیں ہے یا تاریخ معلوم نہیں ہے تو دونوں کے گواہ ساقط ہون گے اور ذوالید ہی کے قبضہ میں چوڑا دیا جائے گا۔

مادہ ۱۷۶۲۔ جو شخص کہ زیادہ کا مدعی ہے اس کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بائع زیادہ کہتا ہے اور ستیری کم۔ یا ستیری بیع زیادہ کہتا ہے اور بائع کم جس کے گواہ زیادہ منظر ہونگے وہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۳۔ ملک کے گواہ مقدم ہیں عاریت کے گواہوں پر یعنی ایک

کے پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان سے میں نے خریدا ہے یا اس نے
 سہیہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو عاریت دیا تھا تو میرا مال واپس کر دے
 تو خبرداری کے یا سہیہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴۔ بیع کے گواہ سہیہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہیں
 اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہیں مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ میں نے جو سہیہ مال
 ترے ہاتھ بیچا تھا اس کی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تو نے مجھ کو سہیہ کیا تھا
 تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ سہیہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵۔ عاریت میں گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مفید مدعی کہتا ہے کہ
 میں نے چاروں کے واسطے اپنا گھوڑا تجھ کو عاریت دیا تھا تو نے چاروں میں
 واپس نہ لیا اور پانچویں دن تیری سواری سے مر گیا۔ اور اس پر گواہ گذارے
 مدعا علیہ کہتا ہے کہ تو نے مطلق دیا تھا چاروں کی قید نہ لگائی گئی تھی اور اس پر گواہ
 گذارے تو سہیہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶۔ ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت میں سہیہ مال مجھ کو
 سہیہ کیا تھا۔ اور وارث کہتے ہیں کہ مرض موت میں سہیہ کیا تو اس
 وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷۔ عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہیں جنوں اور مغلوب الحواس ہونے
 کے گواہوں پر۔

مادہ ۱۷۶۸۔ ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونے کے میں اور دوسرے
 کے گواہ اس امر کے قدیم ہونے کے ہیں تو تو حادث ہونے کے گواہ مقدم
 ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ سہیہ دیدار جو میری ملک میں سے قدیم سے
 اور جس کے گہر میں سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور تو حادث ہے اور
 دونوں گواہ لائے تو اس کے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونے کا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹۔ جو طرف راجح ہے اس کے پاس ثبوت نہیں ہے تو طرف مرجع
 سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بھی ہوگا تو اس سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰۔ جب مرجع گواہ قایم کر چکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات ہوگا

فصل سوم کس کا قول مقبول ہے اور خطا کس کے لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۱۵۔ زوج اور زوجہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ایک اسباب کے مدعی ہوئے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب مقدمہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونوں کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت میں زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو زوج سے قسم لیا جائیگی اور اسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے لایق ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے اگر دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قسم زوجہ کی قبول ہوگے مگر جب کوئی یہہ و حوی کرے کہ میں نے بنوایا یا میں نے بیچا تو اسکی کا قول مع قسم کے قبول ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان میں نے بنوائی ہیں تو اسکی قسم قبول کریں و یا جو کہے کہ یہہ ڈال میں نے مول لی ہے تو اسی کا قول مع قسم مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۱۶۔ جب ان دونوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا وارث اس کے قائم مقام ہوگا۔ ان میں سے جو کوئی زندہ ہو اور حوی ایسے اسباب کا ہو کہ دونوں کے لئے لایق ہے اور ثبوت کیسے پاس نہیں ہے تو قول اس زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر وہ نہ مرے اور اسباب ایسا ہے کہ دونوں کے لئے منکر اور ہے تو زوج کے وارث کا قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۱۷۔ واپس چاہتا ہے کہ یہہ واپس لیئے اور مویوب کہہتا ہے کہ مویوب تلف ہو گئے تو اسکی قول قبول ہے صاحب قسم کے نہیں ہے مادہ ۱۷۱۸۔ میں یعنی وہ لوگ خطا امانت دار میں اس کا قول انہی برائت کے لئے مع قسم کے قبول ہے مثلاً و دعت کا مالک و دعت کا مدعی کرے اور و دعت رکھنے والا کہے کہ میں ہونچا چکا ہوں مع قسم کے قبول ہوگا اور اگر قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۱۹۔ ایک مدیون نے اپنے داین کو کچھ دیا تو پھر اسکا یہہ کہنا کہ میں نے

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر کسکے لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۱۵۔ زوج اور زوجہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ایک اسباب کے مدعی ہوئے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب نتیجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونوں کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت میں زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو زوج سے قسم لی جائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے لایق ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے اگر دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قسم زوجہ کی قبول ہوگے مگر جب کوئی بیہ وحوشی کرے کہ میں نے بنوایا یا میں نے بیچا تو اوسیکاقول مع قسم کے قبول ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان میں نے بنوائی ہیں تو اوسکی قسم قبول کریں و یا جو کہے کہ بیہ ڈال میں نے مول لی ہے تو اوسکی قاول مع قسم مقبوس ہوگا۔

مادہ ۱۷۱۶۔ جب ان دونوں میں سے کوئی مرجائے تو اسکا وارث اوسکے قائم مقام ہوگا۔ ان میں سے جو کوئی زندہ ہو اور وحی ایسے اسباب کا ہو کہ دونوں کے لئے لایق ہے اور ثبوت کیسے پاس نہیں ہے تو قول اس زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونوں مر گئے اور اسباب ایسا ہے کہ دونوں کے لئے منکر اور ہے تو زوج کے وارث کا قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۱۷۔ واپس چاہتا ہے کہ وہ واپس لے لے اور وہ وہ کہتا ہے کہ وہ وہ تلف ہو گئے تو اسکا قول قبول ہے صاحب قسم کے نہیں ہے مادہ ۱۷۱۸۔ میں نے وہ لوگ شفا امانت دار میں اذکار قول انہی برات کے لئے مع قسم کے قبول ہے مثلاً وہ بعت کا مالک و بعت کا مدعی کرے اور وہ بعت رکھنے والا کہے کہ میں ہونچکا ہوں مع قسم کے قبول ہوگا اور اگر قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۱۹۔ ایک مدعی نے اپنے دین کو کچھ دیا تو پھر اسکا یہ کہنا کہ میں نے

۱۷۵۵۔ مستاجر اور موجر میں بابت اجرت کے اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو گواہوں سے ثابت کرے گا اور اسکے حقیقین قصیدہ ہوگا۔ اور اگر دو دو گواہ لائے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونوں اگر عاجز ہوئے تو نو قسم کہانگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دینا پڑے گی۔ اور جو نکول کرے گا اوپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دو نو قسم کہائے تو حاکم اجارہ منسوخ کر دے گا۔ اور اگر اجارہ میں با مسافت میں اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائے گا کہ جب دو دو گواہ لائے تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دو تو پر حلف آئیگی تو موجر پر حلف وارد ہوگی۔

۱۷۵۶۔ جب موجر اور مستاجر میں بعد انفصارت اختلاف ہوا جیسا ابھی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مدعہ حلف مقبر ہوگا اور اس صورت میں مخالف نہیں ہے۔ ۱۷۵۷۔ اگر اثبات اجارہ میں بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو مخالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول مقبر ہوگا۔

۱۷۵۸۔ اگر بیع مستری کے پاس تلف ہوگئی یا اوس میں ایب پیدا ہوا کہ واپس نہیں ہو سکتی ہے اور اب اختلاف ہوا تو مخالف ہوگا صرف مستری حلف کرے گا۔

۱۷۵۹۔ بابت اداسے ثمن کے موجب ہو یا محل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے مخالف نہیں ہے بلکہ سب صورتوں میں منکر قسم کہائے گا۔

کتاب شانزدہم۔ قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی
اس میں ایک مقدمہ ہے اور چار باب ہیں۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہ جو فقہاء سے متعلق ہیں۔ ۱۷۶۰۔ قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونے کو کہتے ہیں۔ ۱۷۶۱۔ حاکم وہ ہے کہ جسے سلطان اس لئے مقرر کرے کہ لوگوں کے

دعویٰ اور خصوصیتوں کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے۔
 ۱۴۵۶- مقدمہ میں جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور اس کے
 دو قسم ہیں۔ ایک یہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم
 ہو جاوے مثلاً یہ کہ میں نے حکم کیا جس چیز کا تجھ پر دعویٰ ہوا ہے وہ تو
 پہنچا دے۔ اسکو قضا والا لازم اور قضا والا استحقاق کہتے ہیں دویم یہ کہ
 کہ حاکم مدعی کو جبر کرنے سے منع کر دے مثلاً یہ کہ دے کہ تیرا کچھ حق نہیں ہے یا
 تجھکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضا والے ترک کہتے ہیں۔
 ۱۴۵۷- محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضا والا لازم
 میں نوحی ہے کہ اسکی ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا۔ اور قضا والا ترک میں
 نزاع سے باز رہے گا۔

۱۴۵۸- محکوم علیہ جبر حکم کیا گیا۔
 ۱۴۵۹- محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔
 ۱۴۶۰- مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرین کے لئے مقرر
 اسکو تخکیم کہتے ہیں اور اس شخص کو حکم کہتے ہیں جا اور کاف دو دو مضحح ہیں
 محکم ہی کہتے ہیں بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف مشدودہ۔
 ۱۴۶۱- جو مدعی علیہ کہ عدالت میں نہ آسکے اسکے لئے عدالت کوئی
 وکیل مقرر کر دے اسکو وکیل مسخر کہتے ہیں۔

باب اول حاکمون کا بیان اس میں چار فصل ہیں

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہئے۔
 ۱۴۶۲- لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجھ دار مستقیم امانت دار خوش
 دار متانت والا ہو۔

۱۴۶۳- لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور
 دعویٰ اسکو فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شریعت کی قدمات رکھتا ہو۔

مادہ ۱۷۵۴۔ حاکم مردم شناسی ہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لوگ اور مغلوب الحواس اور اندھا اور بہیرا کہ پکارے سے ہی نہ سن سکے حاکم نہیں ہو سکتا ہے۔

فصل دوم۔ حاکم کے ادب کا بیان۔ یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے

مادہ ۱۷۵۵۔ حاکم کو لازم ہے کہ عدالت میں ایسا کام نہ کرے جس سے ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت میں لوگوں سے بیع و شراء اور انکے ساتھ نرم کلامی نہ کرے۔

مادہ ۱۷۵۶۔ اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیت نہ لیا کرے۔

مادہ ۱۷۵۷۔ کسی مقدمہ والیکے یہاں ضیافت کو نہ جائے۔

مادہ ۱۷۵۸۔ ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس سے ہیبت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنی کسی کو اپنے گہر میں نہ آنے دے اور عدالت میں کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتھ سے اور نہ سراور نہ آنکھ سے کسی کو اشارہ کرے یا کسی سے کلام تغبیہ (یا نرم) کرے یا ایسی زبان سے کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھے۔

مادہ ۱۷۵۹۔ حاکم کو لازم ہے کہ دونوں مقدمہ والوں میں عدل کرے یعنی دونوں کو برابر بیٹھا کرے اور دونوں کے طرف برابر دیکھے اور دونوں سے برابر گفتگو کرے یعنی یہ نہ ہو کہ ایک سے ادب اور تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگزاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰۔ حاکم عدالت اور حکم جاری کرنے کے لئے بادشاہ کا وکیل اور نائب ہے۔

۱۸۰۱۵۰۱۔ حاکم ہر امر میں فیصلہ اور مخصوص سے مثلاً ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اس کے اور نہ پہلے اس سے اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اسی ضلع میں حکمران رہے گا نہ اس کے سوا اور طرف کے ہی مقدمہ کرے گا اور جس جگہ میں اس کے کچھری مقرر کر دی گئی ہے وہیں جاکر کرے گا نہ اور جگہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نہ کرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اس قسم کے مقدمات سماعت نہ کرے گا یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نہ کرے گا۔ اور جب یہ حکم دیا گیا کہ فلان مجاہد کے مذہب پر عمل کرے تو اسی مذہب پر کرے گا نہ دوسرے مجاہد کے مذہب پر اگر اس کے خلاف کرے گا تو اس کے لئے فیصلہ جاری ہوگا

۱۸۰۲۵۰۲۔ جب کے حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوئے تو یہ جائز نہیں ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے دیکھو مادہ (۱۲۶۵)

۱۸۰۳۵۰۳۔ اگر بلکہ میں کئی حاکم ہیں مدعی میں جاہت ہے کہ ایک کے پاس نالیش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالیش کرے مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع وہیں مقدمہ سماعت ہوگا۔

۱۸۰۴۵۰۴۔ حاکم جب مغزول ہو گیا اور جہت کہ اس کو خبر نہیں ہوئی جو فیصلہ کرے گا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ نہ کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔

۱۸۰۵۵۰۵۔ اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو مقرر کر سکے گا اور نہ نہیں اور اس حاکم کے مرتبے سے یا موقوف ہوئے سے نائب موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۲۶۴) اسی نے اگر حاکم مر جائے

تو جب تک کہ دوسرا حاکم آئے یہ نائب مقدمات فیصلہ کرنا رہے گا ۱۸۰۶۵۰۶۔ حاکم نے جو کسی تختہ میں گواہ بستے اور اسے نائب کو اطلاع کر دی تو نائب اس پر حکم کر سکتا ہے کچھ حاجت اور جان بوجھ کر اس کو

اظہار کیا گیا ہے۔ مگر بشرطیکہ نائب ہی فیصلہ کرنے کا اختیار ہو اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان کر دیا تو حاکم فیصلہ کر سکتا ہے۔
 چھ ضرورت دوبارہ اون کے اظہار کی بنیاد ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہیں ہے تو جو امر کہ حاکم نے اوس سے دریافت کر دیا وہ اوس کی کیفیت دے سکے گا اور حاکم اوس کے بیان اور اطلاع پر فیصلہ کرے گا بلکہ گواہوں کے اظہار خود لیکھا۔

۱۸۰۷ء - ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ ہوا تو اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے میں بیان ہوا سن سکتا ہے اس کے بیان میں نہیں کہ کوئی ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جگہ پر اگر کوئی حاکم ہو تو یہ حاکم سن سکیگا اللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۰۸ء - حاکم نے اپنے اصول یعنی باب واداکا دعویٰ اور نہ اپنے فروع یعنی اولاد کا دعویٰ اور اپنی زوجہ کا دعویٰ اور نہ اپنے شریک کا دعویٰ اور نہ اپنے اجبر خاص کا دعویٰ اور نہ اس شخص کا دعویٰ کہ اس کے بیان فقہ باتا ہے درخواست قرابتی ہو یا دوست ہو اگر سننا ہو اور نہ اون کے حق میں فیصلہ دے سکتا ہے۔

۱۸۰۹ء - اگر کوئی شخص حاکم پر یا اون کے کسی حلقہ دار پر کہ جبکہ اوپر ذکر ہوا دعویٰ ہو اور وہاں اس کے استوا اور نہ ہی کوئی خالی ہے تو قیام رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر کہہ دے کہ میں یا اوس حاکم کے نائب کے پاس فائز کرے اگر نائب مقرر ہو یا دیگر حلقہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کریں اگر اس پر راضی ہوں تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کران۔

۱۸۱۰ء - باعتبار دوران مقدمہ کے فیصلہ کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد۔ مگر حسب صورت کسی مقدمہ مقدم ہو گا یا الیضا اگر کسی مقدمہ میں جو مقدمہ فیصلہ کیا جاوے۔

منع کر دے گا کہ مدعی علیہ سے متعرض ہوئے۔

مادہ ۱۸۲۰۔ مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کرے گا اور نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع ہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱۔ حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اس کے موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اس کی نہیں ہے کہ اس پر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا۔ بشرطیکہ شبہہ جعل وغیرہ نہ ہوئے۔

مادہ ۱۸۲۲۔ اگر مدعی علیہ خاموش رہے اور باوجود استفسار کئے کچھ نہ بولے کہ مان کہے نہ ہنیں تو یہاں تک تصور ہوگا۔ اور یا کہا کہ نہ میں اسے نہ کرتا ہوں اور نہ انکار تو یہ بھی انکار ہے مدعی سے بہر حال ثبوت طلب کرینگے۔

مادہ ۱۸۲۳۔ مدعی علیہ اگر دفع و جوعے کرے تو جیسا کہ بے حیوے اور کتاب حیات میں بیان ہو اس کے موافق عمل ہوگا۔

مادہ ۱۸۲۴۔ چاہئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یہ ہو کہ ایک کا کلام تمام ہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے اس صورت میں حاکم منع کرے گا۔

مادہ ۱۸۲۵۔ اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم مستدرک کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۲۶۔ حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کریں بہتر ورنہ فیصلہ کرے۔

مادہ ۱۸۲۷۔ حاکم جب مستعد مرتب کر چکا تو ایک فیصلہ کرے جس میں حاکم اخیر اور اس کے وجوہ و نوج ہوں مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دے دے۔

مادہ ۱۸۲۸۔ جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تب فیصلہ کرے۔

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اس میں دو فصل ہیں۔

فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان

مادہ ۵-۱۸۲۹۔ شرط یہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہو لیا ہو یعنی جب کوئی خاص دعوی بابت حقیقت کے دائر ہوئے اوسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہئے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ ۵-۱۸۳۰۔ شرط یہ ہے کہ حکم آخری برسر اجلاس عدالت میں اہم مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کر کے غائب ہو گیا تو وہ حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضروری نہیں اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہوں کا ترکیب ہو دی جائے کیا تو حاکم ترکیب کی فیصلہ دے سکتا ہے۔ مادہ ۵-۱۸۳۱۔ حاکم نے مدعی علیہ کی وکیل کے روبرو مدعی کے گواہ سننے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجائے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سننے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۵-۱۸۳۲۔ ایک شخص نے سب ارقون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پھر یہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہونا چاہے گا اوس پر فیصلہ دیا جائے گا ہر بار گواہوں کے سننے کی کچھ حاجت نہوگی

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ ۵-۱۸۳۳۔ مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہ ہو اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجز اوسکو حاضر نہ کرے گا۔

مادہ ۵-۱۸۳۴۔ جب مدعی علیہ نہ اوسے اور وکیل بھیجے نہ کسی سب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت میں ممکن نہ ہو تو تین بار حکمنامہ اوس پر جاری کیا جاوے گا

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اس میں دو فصل ہیں۔

فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان

مادہ ۵-۱۸۲۹۔ شرط یہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہو لیا ہو یعنی جب کوئی خاص دعوی بابت حقیقت کے دائر ہوئے اوسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہئے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ ۵-۱۸۳۰۔ شرط یہ ہے کہ حکم آخری برسر اجلاس عدالت میں اہم مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کر کے غائب ہو گیا تو وہ حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضروری نہیں اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہوں کا ترکیب ہو دی جائے کیا تو حاکم ترکیب کی فیصلہ دے سکتا ہے۔ مادہ ۵-۱۸۳۱۔ حاکم نے مدعی علیہ کی وکیل کے روبرو مدعی کے گواہ سننے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجائے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سننے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۵-۱۸۳۲۔ ایک شخص نے سب ارقون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پیر یہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہونا چاہے گا اوس پر فیصلہ دیا جائے گا ہر بار گواہوں کے سننے کی کچھ حاجت نہوگی

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ ۵-۱۸۳۳۔ مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہ ہو اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجز اوسکو حاضر نہ کرے گا۔

مادہ ۵-۱۸۳۴۔ جب مدعی علیہ نہ آئے اور وکیل بھیجے نہ بھیجے اور کسی سب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت میں ممکن نہ ہو تو تین بار حکمنامہ اوس پر جاری کیا جاوے گا

اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کے روبرو پھر مقدمہ عدالت میں رہتا ہے۔
 ہوگا مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ بیہ حویلی جو مدعی علیہ کے فیصلہ میں ہیرے یا پتھر
 میراث ملی ہے اور گواہوں نے بیہ ثابت ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ پھر مدعی علیہ نے کہا
 کہ مدعی کے ہاتھ میرے ہاتھ سے چھدی تھی اور قبائلیہ حاضر کیا اسکی دریافت موقوف ہو
 کے ہوگی اگر ثابت ہو جائے گا تو فیصلہ اولیٰ منسوخ ہوگا اور دعویٰ مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم دینے پٹیائیت کا بیان۔

۵۲۵-۱۸۵۱۔ تحکیم دعویٰ مال اور دعوے حقوق میں جائز نہیں۔

۵۲۶-۱۸۵۲۔ جن دو شخصوں نے جسم مقدمہ میں کسی کو بیخ کیا اسکا فیصلہ نہیں
 اور اسی مقدمہ میں جائز ہوگا نہ اس کے سوا اور نہ اور نہ پر ہی۔ مثلاً دو
 وارث نے جو کسی کو بیخ کیا تو ان کا دعوے اور ان کے ہی لئے سماعت
 اور فیصلہ ہوگا نہ اور وارثوں کے لئے۔

۵۲۷-۱۸۵۳۔ پنج دو تین اور زیادہ ہی ہو سکتے ہیں۔ اور ایک شخص
 مدعی کی طرف سے اور ایک مدعی علیہ کی طرف سے پنج ہو سکتا ہے۔

۵۲۸-۱۸۵۴۔ سب پنج بالاتفاق فیصلہ کریں اور بیہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک
 پنج تنہا فیصلہ کر دے۔

۵۲۹-۱۸۵۵۔ ان پنجوں کو اگر اجازت ہو تو اور بھی پنج کہہ کر سکتے ہیں نہ نہیں
 ۵۳۰-۱۸۵۶۔ جس وقت کے لئے اختیار فیصلہ کا چنن کو دیا گیا ہے اسی وقت
 میں فیصلہ کریں گے نہ اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے۔

۵۳۱-۱۸۵۷۔ پہلے مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنج کو موقوف

ہیں اگر حاکم نے کسی کو بیخ کیا تو وہ بیخ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو مصلحتی اجازت ہو کہ بیخ اور نائب مقرر کر سکے۔

۱۸۴۸-۵۰۔ جیسا کہ حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی ان بیخوں کا فیصلہ صرف اپنے اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اسی مقدمہ میں جو اونکے پاس پیش ہوا اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت کے موافق ہو۔ کوئی اہل مقدمہ اس سے انحراف نہ کرے گا۔

۱۸۴۹-۵۰۔ بیخوں کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہوا اور موافق شریعت کے ہو دے اور اسکی تعمیل کر دیے گا۔

۱۸۵۰-۵۱۔ اگر اہل مقدمہ نے اپنے بیخ کو صلح کی اجازت دی مثلاً ہر شخص نے اپنے اپنے بیخ کو صلح کرنے کا اپنا دکیل کیا اور انہوں نے موافق شریعت کے صلح کر دی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پہرہ نہیں کرے گا۔ ایک شخص نے بے بیخ مقرر ہوئے کوئی مقدمہ فیصلہ کیا اگر اہل مقدمہ راضی ہو گئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہیں دیکھو مادہ ۱۸۵۲

تمام شد

